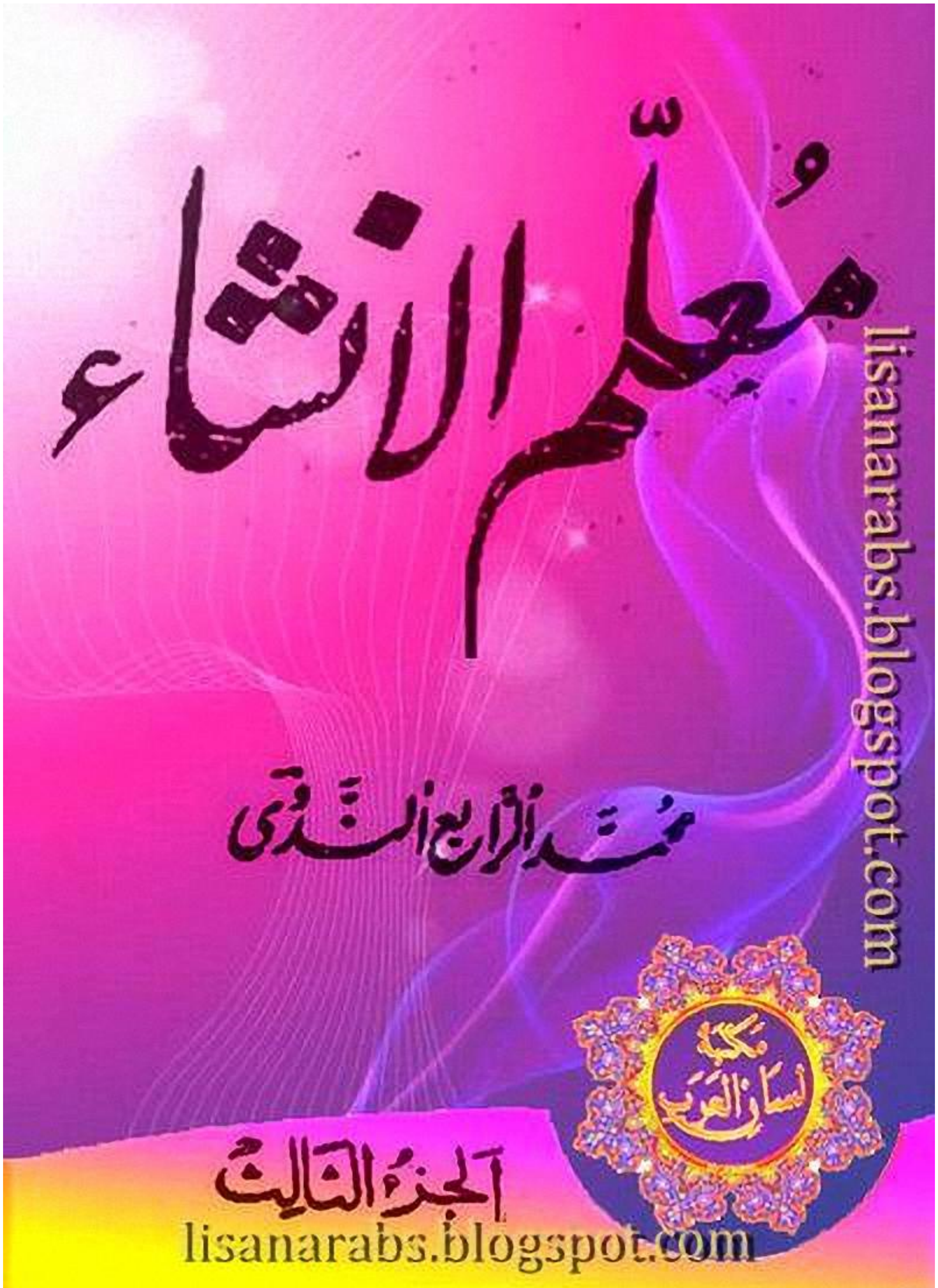

معلم الانشاء
lisanarabs.blogspot.com
محمد الرابع الندوي
مكتبة لسان العرب
الجزء الثالث
lisanarabs.blogspot.com

مُعلّم الإنشاء

الجزء الثالث

محمد الرابع الندوي

مُعلّمُ الانشاء

حصّہ سوم

عربی انشاء و مضمون نگاری

کے

قواعد و ضوابط ـ مثالیں مشقیں مضامین کے تفصیلی عناصر و عنوانات اور
عربی کے انشاء پردازوں کے مضامین اور نمونے

از

محمد الرابع الحسنی الندوی

ناشر

ندوۃ العلماء لکھنؤ (الهند)

مطبوعہ تنویر برقی پریس لکھنؤ

تعداد اشاعت ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ایک ہزار

قیمت ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ عہ ۳ ؍

ملنے کا پتہ

مکتبہ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ ۔ الہند

الفہرس

مقدمہ

از جناب مولانا محمد ناظم صاحب ندوی شیخ الجامعہ جامعہ عباسیہ
بہاول پور ۔ مغربی پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

کسی اجنبی زبان میں ترجمہ کرنا یا مضمون لکھنا بڑا مشکل کام ہے خصوصاً عربی میں ترجمہ کرنا یا مقالہ لکھنا کوئی آسان کام نہیں ۔ ہندستان و پاکستان میں مدارس عربیہ کی کثرت کے باوجود عربی زبان صرف سمجھی جاتی ہے اس میں لکھنے اور بولنے کی مہارت حاصل نہیں ہوتی، ان مدارس کا یہ ناقص پہلو اب ضرب المثل کی حیثیت اختیار کرگیا ہے، خال خال افراد جو مستثنیٰ کی حیثیت سے ملک میں پائے جاتے ہیں ان سے ہماری تعلیمی کوتاہی کی تاویل نہیں کی جاسکتی، مدارس عربیہ کے اسی خلاء کو پُر کرنے کی غرض سے دارالعلوم ندوۃ العلماء کے معتمد تعلیم صدیق مکرم مولانا ابوالحسن علی صاحب ندوی نے عربی میں ترجمہ اور انشا پردازی پر ایک جامع سلسلہ کی تالیف کا کام مولوی عبدالماجد صاحب ندوی اور عزیزی مولوی محمد[1] صاحب ندوی کے سپرد کیا، دارالعلوم ندوۃ العلماء کے دونوں ہونہار و لائق استادوں نے محبی علی میاں کی رہنمائی میں بڑی محنت اور خوش اسلوبی اور حُسن ذوق کے ساتھ ان تین

---

(۱) محمد الرابع

حصوں کو مرتب کیا ہے۔ پہلے دو حصوں پر مولانا علی میاں نے اپنے جامع مقدمہ میں اس موضوع کی اہمیت، ہندوستان کے مدارس عربیہ میں اسکی طرف کم توجہی بے اعتنائی اور اس موضوع پر مناسب کتاب کے فقدان اور ادب عربی کے عقیم طریقۂ تعلیم کا ذکر کیا ہے اور کتاب کے افادی پہلو کو وضاحت سے بیان کیا ہے۔

الترجمۃ العربیۃ مؤلفہ صدیقی مولانا مسعود عالم صاحب ندوی مرحوم کی ابتدائی تالیف کے بعد دارالعلوم ندوۃ العلماء کے لائق فضلاء کی یہ دوسری کامیاب تالیف ہے جو ہند و پاک کے عربی مدارس کے سامنے پیش کی جارہی ہے پہلے دونوں حصوں میں نحو و صرف کے ضروری قواعد، ترجمہ کرنے کے اصول، صلات کے محل استعمال کا ذکر ہے۔ تدریجی مشقیں، اردو عربی زبان کے اعلیٰ نمونے، ادب کے شہ پارے اور ممالک عربیہ و ہندوستان کے ممتاز لکھنے والوں کے کلام کے جواہر پارے دئے گئے ہیں، یہ سلسلہ مجموعی اعتبار سے بہت کامیاب ہے

زیر نظر کتاب معلم الانشاء کا تیسرا حصہ ہے جسے عزیزی مولوی محمد(۱) صاحب ندوی نے تالیف کیا ہے، اس سلسلے کی یہ آخری کڑی ہے، اس میں عربی میں انشاء پردازی اور مضمون نگاری کا طریقہ بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے مضمون نگاری کے گر اور مختصر مفہوم کو بڑھانے اور پھیلانے کا فن بڑی خوبی سے بتایا ہے اور صرف اصول بیان کرنے پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ متعدد مثالوں سے مضمون نویسی کی مشق کرائی ہے۔ ایک عنوان قائم کرکے مضمون کا مقصد، اسکے ضروری عناصر و اجزاء اور پھر اس کا خاتمہ بیان کرکے اس پر ایک اجمالی مقالہ لکھا ہے، ایک مختصر سے مفہوم کو ایک مضمون نویس کس طرح پھیلاتا اور

---

(۱) محمد الرابع

بڑھاتا ہے اور اپنے ذہنی خاکے میں وہ کس طرح رنگ آمیزی کرتا ہے؟ جو سچے تخیل، بلند فکر، اور اعلیٰ مضمون ہی سے ایک مقالہ دلکش نہیں ہوتا بلکہ اس کے عناصر کی ترتیب، اس کے اجزاء کا باہم مربوط ہونا، جملوں اور فقروں کے درمیان معنوی ہم آہنگی کا ہونا ناگزیر ہے، فن انشاء کی جان اطناب واسہاب میں مہارت ہے۔ یہ وہ گر ہے جس کے بغیر کوئی مضمون نگار کامیاب نہیں ہو سکتا۔ غیر متعلق امور کو ذکر کر کے مضمون کو طول دینا بلاغت کے خلاف ہے، تطویل لاطائل سے اجتناب بہت ضروری ہے۔ مضمون کا ہر فقرہ کسی فائدے سے خالی نہیں ہونا چاہیئے۔ جملوں کا بلا فائدہ اعادہ تکرار کلام میں نقص وعیب پیدا کرتا ہے، اس لئے مضمون لکھنے سے قبل مقصد کو متعین کرنے کے بعد مضمون کا تجزیہ کرنا چاہیئے۔ مؤلف نے بیسیوں عنوان قائم کر کے ان کے اجزاء وعناصر بیان کئے ہیں۔ ایک جگہ اطناب یعنی مضمون کو پھیلانے اور بڑھانے کی عملی تعلیم کے لئے ایک مثال دی ہے ..... ساعتی غالیۃٌ ـــــ اب اس کو ایک پیرا میں پھیلانا مقصود ہے، دیکھئے اسے کس طرح پھیلایا ہے :-

ان ساعتی لا توجد فی کل دکان لغلاۃ ثمنها وقلتها وقد انفقت فی شراءها ثلاث مائۃ روبیہ وهی مصنوعۃ فی اکبر مصنع من مصانع العالم ـــــ

دوسری مثال :- مدرستی جمیلۃ المنظر انیقۃ المبنی، اسے یوں پھیلایا ہے۔ مدرستی جمیلۃ تمتع النظر الیها وتجعل

ذائرها معجبا بانا قتها و روعة جمالها۔ اس کو مزید اس طرح بڑھایا ہے — مدرستی جمیلة کلما دخل الیها زائر دهش من جمال مظهرها ومبناها اذ رکبت من بناء فخم وصورة رائقة حیث یتمنی کل طالب أن کان التحق بها حتی تجتمع له به متعتان متعة العلم ومتعة المنظر البهیج —
اسی مفہوم کو تیسرے پیرا میں تقریبًا بارہ سطروں میں پھیلایا ہے۔ اس طرح متعدد عنوان قائم کرکے طلباء میں ملکۂ انشاء پیدا کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

کتاب کی ایک خصوصیت :۔ بظاہر یہ کتاب عربی زبان میں مضمون نویسی اور مقالہ نگاری کی ایک کتاب ہے لیکن پوری کتاب میں ایک خاص روح جلوہ گر ہے وہ ہے اسلام کی گزشتہ تابناک تاریخ کا حسن عرض اگر کہیں ہند کی اسلامی درسگاہوں کی تاریخ، ان کے بانیوں کے حالات اور ان کے خدمات پر مشتمل عنوان ملے گا تو کہیں سیرۃ عمر بن عبدالعزیزؒ کے عنوان کے تحت ان کا تجدیدی کارنامہ سامنے آئیگا کسی مقام پر جنگ بدر پر بلیغ فقروں کے ذریعہ اس کی یاد آئے گی، کہیں اطاعت الدین، الحکم الاسلامی، اور اخوت اسلامیہ جیسے عنوانات پر اد فراہم کئے گئے ہیں، تاکہ عربی میں مضمون نگاری کے ساتھ سیرت سازی کا تا بھی پہلو بہ پہلو ہوتا رہے۔ اُردو سے عربی میں ترجمہ کرنے لئے بھی کتے۔ بلی اور سور و خرگوش کی بے نتیجہ حکایات نہیں دی گئی ہیں، بلکہ تا تاریخ اسلام کے سبق آموز اور عبرت انگیز واقعات، مسلمانوں کے

کارناموں پر مشتمل شہ پارے دئے گئے ہیں، غرض پوری کتاب حُسن ذوق، اسلامی روح اور تعلیمی مہارت کے ساتھ مرتب کی گئی ہے۔

مجھے توقع ہے کہ یہ حصہ خصوصیت کے ساتھ تمام مدارس عربیہ میں مقبول ہوگا اور پاک و ہند کے مختلف مکاتب فکر اور مختلف نصاب تعلیم کے حامی حضرات اس سے یکساں فائدہ اٹھائیں گے۔

عاجز

محمد ناظم ندوی

کوچۂ عمل حسن ــ بہاول پور

۲۳ - رمضان المبارک ۱۳۷۴ھ

۱۶ - مئی ۱۹۵۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

دورِ جدید میں صحافت اور انشاء پردازی کا فن بہت ترقی کر چکا ہے، دنیا میں اس سے زندگی کے بے شمار کام لئے جاتے ہیں، ادب و انشاء اس زمانے میں محض لطفِ مجلس یا آسودگیٔ ذوق کی خاطر نہیں ہے، اس کا استعمال بامقصد اور مفید بنایا جا چکا ہے، نشر و اشاعت اور تبلیغ و دعوت کے سلسلے میں اسکی خدمات ناقابلِ انکار ہیں، آج کی متمدن دنیا اپنے سب کاموں میں اسکی محتاج ہے۔

دارالعلوم ندوۃ العلماء میں اس حقیقت کو پہلے ہی سے محسوس کیا گیا تھا اور اس کے لئے حتی الوسع اہتمام بھی کیا جاتا رہا، انشاء و ادب تقریباً درجہ درجہ میں لازمی اور تقریر و تحریر یں بھی ضروری سمجھی گئیں، لیکن اس کے باوجود دارالعلوم نے اپنے نصاب کے لئے انشاء کا کوئی مکمل سلسلہ تیار نہیں کرایا تھا بلکہ خود انشاء کے استاد کے ذوق اور قابلیت پر منحصر ہوا کرتا تھا کہ وہ طلباء کو تدریجی طور پر انشاء کی تعلیم دے اور مشقیں کرائے۔ یہ طریقہ ناقص اور کم سودمند تھا، کیونکہ استاد کا ذہن

ہر وقت حاضر نہیں رہتا اور نہ اسکی طبیعت بہتر سے بہتر ہدایات یا اشارے دینے پر ہر وقت آمادہ ہی ہوتی ہے، اس کے سوا کسی بھی درجہ میں ہر سال ایک متعین معیار وسطح علم کے طلباء بھی نہیں ہوتے جس کی وجہ سے ہر سال بسال معیار انشاء میں غیر محسوس ترقی وانحطاط ہوتا ہے، ان سب نقائص کی تلافی کیلئے متعین نصاب کی ضرورت تھی کہ طلباء کو اس کے مطابق ہر سال یکساں تعلیم دی جائے۔

دارالعلوم نے صدیق مکرم مولوی عبدالماجد صاحب ندوی سے ترجمہ تعریب کی مشق کے لئے معلم الانشاء کے نام سے ایک کتاب تیار کرائی تھی جو ابتدائی درجات میں داخل ہے اس کے بعد ان سے اس کے دوسرے حصہ کی تکمیل اور مجھ سے اس کے تیسرے حصہ کی (جو فن انشاء ومضمون نگاری پر مشتمل ہو) تکمیل کی فرمائش وہدایت کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ دونوں حصے ایک ہی سال میں تیار ہو گئے۔

میرا کام زیادہ تر ذوقی اور کم قابل انضباط تھا، مجھے اسکی وجہ سے کوئی متعین راستہ اول اول سمجھ میں نہ آتا تھا اور اس کام کی تکمیل بھی اپنی کم بضاعتی کی وجہ سے مشکل معلوم ہوتی تھی اور اب بھی میں یہی سمجھتا ہوں کہ یہ تھوڑا بہت جو ناقص کام مجھ سے انجام پایا ہے یہ محض اللہ تعالیٰ کی توفیق واعانت ہے۔

اس کتاب کی ترتیب کسی خاص انشائی کتاب کی تابع نہیں رکھی گئی ہے اور نہ ایسا کرنا مفید ہی تھا، اولاً تو اس لئے کہ ایک ملک کیلئے تیار شدہ نصاب عموماً دوسرے ملک میں کم مفید ہوتا ہے اور وہاں کے تقاضوں کو کم پورا کرتا ہے، دوسرے یہ کہ ہمارے سامنے ادب وانشاء کا جو موجودہ نصاب ہے

وہ زیادہ تر غیر اسلامی قدروں کا حامل ہے، اس لئے بھی اپنے مدارس اسلامیہ میں اسکی تطبیق کچھ نہ کچھ ضرر کی حامل ہوتی ہے، اس سلئے میں نے اس کتاب کو برصغیر ہند و پاک کی مسلم نسل کی ضرورت کے مطابق تیار کرنے کی کوشش کی ہے۔ ترتیب کے دوران میں جو کتابیں اس سلسلے میں زیر مطالعہ رہیں یا جن سے استفادہ و اقتباس کیا گیا وہ حسب ذیل ہیں (۱) ضوء الصبح المسفر (۲) الانشاء العصری (۳) معلم الانشاء (۴) الانشاء الحدیث (۵) معلم الانشاء (۶) الاسلوب الحکیم (۷) القراءۃ الراشدہ (۸) القراءۃ الرشیدۃ . وغیرھا

جس کتاب سے کہیں اگر اقتباس دیا گیا ہے تو اس کا حوالہ بھی دیدیا گیا ہے کتاب کی تیاری میں، میں استاذ معظم مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی کا پورا پورا مرہون منت ہوں کہ شروع سے آخر تک انکی ہدایت ہمت افزائی شامل رہی، میں نہیں کہہ سکتا کہ میری یہ کوشش کہاں تک کامیاب ہے، اگر کچھ کامیاب ہے تو اللہ کا فضل ہے ورنہ اپنی کوتاہی۔ اسکے بعد کتاب میں کتابت طباعت کی اغلاط بھی ہونگے، ان کیلئے صحت نامہ لگانا میں نے محض خانہ پری سمجھ کر ترک کیا ہے، قارئین انشاء اللہ خود سمجھ لیں گے ———— میں آخر میں استاذ معظم و محترم مولانا محمد ناظم صاحب ندوی شیخ الجامعہ بھاولپور پاکستان کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے ایک بیش قیمت مقدمے سے کتاب کی عزت و قیمت بڑھائی اور میری گزارش کو کمال محبت شفقت قبول فرمایا اور قارئین سے میری التماس ہے کہ ان کو اگر کتاب میں تالیفی یا علمی غلطیاں نظر آئیں تو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعتوں میں اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ والسلام

محمد الرابع — دائرہ شاہ علم اللہؒ — رائے بریلی

یکم شوال ۱۳۷۴ھ

معلم کتاب سے!

کتاب کی سب مشقیں اپنے اسباق اور مثالوں کی تابع ہیں، اس لئے مناسب یہ ہے کہ کسی مشق کے دینے سے قبل اس کا سبق اور اسکی مثال پڑھا دی جائے یا اپنی نگرانی میں اس کا مطالعہ کرا دیا جائے اور طالب علم کو اس میں جو الفاظ، جملے یا مفاہیم نہ سمجھ میں آئیں سمجھا دئے جائیں۔ ہر مضمون دو تین صفحوں کے اندر اندر رہنا بہتر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الباب الاول

انشاء کے لئے صرف ونحو وقواعد جاننے اور ان پر عمل کرنے کے ساتھ فکر و ذہن اور ذوق سے کام لینے کی بھی کافی ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انشاء پردازی کے لئے کوئی باقاعدہ اصول نہیں بتائے جاسکتے لیکن تھوڑی بہت ہدایات اور چند اشارے ایسے ضرور دئے جاسکتے ہیں، جو انشاء کی مشق وتمرین کے لئے رہنمائی کا فرض انجام دیں گے، اگلے صفحات انشاء کے کچھ اصول وضوابط وہدایات پر مشتمل ہیں، ان میں مضمون نگاری کی مشق کے لئے ابتداء سے تدریجی طور پر مقالہ نگاری تک لے جانے کی کوشش کی گئی ہے۔(۱)

جب آپ اپنے ذہن میں پیدا ہونے والے خیال یا کسی شے کے بارے

---

(۱) معلم الانشاء کے دوسرے حصہ میں قواعد وترجمہ کی مشق وہدایات کے بعد انشاء کی استعداد اور صلاحیت پیدا کرنے کی غرض سے کچھ موٹے موٹے اصول بتا دئے گئے ہیں، اور کچھ ہدایات بھی

(باقی ص۱۸ پر)

میں اپنے تاثر یا اپنے گرد وپیش کی کسی حالت کو بیان کرنا چاہیں گے تو عبارت و الفاظ کے صحت استعمال کے ساتھ آپ کو یہ جاننے کی ضرورت ہو گی کہ آپ بات کس انداز میں کہیں اور کس طرح مؤثر اور سچے طریقے سے اپنے مقصد کو سامع یا قاری کے ذہن میں اُتار دیں اس کے لئے آپ کو فکر ہو گی کہ آپ کے قلم سے نہایت مناسب اور مطابق حال عبارت نکلے اور صحیح مضمون تیار کرنے میں آپ عاجز نہ رہیں۔

اس مقصد کے لئے الفاظ یا عبارت سے کشتی کرنے اور عبارت بنانے میں دھاندلی کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ضروری یہ ہے کہ آپ اولاً موضوع پر ایک نظر ڈالئے، اس کی غرض اور فروعی مضامین پر توجہ دیجئے اور ان سب کو اپنے ذہن میں ایک خاکے کے ماتحت لائیے اور پھر اسی کی مقدار اور ترتیب کے لحاظ سے معقول عبارت کا انتخاب کیجئے جس کی تیاری میں آپ کو کہیں تفصیل اور کہیں ایجاز اختیار کرنا پڑے گا۔ اور اس کام میں کامیابی کے لئے آپ کو تفصیل و تجزیہ کی مشق ہونی چاہیئے۔

(بقیہ حاشیہ صہ ۱۷) دی گئی ہیں اور اس کے بعد چند نمونے دئے گئے اور مشق کرائی گئی ہے تاکہ انشاء کو باقاعدہ شروع کرنے سے قبل اس سے کچھ مناسبت اور واقفیت پیدا ہو جائے اسی لئے وہاں جو مشقیں کرائی گئی ہیں وہ سادہ اور ابتدائی مشقیں تھیں، باقاعدہ اصول اور اقسام کے ساتھ انشاء نہیں لکھائی گئی بلکہ صرف سادہ سہل انداز میں آپ سے آپ کے مشاہدات اور تاثرات قلمبند کرائے گئے اب اس حصہ میں باقاعدہ مضمون نویسی کے اصول اور طریقے، اس کے انواع اور مدارج کے لحاظ سے، دئے جا رہے ہیں، اسی کے ساتھ مثالیں اور کچھ ان سے مختلف مضامین پر مشقیں ہیں۔

الدّرسُ الاوّلُ

التفصيل والتجزية

کبھی ایک سطر کی عبارت بڑھائی جاتی ہے تو ایک مقطوعہ بن جاتی ہے اور ایک مقطوعہ پھیلایا جاتا ہے تو ایک صفحہ بن جاتا ہے، اور کبھی ایک شخص ایک جملہ بول کر رہ جاتا ہے لیکن دوسرے وقت وہ اسی کو پھیلا کر ایک مضمون بنالیتا ہے، اس کی مثال یوں سمجھئے کہ ایک جملہ ہے ساعتی غالیۃٌ اس کو ذرا پھیلایا گیا تو ہوگیا انّ ساعتی لا توجد فی کل دکّان لغلائها وقلتها وقد انفقت فی شرائها ثلاث مائة ربية. وهي مصنوعة فی اکبر مصنع من مصانع العالم۔

کسی بھی جملے کو جب آپ پھیلائیں گے تو وہ پھیلے گا اور جس قدر آپ اس کو بڑھاتے جائیں گے وہ بڑھتا جائے گا اور اس میں مختلف اور متنوع لیکن مناسب اور مطابق موضوع باتیں شامل ہوتی جائیں گی اور اس میں نئے نئے مضامین نکلتے آئیں گے، اس بات کو واضح کرنے کے لئے ایک جملہ چار قطعوں میں دیا جاتا ہے جس میں ہر دوسرا قطعہ پہلے سے بڑا ہے، جملہ ہے مدرستی جمیلۃٌ

(١) مدرستی جمیلة المنظر انیقة المبنیٰ۔

(٢) مدرستی جمیلةٌ تُمتّع النظر الیها وتجعل زائرها معجبا باناقتها

وروعة جمالها۔

(٣) مدرستی جمیلة کلما دخل إلیها زائر دُهش من جمال مظهرها ومبناها اذ رکّبت من بناء فخم وصورة رائقة حیث یتمنی کل طالب أن کان التحقق بها حتی تجتمع لدیه متعتان متعة العلم و متعة المنظر البهیج۔

(٤) کان منشؤ مدرستی یملکون سلامة الذوق ونظرات ثاقبة فما کانوا یبغون مبنیً بسیطاً او عمارة ساذجة لا تدخل فی النفس السرور ولا تبهج القلب وتریح الذوق کما انها جدران وسُقُف اقیمت لاضطرار الحاجة الی ذلك۔

فاحضروا لبناء مبناها من الهند سین المهرة الذین یحسنون إیجاد تشکیلات جمیلة للمبانی تشکیلات تقضی الضرورة وتسهل فی نشاط التعلیم فی ارجاءه وترضی ذوق الرجل وتقضی فرائضه من امور دینیه وشئون علمیة وانفقوا علی ذلك مبلغاً عظیماً مِن المال لایجاد هذا الجمال الساحر والروعة المدهشة الذین یبعثان فی نفوس روادها البهجة والسرور ویجعلان زائرها یغتبط بمشاهدتها ویحمل معه ذکرها اینما حل ونزل ویثنی علی المشرفین علیها وعلی بُناتها

اسی طرح کسی بھی موضوع کو پھیلا بڑھا کر بڑا کیا جا سکتا ہے، اب آپ یہ تو سمجھ گئے ہوں گے کہ مختصر موضوع کو کس طرح مفصل بنایا جا سکتا ہے اور ایک

چھوٹے سے جملے کو ایک بڑی عبارت میں کس طرح تبدیل کیا جا سکتا ہے لیکن آپ کو یہ بھی نظرانداز نہ کرنا چاہیے کہ آپ جو بھی عبارت لکھیں مرتب سلیس اور متناسب الجمل والالفاظ لکھیں، پوری عبارت موضوع کے تحت ہو اور اس میں موضوع کی روح جاری اور ساری ہو، ہر جملہ دوسرے جملے سے رشتہ رکھتا ہو، یا ان میں رشتہ قائم کیا گیا ہو۔

آپ کی دلچسپی اور تفہیم کے لئے چند موضوع اور قطعے مزید دئے جا رہے ہیں تاکہ آپ کے سامنے بات پوری طرح واضح ہو جائے، یہ قطعے مکمل مضمون نہیں بلکہ مختلف مضامین کے مقطوعے ہیں، اسی لئے تمہید و اختتام سے خالی ہیں

(۱) عمل ساعي البريد

وهو يؤدي عمله سعياً على الأقدام وقد يركب دراجة لمسافة بعيدة، والسعاة فريقان فريق يتسلم الرسائل من مكتب البريد فيضعها مرتبة في حقيبته، ثم يطوف في الشوارع والطرق، وعلى المنازل، والحوانيت والمقاهي. فيسلّم كلاًّ رسالته، وفريق يطوف بصناديق البريد المثبتة بالجدران، فيجمع ما فيها من الرسائل في حقيبته، ثم يعود إلى مكتب البريد حيث تختم هناك ثم يحملها القطار إلى شتى البلدان والأقطار.

وساعي البريد يقوم بعمل نافع عظيم ويقدم لنا خدمة جليلة، نضع بين يديه أسرارنا وأموالنا فيبلغها أهلينا وأصدقاءنا كاملة غير منقوصة ويريحنا من العناء والمشقة

مذکورہ بالا قطعہ میں دو باتیں ہیں، ایک تو عمل ساعی البرید کا وصف، دوسرے عمل ساعی البرید کی افادیت اور اس پر اپنا خیال ۔۔۔۔ دوسرا قطعہ ہے :۔

(۲) الأزهار زينة المآدب و الحفلات

والمآدب والحفلات تزيد رونقها وبهاءها الأزهار فانها تمنح المكان الذى توضع فيه باقاتها جمالا وروعة فيمتع الحاضرون ابصارهم بها ويشمون روائحها فيرتاحون بها ويبلغ بذلك سرورهم مبلغا عظيما تهتز به نفوسهم ويرتاحون للجلوس ولا يسأمون وهم ينتفعون بالشم والنظر كليهما فهى زينة للمجالس وروائح طيبة فواحة للشاهدين وعلامة على حسن الذوق وقد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب الطيب كثيرا

(۳) القطار يجرى على الخطوط الحديدية ۔

وان القطار يجرى على خطوط كأنها خيوط مدت على بسيطة الارض مستمرة فى طولها تجعل البلد ان تحتها كالواقعة فى شبكة يجرى عليها القطار بسرعة فائقة يد ورات عجلاته عليها لا تتركها فينة من الوقت ولا تزول عنها ۔

(٤) و بالأمطار حياة للارض ۔۔

وانما الارض لتترقب نزول المطر حينما تشتد الحرارة و

يشتد وهج الشمس ويجف كل شئ على ظهرها او يكاد يجف فينزل حين ذالك المطر فيكون حياة لكل مخلوق وحياة لكل مايصلح ان يكون نباتا وتحى الارض به حياة خصبة ناضرة ـ

٥) والحج يجمع بين مسلمى مختلف البلاد والاوطان فى محل واحد

وفى الحج منفعة اخرى جليلة لاتحصل من طريق اخر هى انه يجتمع به حول بيت الله الحرام لتادية فريضة الحج الوف من المسلمين من اجناس مختلفة وانواع متفرقة فى عدد ضخم لاتجمعهم ولاتربطهم فيما بينهم الا كلمة الاسلام ولا تفرقهم غيرها و ذالك تصديق قول الله عزّ وجلّ "واذّن فى الناس بالحجّ يأتوك رجالا وعلى كل ضامر يأتين من كلّ فجّ عميق

الدّرسُ الثّانی

التجزیۃ واعتدال الاجزاء

مضمون لکھتے وقت مناسبت اور یکسانی کا خیال وںحاظ کرنا نہایت ضروری ہے، جب کسی بات یا کسی موضوع کا تجزیہ کرنا ہو تو عناصر میں یکسانی اور ہم آہنگی پر پوری توجہ دینی چاہیئے اور مضمون وعبارت میں ترتیب معقول اور با اعتدال ہونی چاہیئے تاکہ پورا مضمون ایک طرز کی متعدد کڑیوں کا سلسلہ معلوم ہو، اصل باتیں اصل جگہ رہیں اور ان کے متعلقات ان ہی کے ہمراہ آئیں، پورے مضمون میں اس طرح کی یکسانی اور اعتدال لازمی ہے۔ مثلاً ایک جملہ ہے کہ "زید نیک مسلمان ہے" اس جملہ کو اس کے عناصر، اصول، فروع، اصل ومتعلقات پر حسب ذیل طریقے سے پھیلایا گیا ہے۔

زید نیک مسلمان ہے (۱) زید کا ایمان مخلصانہ ایمان ہے۔ (۲) نماز روزہ کا پوری طرح پابند ہے (۳) اللہ سے ڈرنے والا آخرت کی فکر رکھنے والا ہے خوش معاملہ اور دیانتدار ہے الخ اسکو اور پھیلا کر حسب ذیل صورت میں کر دیا گیا

زید نیک مسلمان ہے (۱) زید کا ایمان مخلصانہ ایمان ہے (الف) اللہ کی مرضی کے خلاف کوئی کام بھی ہو اس سے پرہیز کرتا ہو (ب) اسکی مرضی کے مواقع کی تلاش وجستجو میں رہتا ہے۔ نماز روزے کا پابند ہے (ا) نماز وں کو ان کے اوقات میں ادا کرنے میں تساہل نہیں کرتا، (ب) نماز میں خشوع

خضوع اور کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے (ج) اسکی نماز اللہ سے
بہت ڈرنے والے کی نماز ہوتی ہے (د) جب رمضان قریب آتا ہو
تو پہلے سے اسکی تیاری شروع کر دیتا ہے (ه) روزہ، تلاوت، عبادت
میں گزارتا ہے، اسکی زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچتی، زبان کا سچا، قول کا پکا ہے
اس طرح جو بھی موضوع لکھنے کے لئے انتخاب کیا جائے
اس کو اسکے عناصر پر یکسانی کا لحاظ کرتے ہوئے تقسیم کر لینا اور سہل اور شستہ
عبارت میں تحریر کرنا چاہیے، ذیل میں ایک مثال اور دیکھیے موضوع ہے۔
الخلق الحسن یحبب صاحبه الی الناس، اسکے عناصر نکال کر اسکو پھیلایا جاتا ہے۔

(۱) انك اذا بسمت لأحد وتكلمت معه بلطف وظرف وخاطبته
بادب واكرام

(۲) وانك اذا رعيت الضعفاء وتفقدت احوال المساكين والبؤساء

(۳) وانك اذا بذلت اموالك لإغاثة ملهوف او لاطعام جائع
او لنصرة مظلوم

(٤) واذا دمت في خدمة الجميع تُشفق على الصغير وتحترم الكبير
وتخدم الشيخ الضعيف .

(۵) واذا استقامت سيرتك وسرت على الآداب الاسلامية
وتأسيت بسيرة النبي صلّى الله عليه وسلم.

(۱) تُحببت اخلاقك الى الناس وتعلو منزلتك في نفوسهم

(۲) وتكسب اصدقاء محبّين ويدخل حبك في قلوب الناس

(۳) وتصير مكرما محترما مجللا لدى الصغار ومحببا مكرما لدى الاتراب ومقربا معززا لدى الكبار

(٤) وتعد من خيرة الناس يوليك الناس الثناء العطر والذكر الجميل۔

(۵) وتحرز ثواب الآخرة وحمد الاولى

مذکورہ قطعہ دس عنصروں میں تقسیم کیا گیا ہے، اسی کو آپ اس سے چھوٹا بھی کر سکتے اور اس سے بڑا بھی کر سکتے ہیں۔ اس تفصیل سے امید ہے کہ آپ کے ذہن نے طریق تفصیل واختصار کو اخذ کر لیا ہوگا۔

الدرسُ الثالث

تعیین المواضیع

تفصیل و اختصار، تحلیل و ترکیب کی وضاحت گزشتہ صفحات میں اچھی خاصی ہو چکی ہے اور معلم الانشاء حصہ ثانی میں بھی انشاء کی کچھ مشقیں کرائی جا چکی ہیں، وہاں پر دی ہوئی ہدایات بھی غالباً آپ کو یاد ہوں گی، اب یہاں پر قوت استعداد کے لئے مفید معلوم ہوتا ہے کہ مقالہ نویسی سے قبل آپ چند ابتدائی مشقیں بھی کرلیں۔

ذیل میں چند قطعے پیش کئے جاتے ہیں، ان کو پڑھئے، ان کے عناصر پر غور کیجئے اور پھر ہر قطعہ کا موضوع متعین کیجئے اور عنوان بتائیے اس طور پر کہ گویا یہ قطعات انہی موضوعات یا عنوانات پر لکھے گئے ہیں

(۱) والكهرباء تسيّر الترام الذي ينتشر في المدينة كالشرايين في الجسم فيربط بين انحاءها ويقرب اجزاءها ويصلها بضواحيها التي لولاه لم نبلغها الا بالمشقة والتعب فتسهل اعمالنا لأنّنا نصل إلى غاياتنا في اقرب زمن وتروج التجارة اذ لا تتأخر بفضله المساومات ويتوفر به الوقت۔

وهي تدير الآلات التي تخرج النسيج والتي لم تكن تدار الا بايدي الأقوياء منا قبل اكتشافها والأيدي مهما بلغت قوتها ضعيفة وبطيئة في العمل وانها تنير لنا في الظلام فتبدده كأن

الليل قد تحول الى النهار، وكأن الشمس قد طلعت في جنح ليل فتجعلنا نبصر كل خفي وظاهر كما نراهما في الوقت الذي تضيئي لنا فيه الشمس .

(٢) والقطار ينقل البضائع سواءً كانت خفيفة ام كانت ثقيلة ونرسل به طرودنا من كتب وصحف وحلاوى والطعمة والمرافق التي نحتاج اليها حينا بعد حين لأننا لا نقدر أن نسافر كل حين لجلب هذه الامتعة والبضائع او لنقلها وانما نطلب به حوائجنا وامتعتنا الثقيلة من الآلات والماكينات وبضائع العمارة والصناعة ونصدّر ونستورد حاصلات الزراعة والخامات وغيرها مما لا يمكن حملها الا بالقطار .

(٣) وان منافع السيارة لكثيرة منها انها سريعة سرعة فائقة تقطع الأميال في بضع دقائق ويبلغ راكبها في اقل وقت الى ابعد مدى ولا تزال سرعتها تزداد على الأيام والليالي، سبحن الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين

(٤) وان مدرستنا دار العلوم لندوة العلماء لتحتوي على مسجد فخم عظيم تذهب روعته في نفوس الناس وتأسر اللب قد بني بالحجر العادي وبالرخام وانه واسع وجميل فيه ميضأتان ومنارتان عاليتان تشبهان رمحين منتصبين ذاهبتان في السماء

الدرس الرابع

تفصیل المواضیع

چند موضوعات یا عنوانات لکھے جاتے ہیں ان کو پھیلائیے بڑھائیے اور ان پر قطعے لکھیے، لکھتے وقت وہی طریقہ اختیار کیجیے جس کی ہدایات گزشتہ صفحات میں دی جا چکی ہیں، عبارت سہل اور فصیح ہونی چاہیے اور مطلب واضح اور صاف۔

فصیح سے مراد مشکل الفاظ یا غیر معروف جملوں کا استعمال نہیں بلکہ مراد ہے صحت اعراب و حسن ترکیب اور بلاغت تعبیر۔

آسانی کے لئے ہر جملے کے آگے وصف اور فوائد کے لفظ لکھ دئے گئے ہیں تاکہ آپ موضوع کی قسم اور نوعیت بھی سمجھ لیں۔

(۱) عمل ساعی البرید (وصفه)

(۲) عمل ساعی البرید (فوائده)

(۳) الأطفال فی العید (وصفهم)

(٤) حالة الارض بعد نزول المطر (وصفها)

(۵) السفر بالقطار (فوائده)

(٦) العقل (فوائده)

(۷) النزهة (وصفها)

(۸) النزهة (فوائدها)

البَابُ الثّانی

الدّرسُ الخَامِس

مقالات

مقالہ مقطوعات کا وہ مجموعہ ہے جس میں کوئی رائے یا نظریہ، خیال یا حقیقت بیان و ثابت کی جاتی ہے۔ جو مضمون کسی نظریہ یا خیال کو ثابت کرنے اور واضح کرنے کے لئے قاعدہ کے ساتھ اسی نظریہ یا خیال کے مقدمات دلائل سے مرتب کیا جائے گا اور جس کے نتیجہ میں پڑھنے والے کو کوئی نکتہ یا حقیقت معلوم و حاصل ہو گی وہ مقالہ کہلائے گا۔

مقالہ حسب ذیل اجزا پر منقسم ہے۔

الافتتاح ـ الموضوع ـ عناصر الموضوع

الاختتام ـ العنوان

افتتاح:۔ مضمون کے وہ الفاظ یا عبارت جس سے مضمون کی ابتدا کی جائے، اس کو ایسی عبارت ہونا ضروری ہے جو مضمون کی اگلی عبارتوں کیلئے مقدمہ اور تمہید کی حیثیت رکھتی ہو، اس کے سہارے مضمون شروع

ہوتا ہو اور اس سے موضوع پر روشنی بھی پڑتی ہو۔

موضوع :۔ مقالہ کا مقصد اور مرکزی مضمون جو پورے مضمون کا محور ہوتا ہے

عناصر الموضوع :۔ موضوع کے مرتب و منقسم اجزاء ہیں۔

اختتام :۔ وہ عبارت یا الفاظ جن پر مضمون ختم ہوتا ہے اور جو گویا مضمون کا نتیجہ اور خاتمہ ہوتے ہیں۔

عنوان :۔ مضمون کی سرخی۔

افتتاح ۔۔ عناصر الموضوع اور اختتام کے باقاعدہ سمجھنے کے لئے آٹھ دس سطروں کا ایک مضمون لکھا جاتا ہے اس سے آپ انشاء اللہ اِن اصول کو اچھی طرح سمجھ سکیں گے۔ عنوان ہے القلم، موضوع ہے لقلم نعمة الله العظيمة على الانسان يخدمه خدمات جليلة۔ مضمون حسب ذیل ہے:۔

الافتتاح ۔۔ القلم نعمة الله التى انعم بها على الانسان دون الحيوان۔

عناصر الموضوع:۔ (۱) يرفع به اقواما و يسقط آخرين (۲) انه يصنع من القصب الحقير أو الحديد الرخيص ويعمل اعمالا ضخاما (۳) يحصل فى يد انسان فيقوم له مقام السلاح الحاد فى يد المقاتل الباسل (۴) ويحصل فى يد انسان آخر فيصبح له نعصا الحكم على امة او بلاد (۵) ويحصل فى يد انسان ثالث فيصير به عالما نحريرا او اديبا بارعا (۶) به ينقسم الناس الى صغير وكبير وشريف ووضيع (۷) وبه تقضى الامور

وتدارد فة البلاد (۵)، وبه يتميز الانسان عن الحيوان و
تخترع المخترعات ويدلى بحكم وعلوم ومعارف ۔

الاختتام :۔ فانما جعله الله نعمة عظيمة قلّما تساويها نعمة من نعم
الدنيا فحق لنا ان نستخدمه فى الخير ۔

اسی مضمون کو آپ کسی بڑے مضمون کے عناصر و اجزاء بجھ کر ایک بڑا مضمون بھی لکھ سکتے ہیں، لیجئے اس کو ذرا اس سے بڑی شکل میں دیکھئے ۔

القلم نعمة الله التى انعم بها على الانسان دون الحيوان
يرفع الله به كثيرا من الناس من المنزلة الوضيعة الى المنزلة
الرفيعة ويسقط الله به كثيرا من الناس فيعيشون حتماً كالرعاع
الناس لاقيمة لهم فى الحياة ولا وقار لهم ولا عز ولا يعبأ بهم
احد وقد اقسم الله تعالىٰ به فقال نٓ والقلم وما يسطرون،
وذكره فى كلامه المجيد

انه رخيص جدًا لكثرة ما يصنع فثمنه قليل وعمله جليل
لا يصنع الا من الخشب القصير التافه وبقطعة صغيرة من الحديد
الرخيص غير انه يؤدى اعمالاً ضخاماً ويقضى ماٰرب كثيرة للانسان
يحصل فى يد الانسان فيستعمله ويستخدمه فى حاجاته
فيصبح له كالسلاح الحاد الماضى فى يد مقاتل باسل يقتل الفساد
ويطعن النفاق والفسوق ويمحو الباطل ويهدمه بامر الله
سبحانه وتعالىٰ ۔

ويحصل في يد انسان آخر فيرتفع به الى منزلة السيادة ودرجة العزة قد يحكم على أمة أو شعب وقد يكون قاضيا حكما يحكم بالعدل ويقضي بالفصل ويحقق الحق ويبطل الباطل ويحل مشكلات الناس

وإنما ينقسم الناس بالقلم الى صغير مجهول خامل الذكر والى كبير معروف ذائع الصيت والى شريف عزيز والى وضيع ذليل -

وبه تقضى امور الناس وتدار دفة الحكم على البلاد

وبه يتميز الانسان من الحيوان ويخترع المخترعات ويدلي بحكم وعلوم ومعارف فانما جعله الله نعمة عظيمة قلّما تساويها نعمة من نعم الدنيا فحق لنا ان نستخدمه في الخير ولرضا الله سبحانه فانه من عطاياه الفاضلة ومن نعمه الجليلة

الدّرس السّادس

آپ نے ایک مقالے کو دو چھوٹی بڑی شکلوں میں پڑھا، اسکے عناصر اور موضوع دیکھے، افتتاح و اختتام کی اہمیت اور ضرورت دیکھی، مقالے میں تسلسل اور یکجائی، جملوں کا ایک دوسرے سے رشتہ واتصال بھی دیکھا اس سے آپ کی سمجھ میں یہ بات اچھی طرح آگئی ہوگی ۔ اب کچھ مزید اصول وتفصیلات سُن لیجئے ۔

مقالہ ایسے حقائق ومعانی پر مشتمل ہوتا ہے جو کسی نقطہ نظر کی تائید و اثبات کے لئے سہل، سلیس اور معقول ترتیب کے ساتھ واضح اور دلچسپ اسلوب میں جمع کر دئے جاتے ہیں، یہ معانی قاری کو تدریجی طور پر اسی متعین نظریہ وخیال کی جانب لیجاتے ہیں، پڑھنے والا زیادہ محسوس بھی نہیں کرپاتا اور اس خیال یا نظریہ تک اسکے دلائل ومقدمات سے بآسانی و بے تکلف گزرتا ہوا پہنچ جاتا ہے ۔

کامیاب تر مقالہ وہی ہوگا جسمیں مقدمات ودلائل خوش اسلوبی کے ساتھ عمدہ ومعقول ترتیب میں پائے جاتے ہوں، مضمون کا مرکزی نقطۂ خیال عموماً اختتام کی عبارت میں پایا جاتا ہے اور افتتاح کی عبارت سے بھی اکثر اسکی طرف اشارہ ہوجاتا ہے، مضمون کی ساری عبارتیں اور سب جملے اسی ایک مرکزی نقطۂ خیال تک پہنچانے کا کام کرتے ہیں، بعض مضامین کا مرکزی نقطۂ خیا

پورے مضمون میں پھیلا ہوا ہوتا ہے، کبھی کبھی اس کو صاف الفاظ میں کہا تو نہیں جاتا لیکن پورا مضمون اپنی ترتیب معانی و طریق اسلوب سے اسی کو ثابت کرتا ہے۔

مقالہ چند مقطوعوں کا مجموعہ ہوتا ہے وہ مقطوعے ایک دوسرے سے مضبوط جڑے ہوتے ہیں، ہر مقطوعہ جملوں سے مرکب ہوتا ہے اور وہ جملے بھی اسی طرح ایک دوسرے سے باقاعدہ جڑے ہوتے ہیں، جملوں اور مقطوعوں کی ترتیب ایسی ہوتی ہے کہ ان میں سے ہر اگلا اپنے پچھلے کی تمہید اور مقدمہ معلوم ہوتا ہے اور اسکی ضرورت پیدا کرتا جاتا ہو اور ہر پچھلا اپنے اگلے کے بغیر بے ربط و بے معنی معلوم ہوتا ہے، زنجیر کی طرح کہ اگر اس میں سے کوئی کڑی گر جائے تو زنجیر دو ٹکڑے ہو جاتی ہے، اسی لئے جملوں اور لفظوں کا انتخاب اور انکی ترکیب و ترتیب بھی اہمیت سے ہرگز خالی نہیں۔

جملوں اور مقطوعوں میں آپس میں اتصال و تعلق کبھی حرفوں، لفظوں اور کبھی جملوں سے کیا جاتا ہے اور کبھی عبارت کا سیاق و سباق خود اتصال و تعلق پیدا کر دیتا ہے۔

اس تفصیل کے بعد آپ کے سامنے چند متنوع مقالات مع اپنے عناصر موضوعات کے مثال کے طور پر دیے جا رہے ہیں، ہر ایک کے ساتھ ایک ایک مشق مع عناصر و موضوعات کے دی گئی ہے، ان مثال کے طور پر دئے ہوئے مقالات کا طرز دیکھئے اور پھر انہیں کے طرز پر مقالے لکھئے۔

الدرس السابع

على احدى المخترعات الصناعية

السيّارة ـ المثال (١)

ترى السيارة ليلا ونهارا غادية رائحة بسرعة فائقة وخفة غريبة كأنها عفريت من الجن جميلة المنظر كأنها غرفة مؤنقة تتحرك وتنتقل، يركبها الناس ويصلون إلى غاياتهم فى عجل إنما كان السفر قبل اختراعها شديدا مرهقا كان الناس يسافرون مشياً على اقدامهم أو إذا بغوا راحة وطلبوا نعمة اخذوا دابة أو مركبا مرتبطا بحيوان يجره يركبونه فى رحلاتهم لكنه كان يلحقهم الارهاق الشديد والتعب الكثير ولم تكن مراكبهم التى تحملهم ولا الدواب التى يمتطونها بسريعة لهم لأنها كانت ابطأ من انفسهم هم دون الخيل إذ هى أسرع الدواب راسبقها لكنك تجد قليلا من الناس يقدرون على اقتناء الخيل حيث هى اغلى واثمن لأجل أهميتها فى أعمال كثيرة من الحرب وغيرها فكان الناس يحتاجون إلى أسرع مركب يبلغهم إلى غاياتهم فى أقرب وقت واقصر مدة فاهتدى الناس الى البترول السائل فى الأرض فحفروا عنه وكشفوا عن بعض

إسراره واخترع هناك رجل مركبا يسير بذلك الوقود فكان سيّارة

إن منافع السيارة لكثيرة منها انها سريعة سرعة فائقة تقطع الأميال فى بضع دقائق ويبلغ راكبها فى اقل وقت إلى ابعد مدى ولا تزال سرعتها تزداد على الايام والليالى فسبحان الذى سخر لنا هذا وما كنّا له مقرنين

وان فى السيّارة مقاعد مريحة ينعم الراكب بالقعود عليها لنعومتها وانقباضها الى تحت بنعومة وانبساطها حينما تخلو والرجل اذا جنبها فكأنما جلس على فراشه فى بيته وانها تسير بخفة عجيبة حتى فى بعض الاحيان لا يشعر الذى تمر بجانبه أن سيارةً مرت به ومزايا السيارة لكثيرة بعضها هذه ـ

تقسيم المقالة السابقة إلى عناصرها

الموضوع :ـ الإبانة عن صفة وحقيقة السيّارة ومنفعتها وضرورتها ـ

العنوان :ـ السيّارة

الافتتاح :ـ رؤية السيّارة غادية رائحة جميلة المنظر خفيفة المشى

العناصر :- (١) سفر الناس قبل ظهور السيّارة (٢) تعبهم لا بالمراكب الاخرى البطيئة (٣) قلة وغلاء الخيل (٤) وجود البترول (٥) اختراع السيارة (٦) من منافعها السرعة (٧) والراحة فى الجلوس والخفة فى المشى

الاختتام :- ومزايا السيارة كثيرة ذكرنا بعضها -

التمرين (١)

اكتب مقالة على العناصر الآتية

الموضوع :- الابانة عن صفة الطائرة وحقيقتها وصورتها و ضرورتها ومنفعتها العنوان :- الطائرة -

الافتتاح :- كان أخى الأكبر يريد مشاهدة المطار فصحبته ورأيت طائرة من قرب

العناصر :- (١) طيران الطائرة كالطيور (٢) سرعتها الخارقة (٣) غذائها البترول (٤) من منافعها جدواها فى الحرب لوصولها إلى كل مكان بطريق الجو (٥) سرعتها الطاوية للارض وتوفير الاوقات (٦) الراحة فيها كالسيارة (٧) سرعتها لاتزال تزداد (٨) مستقبلها المأمول

الاختتام :- ويرى الناس ان الطائرة لا تكفى لطموح الانسان كذلك فهو يحاول اختراع مركب اسرع من الطائرة بكثير وغير محتاج الى البترول

الدّرسُ الثّامِن

على احد الحيوانات

الجمل ــــــ المثال (٢)

الجمل حيوان من الانعام طويل الاعضاء نحيلها اكبر من البقر الوحش بقليل له ارجل طويلة وجسم لا بأس به يعلو على جسمه عنقه وهو اطول شئ في جسمه كي يرتع في الارض واقفا دون ان يضطر الى البروك ويرسل عنقه الى ما فوقه فيبلغ الاغصان المرتفعة للأشجار فيقتطف ماشاء من نبات او اثمار وعلى ظهره سنام يشبه الهرم يحتوى على الشحم الوافر يغذيه حينما ينعدم له ما يأكله لعدة ايام وتحت ارجله احفاف تمنع من السوخ فى الرمال لأنه يسير فى الرمال كثيرا ولذلك سمّى بسفينة الصحراء يحتوى بطنه على أزقاق وكروش تتضمن الأولى مايجمعه الجمل من الماء للاوقات العصيبة التى لايوجد فيها الماء لخلو الصحراء من المياه مأت من الاميال ولاجل هذا يملأ البدو والاعراب الساكنون فى الصحارى حياضهم بالماء ايام المطر ثم

يستعملونه طول السنة ولايسكنون ايضا الا فى الامكنة التى تقرب من المياه حتى لا يموتوا فى الصحراء عطشا ويحملون معهم الماء الكثير فى اسفارهم فى الصحراء لكن الماء كلما نفد ولم يوجد عدة ايام يشرب الجمل من ماءه المذخور

والجمل يوجد كثيرا فى المواضع الصحراوية والاماكن الرملية والاعراب وغيرهم الذين يسكنون الصحراء يقتنون الجمال ويستزيدون من انسالها اذ الجمل ينفعهم فى مختلف جوانب حياتهم يشربون من لبنه ويكتسون من صوفه و يبنون الخيام وغيرها يستعملونه مطية فى اسفارهم واذا جاعوا وعطشوا ولم يعثروا على غذاء ولا ماء يلتجئون الى ذبحه فياكلون لحمه ويشربون ماءه المذخور ثم انه يعوزهم فى رحلاتهم الشاقة لانه يحتمل شدائد السفر ولايجزع ولايتعب يحتمل الحرّ والجوع والعطش ويصبر على الجوع والعطش سبعة ايام من دون اعتزار وانما اخفافه تجعله قادرا على السير فى الرمل ولذلك لايساويه غيره من الحيوانات وانه بصير بمواضع المياه المدفونة تحت الرمال الجافة التى لا يعرفها غيره يشمها الجمل فيدل عليها بالبروك على مالها واذن يعلم الناس بوجود نبع الماء فى الرمل-

ان الجمل يملك صفات حسنة جليلة من حنن و صبر

لا يساويه في ذلك حيوان الخ وقد خصه الله تعالى بالذكر في كتابه الحميد إذ يقول (افلا ينظرون الى الابل كيف خلقت) إن الجمل للعرب كل شئ، هو لهم غذاء وشراب، لباس ومطيّة هادٍ ورفيق في السفر، مرفق في الحاجات، مركب في الحرب ثروة في ايام السلم، مال عند الضرورة،

تقسيم المقالة السابقة إلى العناصر

الموضوع :- وصف الجمل جسمه وفوائده

العنوان :- الجمل

الافتتاح :- الجمل حيوان من الانعام

العناصر :- (١) صورة جسمه (٢) سنامه (٣) اخفافه، (٤) كروشه وازقاقه (٥) اينما يوجد بكثرة (٦) علاقته بالصحراء وجد واه فيها (٧) انتفاع الصحرا وبين به وطرق الانتفاع به (٨) خلقه ونفسيته

الاختتام :- ان الجمل يملك صفات حسنة من حلم وصبر إلى غير ذلك، إن الجمل للعرب كل شئ الخ

المقدار :- صفحة ونصف

التمرين (٢)

اكتب مقالة على الفرس واليك عناصرها

الافتتاح :- الفرس حيوان من خير دواب الله التي خلقها الله تعالى مسخرة للانسان انه مفطور على صفات نبيلة عظيمة ويؤدي اعمالا كبيرة سامية

العناصر :- (١) جماله (٢) لونه (٣) جسمه وهيئته (٤) ذكره في الادب العربي والادب الحربي وفي القرآن (٥) صفاته من طاعته لسيده ووفائه لصاحبه (٦) منافعه في السفر (٧) ضرورته في الحرب (٨) في الاعمال الاخرى (٩) ولوع الناس باقتنائه بعضهم لحاجتهم وبعضهم لاظهار الغنى والثروة (١٠) اليوم قل نفعه وغناه لاختراعات المراكب الآلية والسيارات والطائرات -

الاختتام :- على كل فالخيل نعمة من الله وآية من آياته في خلقه وركوبه واقتنائه من علائم الرجولة والبطولة

الموضوع :- الخيل صفته وفائدته -

الدّرسُ التّاسع

على عامل من خدمة الانسان فى حياته الاجتماعية

ساعى البريد ـــــــ المثال (۳)

ساعى البريد خادم من خدمة الامة والبلاد الذين نستعين بهم فى قضاء مآربنا الكثيرة التى لاحول لنا فى ادائها ولانستطيع أن نعمل لها بأ نفسنا۔

إنه يلبس حلّة خاصّة بنّية اللون ويعمّم بعمة حول رأسه ويحمل حقيبته من جلد تكون فيها عدة مخابئ لوضع اشياء مختلفه يضع فى بعضها الرسائل وفى بعضها النقود وفى بعضها الاشياء الاخرى من قلم ومحبرة مثلا يتعطل عمل الكتابة اذا لم يوجد القلم ويحملها على الاعم فى الاصقاع التى اكثر اهليها من غير المتعلمين

وانه يتصف بصفات خلقية خاصة من امانة ونشاط فى العمل واداء مسئولية واجبه تراه غاديا رائحا يمر بك وبمن يجاورك يوزع الرسائل على اهليها لايلوى على شئ ولا يُمضى وقته فى غير عمل لئلا يتأخر عن تادية واجبه المامورية

وترى الناس ينتظرونه انتظارا شديدا ويرتقبونه بفارغ الصبر وهو يعرف فى الأعم عدة لغات من هندوكية وأردوية وانجليزية لأن عناوين الرسائل تكون فى عدة لغات حسبما يتكلم الناس بها ولذلك تجد أن الرسائل التى تحمل العناوين فى اللغة الأنجليزية والتى تحملها فى اللغة الهندكية كذلك تصل جميعا إلى أصحابها دون ان يحول دون وصولها اختلاف اللغات ومشكلة رسم كتابتها.

وساعى البريد نوعان الاول منهما يتسلم الكتب والرسائل من مكتب البريد الواردة من انحاء البلاد المختلفة ويوزعها على أصحابها بنشاط ملحوظ بعضهم على اقدامهم وبعضهم يستخدمون الدراجات والثانى يجمع الرسائل من صناديق البريد المعلقة فى احياء المدن وفى البوادى ويوصلها إلى مكاتب البريد وهناك يختم عليها ثم يبعث بها إلى أهلها.

ولساعى البريد فضل كبير فى تسهيل مشكلتنا وتوفير وقتنا فانه لولا عمله لأرهقنا الاتصال باصدقائنا وأقاربنا وغيرهم من أناس اخرين أما الآن فلا نعمل سوى ان نكتب العناوين ونلصق الطوابع ونلقيها فى صناديق البريد ونطمئن على حفظها وعلى وصولها وعند الله لأجر عظيم على البر بالناس واعانتهم.

تقسيم المقالة السابقة على عناصرها

الموضوع :- إبانة عمل ساعي البريد ووصفه وفائدته

العنوان :- ساعي البريد

العناصر :- (١) لباسه وأداته (حقيبته) (٢) أمانته خلقه ونشاطه (٣) عمله (٤) نوعاه (٥) فضله وفائدته

الافتتاح :- كون ساعي البريد خادما للأمة، واستعانتنا به في قضاء مآربنا التي لا نقدر على قضائها إلا ببذل وقتنا الثمين الكثير

الاختتام :- فضله وفائدته (سبق ذكره في العناصر)

التمرين (٣)

اكتب مقالة وإليك هذه العناصر

الموضوع :- إبانة عمل الشرطي ووصفه في مختلف أعماله وصورته وفائدته

العنوان :- الشرطي

العناصر :- صورته ولباسه وجسمه (٢) وصف عمله (٣) سهره على فوائد الجميع (٤) أنواعه (٥) ضرورته

واهميته (٦) فضله وفائدته

الافتتاح :- رأينا الشرطى قائما فى الجامع ينظمهم و فى المفترقات يرتب المارة وخدمته لنا فى الثورات و الاحداث والاضطرابات

الاختتام :- فضله وفائدته (سبق فى العناصر)

المقدار :- فى صفحة او اكثر

الدّرسُ العاشر

بيان حادث او وقعة

سقوط من السطح ــ المثال (٤)

ذهبت يوما إلى صديق لى حميم كنت احبه حباً جمّا واضعه منى موضع الروح والقلب وقد تعلمنا معاً وتساهمنا فى اعمال كثيرة واشغال متنوعة فذهبت إلى داره وناديت باسمه وقرعت بابه فاخبرت بانه موجود على سطح بيته الاعلى وقد دعانى اليه فلما سمعت هذا رقيت اليه الدرجات توّا فوصلت اليه ووجدته يلعب بطيّارة رفعها فى الفضاء يرخى عنانها تارة فتطير وتمتد فى كبد السماء ويشدها أخرى فتهبط وتهدأ فكان فرحان مسرورا بلعبته غير مبال بموقع قدميه ولا بموقع وقوفه ومجاورته وقد نبّهته مراراً على ذلك فكان يتنبّه إذا نبّهته ثم يسكر فى لعبه فيغفو وإذ ذاك خفت على نفسه وغفلت مرة انظر الى شئ آخر فلم يرد بصرى الا صيحته ارتجع بصرى فرأيت جسمه المتهاوى الساقط من السطح فسعيت نازلاً اصيح

واهميته (٦) فضله وفائدته

الافتتاح :— رأينا الشرطي قائما في الجامع ينظمهم وفي المفترقات يرتب المارة وخدمته لنا في الثورات والاحداث والاضطرابات

الاختتام :— فضله وفائدته (سبق في العناصر)

المقدار :— في صفحة او اكثر

الدّرسُ العاشر

بيان حادث او وقعة

سقوط من السطح ــ المثال (٤)

ذهبت يوما إلى صديق لى حميم كنت احبه حباً جمًّا واضعه منى موضع الروح والقلب وقد تعلمنا معا وتساهمنا فى اعمال كثيرة واشغال متنوعة فذهبت إلى داره وناديت باسمه وقرعت بابه فاخبرت بانه موجود على سطح بيته الاعلى وقد دعانى اليه فلما سمعت هذا رقيت اليه الدرجات توًّا فوصلت اليه ووجدته يلعب بطيّارة رفعها فى الفضاء يرخى عنانها تارة فتطرب وتتيه فى كبد السماء ويشدها أخرى فتهبط وتهدأ فكان فرحان مسرورا يلعبته غير مبال بموقع قدميه ولا بموقع وقوفه ومباوراته وقد نبّهته مرارا على ذلك فكان يتنبّه إذا نبّهته ثم يسكر فى لعبه فيغفو وإذن خفت عن نفسه وغفلت مرة انظر الى شئ آخر فلم يرد بصرى إلا صيحته ارتجّت بها سمعى فرأيت جسمه امتهاوى الساقط من السطح فصحت نادبًا اصيح

واقول فلان سقط فلان سقط ولما وصلت اليه رأيته كالمغشى عليه لانه قدكان جرح جراحات شديدة جعلته كالميت وجزعت عليه جزعا شديداً وتاسفت له وتألمت نفسى شدة البرحاء ولم املك عينىّ من البكاء وبينما كنت اجزع حضر اهله فى دهش واضطراب بالغين ولما رآوه فى تلك الحالة المبرحة بكوا له وجزعوا ابلغ جزع و بدأ وايصرخون من الدهشة والعجب وحضر الناس وتجمعوا يشاهدون الحادث كل يعلّق على ما حدث ويتحدث عنه و يذم بعضهم الآباء والأولياء حيث يسمحون لأولادهم الرقى الى السطوح المنفسحة المسطّحة حتى يسقطوا وبعضهم أشار باستحضار الاسعاف فاخبر الأسعاف فحضروا بسرعة فائقة وتبينوا وتعرفوا الوقعة وضمدوا الجراح ثم اخذوه إلى المستشفى إلى أن يشفى ويعافى من جراحاته

ولم يشف صديقى إلا بعد مدة شهر تعطل فيه عن المدرسة فلم يتلق الدّروس ذلك الأوان ولم يكن كل ما حدث الا لعدم مبالاته للعواقب واضاعة وقته فيما لا يفيده فى الدين والحياة ـ

تقسيم المقالة السابقة على أركانها

العنوان :- سقوط من السطح

الموضوع :- سقوط صديقي من سطح منزله حينما كان يلعب بطيارته غافلاً عما وراءه ولاهياً في عبث

الافتتاح :- ذهبت إلى صديقي لأزوره وأستمتع بالجلوس معه لكنه كان فوق سطحه يلعب بطيارته

عناصر الموضوع :- (١) كان يلعب بطيارته فوق سطحه (٢) شغفه بالطيارة وغفلته وغروره (٣) زلته وسقوطه (٤) جراحاته وآلامه (٥) تفزعي عليه وجزع الناس ؟ مبادرة أهله إليه (٦) جزع أهله (٧) تجمع الناس ونقدهم وتعليقهم (٨) طلب الإسعاف وحضورهم (٩) تضميد الجروح ونقله إلى المستشفى

الاختتام :- شفاؤه بعد شهر وخسارته لانقطاعه عن الدرس والعمل في هذه المدة واحتياطه بعد ذلك في تركه اللعب.

— — — — : ٥ ٠ : ٠ : — — — —

التمرين (٤)

اكتب على عنوان "الاصطدام" واليك عناصر المقالة

الموضوع:- حادثة اصطدام صديقي بسيارة مارة على شارع مكتظ بالمارّة لعدم مبالاته بالمارين اذا مشى فى الشارع وعدم حوطه فى العمل واسراعه.

الافتتاح:- احتياجنا أنا وصديقي إلى شراء بعض الحوائج وخروجنا إلى السوق ووصولنا إلى الشارع الكبير ووقوعنا فى ازدحام المارة ووسطهم.

العناصر:- (١) كان الشارع جد مكتظ حافل (٢) اسراع صديقي لأن يعبر ومجيئ المراكب عن جوانبه وهو غافل لايشعر (٣) اضطرابه واضطراب المراكب واصطدامها به (٤) جراحه وتوقّف المارة والمراكب وتجمّع الناس. (٥) حالته السيئة ومدى جراحاته، تألّمنا له وتاسف الناس وتعليقهم (٦) مجيئ الشرط ومجيئ الاسعاف ونقله إلى المستشفى.

الاختتام:- مكث صديقي فى المستشفى اسبوعين وبعد ذلك استطاع الخروج وبدأ صغار الاعمال واصبح يخاف من العجلة وعدم المبالاة عند المشي.

الدّرس الحادى عشر

على احتفال او نزهة او برنامج فكه

يوم مطير — المثال (٥)

يوم الجمعة الماضى نهضت من فراشى مبكّرا لأمتع نفسى من اعتدال الجوّ ودعة النسيم فكانت السماء صافية والجوّ ملائما معتدلا لم يعكر صفوه السحاب وطلعت الشمس وارتفعت رويدا رويدا تلمع كأنها قرص من ذهب أو جذوة من لهب فسررت بذلك المنظر اعظم السرور ونزلت إلى حديقتى الغنّاء على واجهة بيتى اشم رد نجح الورود والرياحين

إذا المطلع يغبرّ ويبدأ بعض الغمام يغشى السماء فما كان الاهنيهة من الزمن حتى هبت الرياح وثارت العواصف وتغير كل شئ من هدوء إلى اضطراب وكادت البيوت أن تتقوض والأشجار أن تنقلع وشرعت الرياح تزجى سحابا ثم تؤلف بينه فتجعله ركاما فعبس الجوّ واظلمت الدنيا واسودّ ما بين الفضاء وناظرىّ وانقلب اليوم الضحوك البسّام إلى يوم

عبوس متقدم [illegible] تمطر وما لبثت هذه الحال إلا قليلا حتى نزل المطر [illegible] ثم اشتد شيئا فشيئا حتى صار وابلا كأنما الموازيب [illegible] حتى بلغ السيل [illegible] ساحات [illegible] رأيت فيها لقيعات قد انغمرت في المياه والترع قد امتلأت والسواقي [illegible] ورأيت الشوارع [illegible] قد تنظفت تنظيفا أما [illegible] مرصوفة فكانت [illegible] ماء وحل وحفر

وأما الناس [illegible] يجرون إلى [illegible] وهناك [illegible] الظلال [illegible] وانقطع كثير من الناس [illegible] المنازل ولا يخرجون إلى المواضع العامة حتى [illegible] وكثير من غيرهم [illegible] وما زالوا مختلفين في كل مكان يقضون حوائجهم [illegible] بنزول الأمطار [illegible] يبلل.

[illegible] الأمطار [illegible] وبدأت السحب تتقشع وتتناثر [illegible] خلال الفرجات نقية [illegible] رأينا السحب [illegible] السوداء تنهزم أمام الشمس المشرقة [illegible] الشمس وحلت [illegible] على [illegible] الله على نعمه الوافرة إذ يرسل مطرا فيحيي [illegible] الشمس [illegible] ونمو نباتها

[illegible] لتنظيم [illegible] الجمعة

فى الطرق و الأماكن العامة يجزاهم الله احسن الجزاء وقد قال الرسول عليه السلام: الاسلام بضع وسبعون شعبة وادناها اماطة الاذى عن الطريق أو كما قال.

تقسيم المقالة إلى أجزاءها

الموضوع :- عن نزول المطر يوما من الأيام وكيف نزل

العنوان :- يوم مطير

الافتتاح :- من بدأ الكلام إلى "اذا المطلع يغير الخ" حال الجو قبل المطر ونهوضى مبكرا.

العناصر :- (١) هبوب الرياح وجمعها للسحب (٢) تغير الجو بغتة (٣) هطول الامطار (٤) حال الأرض (٥) حال الناس (٦) انقطاع المطر (٧) حال السماء (٨) حمد الله

الاختتام : وبذل رجال التنظيم جهودهم فى صرف المياه الخ

التمرين (٥)

اكتب مقالة على الاجزاء الآتية

الموضوع :- وصف لنزهة بين الحقول والبساتين

العنوان :- نزهتى.

الافتتاح :- قضاءنا أن نقوم بنزهة نتأهب لها و قصدنا الخروج يوم الجمعة يوم العطلة.

العناصر :- (١) تفكيرنا في اختيار المحل الممتع لنزهتنا.
(٢) اعداد الاطعمة والحوائج (٣) سفرنا بالدراجات ومرورنا من بين الحقول والمزارع (٤) اختيارنا الأرض المرتفعة في وسط الخضراء (٥) نصب القدور و إشعال النيران تحتها (٦) صيد بعض الطيور و اعطاؤها للطابخ (٧) اقامتنا لحفلة شعرية (٨) وصف لها (٩) تغدينا في الهاجرة و قيلولتنا (١٠) ارادتنا للعودة قبل صلوة العصر وعودتنا

الاختتام :- وحقاً وجدنا ولمسنا حياة في الجسم و العقل لما تزودنا من الهواء الطلق في الاجواء الفسيحة و إنما النزهة لتنشط الرجل وتجعل قواه النائمة حية متحفزة والمؤمن القوى خير من المؤمن الضعيف

الدرس الثانی عشر

قصص للتذکیر

فی غمار المیاه — المثال (٥)

کان امیر هندی (راجه) یتفرج علی ضفة نهر بمفرده وکان الوقت صباحًا فانزلقت رجله وهوی فی ماء کثیر جار ولم یعرف السباحة اذ لم یتربّ ولم یترعرع إلا فی النعیم و المتاع لا المشقة والجهد فأشرف علی الغرق وکاد ان یغص بالماء وتفیض نفسه لولا ان رجلا من منبوذی تلك الدیار من رعیته رأه تحمله حسن طویّته علی أن یحاول لانقاذه فالقی بنفسه فی البحر وکان یجید السباحة فرافاه فی حالة بین الحیاة والموت وساقه إلی الضفة وقلّبه من راسه إلی قدمیه وهو قد فقد شعوره للخطرة الداهمة من الموت وللتاثیر القوی من ابتلاع الماء فلما افاق ورجع الیه شعوره شیئا فشیئا وعاد الیه عقله الذاهب سأل عمن انقذه فاخبروه بالرجل فامر باحضاره فلما حضر قال له أأنت الذی حملتنی إلی الشاطئ قال نعم مولای وکیف لا افعل؟ قال أأنت

مسست جسدى بيدك النجسة الدنيئة فقال مولاى إنّى وان لم اكن من ذوى حسب و من سليل الفخار والكرامة لكنى ما كان لى ان افعل ؟ إذ كنت أرى مولاى لا منقذ له ' ولو تحاشيت دقائق لفقدت ملكنا العظيم ولفقدت مليك الكريم ؟
باكايا نك لوثت جسدى ثم تجترئ علىّ ايها الساقط النجس بهذا الكلام وسأكافئك على شناعتك وعلى مطاولتك بالاعدام قصاصًا لتلويث جسدى الطاهر ثم امر الجلاد فضرب عنق الرجل المنقذ وشاع الخبر فى طول البلاد وعرضه وكان نكالًا للناس وبعد ذلك بمدة قليلة خرج الأمير فى نزهة بحرية على زورق واحتاج مرة الى ان ينتقل الى زورق بجانب آخر وتباعد ما بين الزورقين فدفع الامير برجله فوقع فى الماء واخذ يصيح و يستغيث ولم تصل يده إلى زورق لكن رجاله لم يغيثوه لانهم لم يجترؤا ان يلمسوا جسده لئلا يقص منهم فمات غرقا جزاءً وفاقًا لكبره

تقسيم الحكاية التى ذكرت

الموضوع :- قصص حادثتين لأمير متكبر هندى بلغ من كبره أن اعدم الرجل الذى أنقذه من الغرق ثم كانت النتيجة أن هلك غرقا مرّة ثانية ولم يجترئ أحد على

انقاذه اذ كان كل واحد يخاف من سوء المصير والعاقبة
السيئة اذا أحسن إلى الأمير المتجبر الكفور -

الافتتاح :- ×

العنوان :- فى غمار المياه -

العناصر :- نفس الموضوع بالتفصيل والبسط

الاختتام :- .

التمرين (٦)

اكتب حكاية

الموضوع :- قصص حادثة لراعى الغنم الذى اراد بالناس
السخرية فكذب على نفسه وناداهم باسم الذئب ولمّا
حضروه لم يجدوا الذئب ثم لما جاء الذئب حقًا مرة ناداهم
جادًّا دون هزل ولا سخرية لكنهم حسبوه مزاحًا كذلك فبطش
الذئب به وبخرافه

الافتتاح ــــــ العنوان :- عاقبة الكذب

العناصر :- نفس الموضوع بالتفصيل والبسط

الاختتام :- لا شك ان الكذب من الاداء الانسانية وقد عده
الرسول عليه السلام من كبائر الذنوب

الدرس الثالث عشر

على احدى الاكتشافات

الكهرباء — المثال (٧)

الكهرباء أس الحضارة ووسيلة من وسائل التقدم والرقى تجعل الدنيا بضياءها فى الليل كانها نهار يستخدمها الانسان فى كثير من حاجاته وهى تنفعه نفعا عظيما، بها تضاء المنازل والمقاهى المدارس والشوارع، انها تمحوا الظلام محوا وتبدله نورا ثاقبا، بها بهجة الحفلات ورونق الأفراح انها أقوى من جميع الانوار التى نستنتجها من الزيوت المختلفة الحاصلة من النبات او من الأرض

وهى تسير الترام الذى يشغل فى المدن حاجة كبيرة من تنقلات الناس من جوانب المدينة الواحدة الى الاخرى مع ماله من اجرة رخيصة فالناس يختلفون الى هنا وهناك باسرع طريق

كانت الآلات والماكينات تحرك وتدار بمشقة عظيمة قبل اكتشاف الكهرباء فلما اكتشفت سهل ادارتها وتحريكها وتحملت الكهرباء وحدها ماكان يتحمله الوف من الناس من تسيير الآلات والماكينات فبذلك تستعمل كل عمل صناعى فى المعامل والمصانع تعمل

بسرعة فائقة وتوفر لأهلها مالا كثيرا ومنافع جمة وتقدم للأمة المصنوعات الكثيرة فلا يقل للناس ما يحتاجون اليها من مصنوعات واشياء ومنتجات -

وللكهرباء ما نرى من مخترعات عجيبة من الهاتف والمذياع واللاسلكي وغير منكر فضل الهاتف في المدينة اذ هو قوامها وصلتها، به يتحادث الناس فيما بينهم مع المسافات الحائلة بينهم وتعقد العقود وبه يتصل بمراكز الشرطة والاسعاف والمطافئ اذا اضطرت الحاجة، واللاسلكي كذلك ضرورة عظيمة يسعفنا حينما لا يجدينا الهاتف والتلغراف لأن الجبال والصحارى والبحور تمنع من مواصلة الاسلاك ونستمع به إلى الخطبات والنشرات من جميع العالم ونعرف الأنباء من دون تاخر ولا إبطاء

وان الكهرباء دخلت في مرافق الناس إلى حد انهم يستخدمونها في حاجاتهم الكثيرة التي كانت تقضى بطاقات اخرى من طهي و كي وغلى حتى إن الأطباء جعلوها كالأدوية والعلاج فاصبحت بذلك من اعظم حاجات العصر وانها لفضل من الله عظيم

تقسيم المقالة السابقة

الموضوع :- عن الكهرباء وفوائدها -

العنوان :- الكهرباء

الافتتاح :- الكهرباء أس الحضارة وسبب من اسباب التقدم والرقى

العناصر :- (١) إنارتها (٢) منفعتها (٣) التجميل بها (٤) تسييرها للترام (٥) مكانة الترام فى المدينه وضرورة (٦) تحريكها للآلات والماكينات (٧) عمل الآلات فى اسرع وقت (٨) المخترعات الجديدة للكهرباء (٩) فوائد تلك المخترعات .

الاختتام :- ان الكهرباء دخلت فى مرافق الناس حتى استخدمو فى كثير من الاشياء من كى وطهى إلى العلاج

التمرين (٧)

اكتب على العناصر الآتيه

الموضوع :- عن البترول وفائدته واهميته

العنوان :- الذهب الاسود

العناصر :- (١) كيف تحصل (٢) حصولها فى اى موضع اكثر الآن (٣) مفيد جدا (٤) يسير السيارات الخ (٥) والطيارات الخ (٦) فائدتها فى زمن السلام (٧) اهميتهما من زمن الحرب (٨) اهميته فى الحرب (٩) لذلك حرص الامم عليه (١٠) الاجزاء التى نستخلص منه من مقاد وغيرذلك

الافتتاح :- البترول روح الحضارة الحاضرة عليها مدار الحكومات فى حربها وسلامها

الاختتام :- فالبترول له اهمية شديدة

الدرس الرابع عشر

على أثر تاريخي او محل جغرافي معروف

التاج محل — المثال (٨)

لقد كان شاهجهان من ملوك الهند المغول شديد الحب والغرام لزوجته وهي التي توفيت ولم تقض من العمر الا جزءا قصيرا فبلغ منه الحزن مبلغ وكاد لا يتمالك ولا يتصبر فرأى ان يبني مقبرة على قبرها تتضائل دونها القصور الفخمة الفاخرة فتكون آية ابد الدهر رمزا للحب ومبعثا للسلوان وبهجة للقلب المتألم فجمع اليه الصناع وبناء ماهرين اشتغلوا اثنتين وعشرين سنة وانفق في تشييدها ما يربو على ثلاثة كرور ربيه (اي ثلاثين مليون من الربيات)

فهي مقبرة شامخة جميلة الشكل كحلقة رشيقة بنيها من الحجر الأحمر من الرخام الابيض والأسود و في وسطه طاق من صعد واحد يزيد لاجمالا وروعة وفي داخل سورها الجميل ايضا بستان نفيس الاشجار الأزهار والرياحين بهي الوانها تبلغ مساحته الشاسعة الى حتان

السماء و اغصانها مختلطة متعانقة وهى منظومة فى صفين على جانبى الطريق و امامها فوارات تنضح ماحولها برذاذها و امام ذلك الحائط الداخلى وهو منقوش بازهار شكلت فيه طعمت بالمرمر الناصع وفيها شاك وعقود وفوق هذا الحائط مفروش بالرخام يصعد اليه سلم من المرمر وفى طرفيه مسجدان شاهقان من الحجر الأحمر المرصع بالرخام الابيض والأسود لكل منهما ثلاث قباب من المرمر تتوهج فى ضوء الشمس غير أن أحد المسجدين غير المستعمل لانه منحرف عن القبلة إنما بنى للمشاكلة

وفى وسط هذا السطح رصيف ثان أعلى منه قد اقيمت اربع مئذنات على اركانه الأربعة وفى وسطه قبة باسقة واسعة تحيط بها اربع قباب صغيرة وبابه طاق عال منقوش وارض القبة من الفسيساء المنقوشة باشكال غريبة وعلى جدرانها آيات من القرآن الكريم مكتوبة بالذهب الابريز و فى وسط الارض القبة مقصورة فيها التابوت

بهذا الشكل الرائع لا يزال هذا البناء يعجب الزوار و المشاهدين ويقدم آية فى الفن مع ان انفاق المال الكثير فى هذه الأعمال التذكاريه لا يبيحه الاسلام وانما الفقراء و المساكين هم يستحقون أن ينفق عليهم ـ

تقسيم المقالة السابقة الى العناصر

الموضوع :- التاج محل - بنائه - جلاله وغير ذلك

العنوان :- التاج محل -

العناصر :- (١) صورته من الخارج كليا (٢) بابه (٣) حيطانه (٤) قبابه (٥) ما حواليها (٦) ما فيها

الافتتاح :- حب الملك للملكة المتوفاة ثم ارادته لبناء مقبرة المذكرى

الاختتام :- بهذا الشكل الرائع يعجب الزوار حكمه لدى الاسلام

التمرين (٨)

اكتب مقالة

الموضوع :- منارة قطب' بنائه

العنوان :- منارة قطب

العناصر :- (١) مشاهدتها من بعيد ورفعتها (٢) تقدير عرضها وطولها (٣) صورتها من الخارج (٤) هيئتها من الداخل ومحتواه (٥) مادتها (٦) من بناها (٧) لماذا (٨) ثباتها (٩) جمالها

الافتتاح :- إن فى دهلى منارة لا يدع مشاهدتها وزيارتها من يزور دهلى

الاختتام :- وانها لأثر عظيم من آثار الملوك المسلمين

الدّرسُ الخامِس عشر

على خلق انسانى نبيل

الصدق ينجي والكذب يهلك ـ المثال (٩)

الرجل الصدوق يحترم ويكرم لدى الناس وينال رتبة موقرة ومكانة سامية فى كل قلب لأن الصدق من العادات الانسانية النبيلة وقد حرّض النبى صلى الله عليه وسلم على صدق الحديث وذم الكذب كثيراً جداً حتى جعله فى عداد المآثم الكبرى لا الصغرى

كلٌ يعرف معرفة جيّدة أن الرجل الذى لا يعبأ بصدق الحديث بل يتهاون فيه يسقط فى نظر أصحابه وغيرهم لأن كلاً يخاف منه ولا يصدّق وعوده ووعيده وكلامه لا يدرى كم زاد فيه وكم نقص كم وضع فيه وكم صادقة كلاً لا غير منقوص فلا يثقون بكلامه ولا روايته وكثيراً ما يخسر الكذاب فى الدنيا كذلك خسائر فادحة كما حدث للراعى بغنم الذى جمع الناس حوله عبثاً لما نادى الذئب الذئب فكان نتيجة ذلك أن لم يحفل الناس لندائه مرة أخرى فأصبح لقمة للذئب ـ

وبجنب ذلك فى الصدق فوائد جمة ولو بعض الاحيان يأتى بالضرر اليسير لكن ذلك الضرر لا يمتد ولا يعظم انما يعقب نفعا عظيما وفائدة كبرى إما فى الدنيا والآخرة كلتيهما او فى الآخرة دون شك واليك قصة سيدنا عبد القادر الجيلانى خرج طالبا للعلم وزودته والدته بمائتى دينار في بطتها حول وسطه فى منطقته فلما كانت القافلة فى الساحة البعيدة من كل عمران أغار قطاع الطريق ونهبوا كل ما وجدوه فلما وصلوا إلى الشيخ الطالب سألوه هل عندك من شئ ؟ قال نعم مائتا دينار قالوا أين هي؟ قال حول وسطى فتعجبوا من صدقه وقالوا له ما بالك لا تحافظ على دنانيرك ان كنت لما ابقيت عليها ماالذى حملك على الصدق، تعجّب قطاع الطريق لأنهم لم يجدوا احداً مهما كان تقيا يضحى بماله ليبقى على صفة انسانية رفيعة فقال إنما نصحتنى أمّى واوصتنى بالصدق فى كل حال.

فكان صدقه هو الذى جعل القطاع انهم لم يمسّوا ماله بل ردّوا جميع ما اخذوه من تلك القافلة تكريما للفتى الصدوق.

وبعد كل ذلك وقبل كل شئ فان الصدق صفة كريمة وعادة فاضلة تجعل صاحبها مكرما عند الله كما تجعله مكرما لدى الناس وانما المسلم يرى امر الله ويمتثله ولو كلفه الشدائد والخسائر فى الدنيا.

تقسيم المقالة السّابقة

الموضوع :- بيان فضيلة الصدق

العنوان :- الصدق ينجي والكذب يهلك

العناصر :- (١) مكانة الصدوق في الناس (٢) تحريض النبي صلى الله عليه وسلم على الصدق (٣) سقوط الكاذب في نظر الناس (٤) خوف الناس من وعوده وعهوده (٥) خسائر الكذب -

(٦) وقصة راعي الغنم (٧) فوائد الصدق (٨) وقعة الشيخ الجيلاني - الافتتاح :- ×

الاختتام :- ان الصدق عادة فاضلة وسبب تكريم من الله

التمرين (٩)

اكتب مقالة

الموضوع :- بيان فضيلة الأمانة - العنوان :- الأمانة

العناصر :- (١) مكانة الامين في الناس (٢) قول رسول الله صلى الله عليه وسلم في الامانة (٣) الخائن ودرجته في الناس (٤) توقي الناس له (٥) خزي الخائن (٦) قصة تاجر بغداد -

(٧) شرف الامين (٨) حكاية او سند

الافتتاح :- الأمانة من افضل الصفات الانسانية

الاختتام :- لقد غابت الأمانة في عصرنا وانّا لاحوج إليها

الدّرسُ السّادس عشر

اصول کتابۃ الرسائل والتمرین علیہا

خط لکھنے کے متعلق دوسرے حصّہ میں بہت کچھ بتایا جا چکا ہے اس لئے یہاں زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں، صرف اس قدر بتا دینا ضروری ہے کہ اس کتاب میں آپ خط کے حسب ذیل اجزا پائیں گے۔

ابتداء - مقدمہ - افتتاح - موضوع - اختتام -

(الابتداء) میں آپ جہاں سے خط لکھ رہے ہیں وہ جگہ اور جس تاریخ میں لکھ رہے ہیں وہ تاریخ اور جی چاہے تو اپنا نام لکھیں گے، اس کے بعد (المقدمہ) ہے جس میں آپ مرسل الیہ کو اس کے القاب و آداب اور تحیۃ وسلام کے الفاظ سے خطاب کریں گے پھر (الافتتاح) ہے جس میں خط شروع کرنے کے مناسب تمہیدی الفاظ و جملے استعمال کریں گے اور پھر اپنی غرض اور مقصد خط (الموضوع) کے نام سے لکھیں گے اور آخر میں وہ مناسب الفاظ استعمال کئے جائیں گے جو خط کا خاتمہ اور پورے مضمون کا نتیجہ بن سکیں اور اسی میں اخلاقی کلمات اور سلام ہوگا۔

خط کی یہ ترتیب آپ کی تسہیل و تفہیم کے لئے بنائی گئی ہے، ہوسکتا ہے کہ کسی کتاب میں اس سے مختلف ہو مگر وہ اور یہ ایک ہی مقصد کے طریقے

ہوں گے، ذیل میں مثال کے لئے ایک خط مع عناصر کے دیا جارہا ہے اسکے بعد مشق کیجئے۔ خط کا عنوان "رسالة ولد إلى والده" ہے

المثال (١٠)

دار العلوم لندوة العلماء باد شاه باغ لكنؤ (الهند)

٣/١١/٥٤

حضرة صاحب السيادة والسماحة والدى الجليل المفخم اطال الله بقاءكم

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

أرجو الله أن تكونوا على أحسن مايرام من صحة وسعادة وهناء وانا والحمد لله مع جميع الراحة وتمام الصحة وبعد فانه لم يصدر الينا من حضرتكم كتاب من أيام خفتُ فيها من أن يكون أمرٌ منى ظهر لا يرضيكم فجعل سيادتكم عاتبا على فإنى لا أدرى سبب انقطاع الكتب لهذه المدة، لا أدرى أحال حائل من البريد أم هو عدم مساعدة وقتكم الثمين بأن تبعثوا بكتاب إلىَّ يحل من قلبى محل الغيث۔

إن طلائع الشتاء ياسيدى قد بدت ههنا واخذت البرودة فى الليل وفى الجو تسرى وبدأت اشعر بشئ من القر والصر فى الليل واحسب أن عدة أيام اخر تكفى لأن نحتاج إلى ملاحف القطن واردية الصوف وإلى المعاطف والصدريات وحاجتى فى

ذلك كذلك حملتنى على الكتابة إلى سيادتكم لتبعثوا بها فى اقرب فرصة

وانى لا ازال اتمثل نصائحكم الغالية التى لا تزال تزوّدنى بمعان قيمة فإنى احافظ على دروسى واداوم على الحضور فى الدرس بالمواعيد المحدّدة واعرف قيمة الغرض والأوقات

وأخيراً ارجو فضيلتكم أن لا تقطعونا من كتبكم الرقيقة الفياضة وأن لا تتناسونا فى ادعيتكم المستجابة وسلموا على أمى المحبوبة المؤقرة وادعو الله أن يديم صحتكم ويبارك فى عمركم وتقبلوا اخيرا لائق التحية والسلام

ولدك البار

خط حسب ذيل اجزاء پر منقسم ہے :-

(الإبتداء) دار العلوم لندوة العلماء - تحريرا ٣/١١/٥٤ -

(المقدمة) حضرة صاحب السيادة والسماحة والدى الجليل المفخم اطال الله بقاءكم - السلام عليكم ورحمة الله - (الافتتاح)

أرجو الله أن تكونوا على أحسن مايرام من صحة وسعادة وهناء وأنا والحمد لله مع جميع الراحة وتمام الصحة وبعدُ - (الموضوع)

انقطاع الكتب من الوالد (٢) ضرورة الملابس الصوفية (٣) اخبار عن الاقبال على التعلم (الاختتام) طلب مداومة ارسال الكتب والدعاء وتقديم التحية والسلام - ولدك البار

التمرين (١٠)

اكتب رسالة من والدك إليك وهذه عناصرها

الابتداء :- .. ..

المقدمة :- ولدي العزيز سلمكم الله وعليكم السلام ورحمة الله .

الافتتاح :- نحن بحمد الله مع العافية والسلامة ونسأل الله مولانا العظيم أن يحفظك ويوفقك لما فيه الخير ورضاه وبعد -

الموضوع :- قد وصل كتابك - كنت مشغولا ولذلك لم ارسل كتابا - أبعث بملابسك - سرني إقبالك على التعلم

الاختتام :- واصل كتابة الرسائل - امك تقدم تحياتها - والسلام والدك .....

الدّرسُ السَّابع عشر

أُصُول الترجمة

ترجمہ کا کام انشاء کے کام سے مختلف ہے، انشاء میں ذہانت اور مشق بہت حد تک کافی ہوتی ہے لیکن ترجمہ میں ذہانت اور مشق کافی نہیں بلکہ یہاں احتیاط اور کاوش کے ساتھ اچھا وسیع مطالعہ بھی ضروری ہے، جملوں اور عبارتوں کی ترکیب، ترتیب، نشست اور انداز کا سمجھنا اور پھر دوسری زبان میں اس جیسی نشست اور انداز کلام کا لحاظ نہایت ضروری ہے

دو زبانوں میں لفظوں کی ترتیب بھی عموماً مختلف ہوتی ہے کسی زبان میں فعل مقدم آتا ہے کسی میں مؤخر، جیسے کہ عربی زبان میں فعل مقدم اور فاعل مفعول مؤخر آتے ہیں اور اردو میں اس کے برعکس ہے، اسی لئے جب آپ عربی کے کسی ایسے جملے کا ترجمہ اردو میں کریں گے جس میں فعل پہلے اور فاعل ومفعول بعد میں آیا ہے تو آپ اس جملے کے اردو الفاظ کی ترتیب میں فاعل مفعول مقدم اور فعل مؤخر لائیں گے اور عربی زبان کے مرکب اضافی کے ترجمے میں آپ اسی طرح ترتیب پلٹ کر استعمال کریں گے ترجمہ کا یہی فطری طریقہ ہوگا۔

آپ کو اس بات کا بھی خیال رکھنا پڑیگا کہ کون سا جملہ اپنے لغوی معنوں کے ساتھ کیا محاورے کے معنی رکھتا ہے، اگر آپ ایک زبان کے کسی محاورے کا لغوی

ترجمہ کریں گے تو اس کے معنی اور اسکی روح مفقود ہو جائیگی اور وہ جملہ سمجھا نہ جائیگا
اسی طرح ہر جملے کا اپنی اپنی زبان میں ایک معروف ومفہوم معنی ومطلب ہوتا ہے جو لغوی
ترجمہ کرنے سے دوسری زبان میں منتقل نہیں ہو سکتا، اسی لئے جب تک آپ اس
جملے کا ترجمہ دوسری زبان کے ایسے الفاظ یا ایسے جملے میں نہ کریں گے جو اسی
معنی ومطلب کا کما حقہ یا قریب قریب ترجمہ وتعبیر ہو تو آپ کا ترجمہ صحیح نہ ہوگا۔

جملے میں الفاظ کی ترتیب بے معنی اور بے مقصد نہیں ہوا کرتی بلکہ وہ ترتیب
وبندش جملے کو ایک خاص رنگ عطا کرتی اور معنی کا رخ اور اسکی کیفیت متعین
کرتی ہے، اسی لئے ہر زبان کی طبعی ترتیبِ الفاظ سے مختلف ہو کر جو جملہ بھی
پایا جائے گا اس میں معنی کا ایک نیا اور مختلف انداز پایا جائے گا تو جب ایسے
جملے کا ترجمہ کیجئے تو ترتیب اور انداز کا خیال رکھئے۔

کما حقہ ترجمہ بہت مشکل کام ہے لیکن اسکی کوشش کرنا ازبس ضروری ہے
مگر اس طور پر کہ فصاحت اور سلاست میں خلل نہ آئے یہی ترجمے کا کمال ہے۔

اگر آپ میں ترجمہ کرنے کے سلسلہ میں احتیاط ودیانت پائی جاتی ہے تو
آپ ایسا بھی کر سکتے ہیں کہ عبارت کے مطلب اور اسکی روح کو اچھی طرح سمجھ کر
اپنے الفاظ واسلوب میں انکے معانی کو منتقل کردیں۔ بہرحال احتیاط شرط ہے۔
اچھے ترجمے کی ایک مثال کتاب کلیلہ دمنہ ہے۔

عربی و اُردو کے دو ٹکڑے لکھے جاتے ہیں، ان میں سے ایک دوسرے کا ترجمہ ہے:۔

المثال (۱۱)

اس وسیع و عمیق ایمان، اس محکم پیغمبرانہ تعلیم، اس دقیق و حکیمانہ تربیت، اپنی عجیب و غریب طاقت و شخصیت اور اس محیر العقول آسمانی کتاب کے ساتھ کہ جس کے عجائب و غرائب ختم ہونے کو نہیں آتے اور جس کی تازگی میں کبھی فرق نہیں پیدا ہوتا، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جان بلب انسانیت میں ایک نئی زندگی پیدا کر دی، انسانیت کے وہ ذخائر جو خام اشیاء کی شکل میں پڑے پڑے ضائع ہو رہے تھے جن کی افادیت اور مصرف کی کسی کو خبر نہ تھی اور جن کو جہالت، کفر اور کم ہمتی نے برباد کر رکھا تھا، آپ نے ان کی زندگی کا رُخ بدل دیا۔ اس میں خدا کی مدد سے ایمان و عقیدہ پیدا فرما دیا زندگی کی نئی روح پھونک دی، دبی ہوئی صلاحیتیں اُبھار دیں اور اندر دفنی استعدادیں اُجاگر کر دیں، پھر ہر ایک کو اسکی صحیح جگہ عطا فرمائی، گویا کہ اسی کے لئے اس کا وجود تھا اور گویا کہ جگہ خالی تھی اور اس کی منتظر تھی، وہ بے جان پتھر تھا اب وہ ایک جیتا جاگتا انسان بن گیا، وہ بے حس و حرکت مردہ تھا اب وہ زندہ ہو کر دنیا پر حکومت کرنے لگا، پہلے نابینا تھا جس کو خود رستہ کا پتہ نہ تھا، اب ساری دنیا کا رہبر و رہنما بن گیا۔

وہ مال اور خزانے جو سلاطین اور رئیسوں کا لقمۂ تر اور امراء کی ذاتی جائداد سمجھے جاتے تھے، اب اللہ کی امانت سمجھے جانے لگے تھے، اس کی رضا میں خرچ اور صحیح محل پر صرف کئے جاتے، اور مسلمان اس دولت کے امین اور متولی تھے، خلیفہ کی مثال یتیم کے سرپرست کی سی تھی، اگر صاحب استطاعت ہوتا تو احتیاط کرتا، اور اگر حاجت مند ہوتا تو بقدر ضرورت لیتا۔

بهذا الايمان الواسع العميق والتعليم النبوي المتقن وبهذا التربية الحكيمة الدقيقة وبشخصيته القوية الفذة وبفضل هذا الكتاب السماوي الذي لا تنقضي عجائبه ولا تخلق جدته بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم في الانسانية المحتضرة حياة جديدة، عمد الى الذخائر البشرية وهي اكداس من المواد الخام لا يعرف أحد غناءها ولا يعرف محلها وقد اضاعتها الجاهلية والكفر والإخلاد الى الأرض فأوجد فيها بإذن الله الايمان والعقيدة وبعث فيها الروح الجديدة واثار من دفائنها واشعل مواهبها، ثم وضع كل واحد في محله فكأنما خلق له وكأنما كان المكان شاغرا لم يزل ينتظره ويتطلع اليه، وكأنما كان جمادًا فتحول جسما ناميا متصرفا، وكأنما كان ميتا لا يتحرك فعاد حيًا يملي على العالم ارادته (اي يحكم العالم) وكأنما كان اعمى لا يبصر الطريق، فاصبح قائدًا بصيرًا يقود الامم

وأصبحت الأموال والخزائن التى كانت طعمة (مريئة) للملوك والأمراء ودولة بين الأغنياء، مال الله الذى لاينفق الا فى وجهه ولايخرج الا فى حقه، واصبح المسلمون مستخلفين فيه والخليفة كولى اليتيم إن استغنى استعفّ وإن افتقر أكل بالمعروف- (الشيخ ابو الحسن الندوى)

التمرين (١١)

ترجم إلى اللغة الاردية

وماكانت رذيئة الانسانية فى هذا الانتقال بهيّنة فتزلزلت مبانى الاخلاق والفضيلة فى كل صقع وقطر وحدثت ثورة على كل نظام قديم وان كان عادلا وحسنًا وعمت الفوضى فى البيوتات والأسر وتغيّر الولد نالوالد وعقّه و تركت المرأة بعلها وثارت عليه وانحلت عقد الارحام ولم يعد الصغير يوقر الكبير ولم يعد الكبير يرحم الصغير وتعوضت القلوب من الألفة والمحبّة الجفاء والبغضاء وكثر التنافس فى الحياة الدنيا وفى الرقى المادى وفى اسباب الجاه والثروة وتولدت من ذلك شرور وآفات كدّرت صفو الحياة وامانت القلب والروح إلى غير ذلك من الظواهر التى تشكو منها كل ديانة وكل حضارة شرقية بثها وحزنها ومما يشترك فيه

المسلمون وغيرهم من الشرقيين۔

ثم إن هذه الأمم الجاهلية قد اصبحت تتحكم في اموال الناس ونفوسهم وارزاقهم۔ وأصبحت تملك السلم والحرب واصبح العالم في حضانتها كولد يتيم أو شاب سفيه لايملك من أمره شيئا فتارة تسوقه إلى ساحة القتال وطورا تملي عليه الصلح وليس له في صلح أوحرب يد مرفوعة أو كلمة مسموعة۔ (إلى الاسلام من جديد)

التمرين (١٢)

ترجم الى اللغة العربية

اسلامی قانون کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی سب نعمتیں عام ہیں ان سے جو چاہے اپنی ضرورت بھر فائدہ اُٹھائے مثلاً دریاؤں اور چشموں کا پانی سب کے لئے عام ہے، ہاں اگر کوئی محنت و قابلیت صرف کرکے ان سے نہریں نکالے یا بند باندھ کر اس پانی کو مفید بنائے تو اسے حق ہے کہ وہ اپنی محنت و قابلیت کا بدلہ لے، اسی طرح جنگل کی لکڑی، آپ سے آپ اُگنے والی گھانس، جنگل کے رہنے والے جانور، اور زمین پر کھلی ہوئی کانیں سب کے لئے ہیں، جو چاہے ان سے ضرورت بھر فائدہ اُٹھائے، ان پر کوئی پابندی قائم نہیں کی جا سکتی، لیکن اگر کوئی ان نعمتوں کو سمیٹ کر اپنی ضرورت سے زیادہ سرمایہ جمع کرنے کی فکر کرے تو اس کو ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی، ہاں اگر کوئی شخص خود جنگل لگائے، گھانس کو پانی

دے کر اگائے یا کسی طرح بھی ان چیزوں کو اپنی محنت اور قابلیت صرف کرکے پیدا کرے تو اس کو بہر حال اس جنگل یا گھاس یا کان وغیرہ پر مالکوں جیسے حقوق حاصل ہوں گے۔

ایسی حالت میں کوئی شخص بیکار نہیں رہ سکتا جس کو کمائی کا کوئی ذریعہ ہاتھ نہ آئے وہ جائے اور قدرت کے ان خزانوں سے اپنا رزق حاصل کرے۔

(رسالہ الحسنات)

عدة امثلة

فوائد المدارس — المثال (۱۲)

المدرسة دار التربية والتاديب والتمدين والتهذيب تصلح شان المرء بما يتلقاه فيها من المعارف وما يحصّله فيها من العلوم المفيدة التي تجعل عنده استعداد أن يكون في المستقبل رجلا قادرًا على القيام بما يوصله إلى مطلوبه من الواجبات أحسن قيام وتبث في نفسه روح المحبة والدعة والوفاق وتبصره الطرق القويمة الراشدة من الطرق الجائرة وتجعله على يقظة ووعي وتزيد عنده قوة الادراك وتربي له العقل، وتجعل عنده من الخصائل أحسنها ومن اللطائف أجودها وترشده إلى الطريقة التي يجب اتباعها والوسائط التي

ينبغي اتخاذها للحصول على الشرف والكمال ومستقبل الآمال

وبالجملة فالمدرسة مطلع شمس العلوم والمعارف ومشرق انوار الفوز والسعادة ومصدر نور الهدى والعرفان ترضع الناشئ فوائد الأدب من صغره وتغذّيه مايحتاج اليه من معانٍ اسلامية وتقوّم مااعوجّ من اخلاقه وعاداته حتى ينشأ كاملا مهذبا عالما بحقوقه عارفا لحقوق غيره بصيرا بمايجب له ومايجب عليه وتعد له مستقبلا يضمن له الرفاهية والسعادة وتصونه من طوارئ العلل والآفات وتحفظه من اسباب الامراض والعاهات لما تعلمه من طرق إتقاءها وتعلمه كيف يطلب المال من موارده الشريفة وطرقه النزيهة وتهديه إلى الطريق الذى يرقى به أوج الكمال

(من كتاب الأسلوب الحكيم بتصرف)

وصف الأمة العربية ـــ المثال (١٣)

الأمة العربيه ليست كالأمم ولاترمى أهدافا تافهة محدودة بل لها هدف سام رفيع هوانهاض البشرية جمعاء وهدايتها إلى الحق والسعادة والرشاد، هى أمة قد ربّاها مرشدها الأكبر رسول الله صلى الله عليه وسلم بسيرته السنية على حب العدل والإيفاء بالعهود وانفاق الأموال فى وجوه الخير والتآخى فى نصرة الحق

والترفع عن سفسافات الأمور واوجب طلب العلم من المهد إلى اللحد على افرادها نساءً ورجالا غير مخصص علما بعينه فنبغ فيها رجال لم تسمح الأيام بنظائرهم ولن تلد الوالدات امثالهم منهم من ساسوا الرعية أفضل سياسة لم يعهدها التاريخ فى غيرهم من الامم الشعوب صرفوا انفسهم فيها عن ملاذّ العيش وصبروا على مصلحة الناس وحاسبوها على القيام بها أشد محاسبة ومنهم من قادوا الجيوش وفتحوا البلاد ودوّخوا أكبر دول الأرض بعهدهم مع تمام العدل فى معاملة المغلوبين وبذل الأمن للمستأمنين وفيهم العلماء والحكماء الذين صدقت عزائمهم فى طلب الحقائق فلم يدعوا بابًا من ابواب العلم إلا دخلوه على ماكانوا يلاقونه فى ذلك من صعوبة التحصيل بندورة الكتب وتباعد معاهد التعليم يشهد لهم بذلك ماخلّفوه من اثارهم التى تزدان بها دور الكتب فى معظم البلدان ومنهم مهرة الصناع الذين أقاموا من معالم الحضارة مايحكم لهم بالتبريز والتفوق على اقرانهم ويوجب لإخوانهم حق المفاخرة بهم.

هذا ماكان فضل الامة العربية فى العمران والحضارة لكن الطريق الذى نحوه والمعانى التى خدموها والمعاملة الحسنة الجميلة التى اختاروها والاخلاق الرفيعة التى تخلقوا بها وعلموها الناس وكل الذى فعلوه مما يطول الذكر به كل ذلك لا يعدّ الا معجزة

من المعجزات وآية من الآيات وحق به لكل مسلم أن يفتخر بهذه "الآية" وواجب عليه أن يسلك سبيلها ويختار طريقها -

(من الاسلوب الحكيم بزيادة ونقصان)

البرتقال ـــ المثال (٤١)

هو فاكهة من الفصيلة الليمونيه ، حلوة الطعم ، عبقة الرائحة والبرتقالة فى حجم جمع اليد أو أكبر منه قليلا ، كروية الشكل صفراء اللون ، غزيرة الماء ظاهرها قشرة خشنة طرية ، ثخينة أو دقيقة وباطنها فصوص متراصة متضامة يتألف من جملتها اللب ، ويختلف عدد هذه الفصوص بين سبعة واثنى عشر فصًا وعلى كل منها غلاف رقيق شفاف يحتوى أكياسًا صغارًا مستطيلة بها ماء اصفر حلو وفى بعض الفصوص بذور إلى خمس ، وبعضها لا بذر فيه -

وموطنه الاصلى شمال الهند وغربها وجنوب الصين ولا يزال ينمو فى هذه الجهات بريا ، ثم نقل إلى فارس ، ولم يذكر فى الكتب المقدسة ولا عرفه العرب إلا بعد فتحهم لفارس ونقل من فارس إلى اوربا فى القرن التاسع الميلادى وإلى أمريكه فى القرن السادس عشر ويزرع الآن فى المناطق المعتدلة واشهر جهاته ممالك بحر الروم وجزائر الهند الشرقية والغربية -

وشجرة البرتقال جميلة معتدلة الساق كثيرة الأغصان مورقة نضرة لامعة يبلغ ارتفاعها إلى اربعين قدما وتثمر بعد سبع سنين وقد تعمّر طويلا كستة قرون

وانواع البرتقال كثيرة واسماؤه مختلفة حسب اختلاف منابته واجود انواع البرتقال عامّة اليافيّ والمالطي ومايخرج في جزائر الهند الغربية

والنارنج نوع من البرتقال لايختلف عنه إلا في الطعم فهو شديد الحموضة والمرارة والليمون من هذه الفصيلة ايضا وهو نوعان حلو وحامض وهو اصغر من البرتقال

والبرتقال فاكهة تنقي الدم وتنعش الجسم وقد يضاف إلى الكعك ويعمل من قشره (الربّ المربّى) ويعمل من النارنج مرّبى ويخلل، ويعصر على بعض الأطعمة كالليمون ليكسبه طعما مقبولا أما زهره فيستعصر منه ماء عطر وتزدان العرائس به ويتخذ من خشبه اثاث نفيس متين وقد تطعّم به مصنوعات من خشب آخر لتزدانه.

ماخوذ من كتاب الاسلوب الحكيم مع شئ من الزيادة والنقصان

العقل وفوائده ــــ المثال (١٥)

غير خافٍ أن أشرف الخواص التي يتميّز الانسان به من الحيوان هو العقل الذي هو سلطان القرائح وراس العلوم و سبب إدراكها و مادة الفهم وينبوع الحكمة وهو الموصل إلى صلاح الدين و الدنيا لا تستقيم الحياة إلا به ولا تدور الأمور إلا عليه وهو نور موضوع في القلب كنور البصر في العين ينقص ويزيد و يذهب ويعود .

وكيف لا يكون العقل أفضل موجود في البرية واشرف موضوع في هذه الخليقة الادمية وقد خصّه الله تعالى بالانسان لشرفه وكماله وعزته وجلاله (إن في ذلك لآيات لأولي النهى)

إنما العقل نور عظيم رزقه الله الانسان يسلك به طرقه بالسلامة والاستقامة و به يسيطر على الحيوانات والاحياء الاخرى وبه يترقى ويتقدم ويخترع المصنوعات ويكشف المجاهيل ويصنع الخطط ويرتب المبادئ ويحكم على الموجودات يشق الجبال ويجفف جوانب البحار فيكوّن منها برّا يبسا يطير في الجوّ ويسافر في اعماق البحور فهو آلة بين يديه يتسلط بها على كثير من الاشياء فهو نور من الله من حرم حرم خيرا كثيرا (ومن اوتي الحكمة فقد اوتي خيرا كثيرا)

وبالجملة فالعقل يعقل صاحبه من شهواته لأنه نور من القلب يفرق بين الحق والباطل ومن آيات نور العقل فى الانسان تدبر العواقب والاخذ بالجزم فى كل الامور وترك الامانى والتودد الى الناس والحياء وحسن الخلق وصدق الفراسة ومخالفة هوى النفس والاعتبار بحوادث الزمان.

هذه الفضائل كلها تحصل لمن يستعمل عقله فى استخلاص النتائج المفيدة ويستعمله فى الاعتبار بحوادث الزمان ويستعمله فى تفهم الحقائق والاسرار من اخبار الاوائل وقصص المتقدمين

فانما الانسان يقدر على ان يهتدى بعقله ويحترز به من الزلل والعثار وقد رزقه الله اياه ليصحح خطاه فى الحياة الدنيا ويتزود منها للآخرة

باقتباسات من كتاب (الاسلوب الحكيم)

الباب الثالث

الدرس الثامن عشر

ہدایات

دوسرے باب میں انشاء کی مختلف الموضوع مثالیں مع تمرینات دی جا چکی ہیں، اس کے بعد تعریب و ترجمہ کا طریقہ اور مثالیں بھی مع مشق لکھی جا چکی ہیں، اب اس باب میں عنوانات و موضوعات کی فہرست دی جا رہی ہے جس میں ہر موضوع کے عناصر و اجزاء دیئے گئے ہیں یہ سارے عنوانات اپنے انواع کے لحاظ سے گزشتہ دی ہوئی مثالوں کے تحت آجاتے ہیں۔

گزشتہ ابواب میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس سے عربی انشاء کے سلیقہ کی تھوڑی بہت وضاحت ہو چکی ہے لیکن چونکہ اب مسلسل مشقیں کرائی جائیں گی اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حسب ذیل امور کا ذکر دوبارہ کر دیا جائے انکی پابندی انشاء کے لئے ازبس ضروری ہے۔

(۱) عربی کے جملہ اسمیہ و جملہ فعلیہ کی لفظی ترتیب و ترکیب کی صحت کا اہتمام ہو

(۲) یہ معلوم ہو کہ ان میں ترتیب کے تغیر سے معنوں میں کیا تغیر واقع ہوگا۔

(۳) حروف(۱) کب استعمال کئے جاتے اور ان کے استعمال سے کیا محاسن پیدا

---

(۱) حروف جارہ وغیرہ

ہوتے ہیں۔

(۴) افعال کے لئے صلات کی کیا ضرورت ہے اور کس فعل کا کیا صلہ ہے۔

(۵) متعلقات کن جگہوں پر استعمال کئے جاتے ہیں اور کس طریقہ سے۔

(۶) ادوات شرط کے استعمال کا کیا طریقہ ہے۔

(۷) جملہ میں لفظی تقدیم و تاخیر اور قصر و تخصیص کس طرح اور کب کی جاتی ہے۔

یہ باتیں سمجھ لینے کے بعد یہ بھی بخوبی ذہن نشین کر لیجئے کہ مضمون نگاری کے لئے مزید حسب ذیل امور کا لحاظ بھی ضروری ہے۔

(۱) مقالے کے اجزاء مرتب اور مسلسل ہوں۔

(۲) معانی میں یکجائی اور ہم آہنگی پائی جائے

(۳) جب نئی بات شروع کی جائے تو تمہید یا اداۃ انتقال کے ساتھ شروع کی جائے۔

(۴) جملوں میں ایجاز اس قدر نہ ہو کہ قاری کے ذہن میں بات کے واضح ہونے سے مانع بنے اور اطناب اس حد تک نہ ہو کہ قاری کے ذہن کے لئے بار بن جائے۔

(۵) معیار مضمون اور معیار زبان وہ ہونا چاہیئے جس کو اس کے پڑھنے والے بسہولت سمجھیں اور اس سے محظوظ ہو سکیں، محسنات لفظی کے استعمال میں اسراف سے پرہیز کیا جائے، عبارت میں سلاست و وضاحت کو بہرصورت پیش نظر رکھا جائے۔

مذکورہ اصول و ہدایات نحو و بلاغت کی کتابوں میں اور اس

کتابیں بھی بتائی جاچکی ہیں۔ ان سب کی انشاء لکھتے وقت پابندی کرنی چاہیئے اور ان کو ذہن میں محفوظ رکھنے یا حافظہ میں ان کا اعادہ کرنے کے لئے گزشتہ صفحات اور قواعد کی کتب کو دیکھتے بھی رہنا چاہیئے۔

اسلوب کی درستی کے لئے مختلف عربی مقالات کا مطالعہ رکھئے انشاء سیکھنے والے کے لئے مطالعہ سے مفر نہیں، اسکی انشاء میں استعداد کو غذا ادھر ہی سے ملتی ہے۔ اسی مقصد کے حصول کے لئے آخر کتاب میں مثالیں دیدی گئی ہیں اور دوسرا باب بھی اس میں ممد ومعاون ہوگا کسی نمونہ ومثال کو پڑھتے وقت نظر رکھئے کہ صاحب تحریر نے بات کس انداز میں اور کس طریقے سے کہی اور مطلب کے ادا کے لئے کیا تعبیر اختیار کی ہے۔

ادب عربی وانشاء کی تقویت کے لئے قرآن وحدیث کی تعبیرات ان کے اسالیب بیان اور طرق ادا سب قابل تقلید و استفادہ ہیں اور ان کا مطالعہ، اسلوب کے سنوارنے کے لئے بہت اہم ہے، اس دعوی کی سچائی کیلئے اس قدر ذکر کردینا کافی ہو کہ قرآن وحدیث کے منکرین ادبا بھی ان سے استفادہ واقتباس سے پرہیز نہیں کرسکتے۔

دی ہوئی تمرینات پر مشق کا طریقہ یہ ہوگا کہ اولاً موضوع کی روح اور حقیقت سمجھ لی جائے پھر عناصر بغور پڑھ لئے جائیں، اس کے بعد افتتاح کی عبارت سے مقالہ شروع اور اختتام کی عبارت پر ختم کیا جائے۔ دی ہوئی عبارتوں کی پابندی ضروری نہیں، دوسری عبارتیں بھی استعمال کی جاسکتی ہیں جب کہ ان سے وہی مفہوم ادا ہوسکتا ہو!

التمرينات

من ١٣ إلى ٦٠

التمرين (١٣)

أكتب على عنوان — السفينة وموضوعها الإبانة عن صفة السفينة والباخرة وحقيقتها ونفعها :

الافتتاح :— إن البشر جميعهم نوع واحد لا يفرق بينهم إلا هذه البحار الواسعة أو الجبال الذاهبة فى السماء وانهم ليحتاجون إلى الاتصالات والاجتماع وإلى تبادل الاشياء والامور.

العناصر :— (١) لكن البحار تمنعهم من ذلك لحيلولتها بين اقطار قوم منهم وبين قوم آخرين (٢) والسفر صعب والبحار عميقة واسعة (٣) وانهم يحتاجون إلى نقل البضائع فكيف ينقلونها (٤) فأنشأ والقوارب والسفن (٥) صورتها وشكلها فى اول الامر (٦) اختراع الباخرة (٧) صورتها (٨) منافعها (٩) اهميتها فى الحرب والسلم

الاختتام :- ترقت الباخرة إلى حد أن العلماء اخترعوا الغواصات ولا ندرى إلى أى حد تنتهى المجهود

انظر المثال .. ..

التمرين (١٤)

اكتب على عنوان - الدراجة (وموضوعها الدراجة وصفها وفوائدها وضرورتها)

الافتتاح :- كم نرى الدراجات فى انحاء البلد غادية رائحة كأنها فى حد كل انسان

العناصر :- (١) انما الانسان يحتاج الى مركب سريع رخيص (٢) اما الفرس فليس يقضى هذه الحاجة لانه غال فى الشراء وغال فى الاقتناء (٣) اما المراكب الاخرى فضخمة غالية (٤) كيف اخترعت الدراجة وسرعة رواجها (٥) فوائدها فى الحضر (٦) فوائدها فى البوادى (٧) فضلها فى اتصالات قصيرة مستعجلة (٨) تحملها المشاق (٩) وهى خفيفة وسريعة

الاختتام :- وقلّما تجد من الناس من لم يتعلم ركوبها وهى مفيدة جدًّا

انظر المثال .. .. ..

التمرين (١٥)

اكتب على عنوان - الجاموس وموضوعها (صفة الجاموس وخصائصها وفوائدها)

الافتتاح :- الجاموس حيوان ذو ضرع ...

العناصر :- (١) الجاموس حيوان ضخم اسود يشبه ولد الفيل (٢) يكثر فى البلاد التى تكثر فيها الامطار وتكثر فى ... (٣) شغفه بالماء ومكثه فيها كثيرا (٤) يحبها الماء ... به (٥) تدر باللبن الوافر (٦) ولبنه اقوى واجود من لبن البقر (٧) شكله (٨) وصفاته

انظر المثال .. ..

التمرين (١٦)

اكتب على عنوان - القطار وموضوعها (وصف القطار واهميته فى الاسفار والاتصالات)

الافتتاح :- ترى شبكة الخطوط الحديدية مبسوطة فى انحاء البلاد تسير عليها القطر فتنقل المئون والمتاع والانسان

العناصر :- (١) صورة القطار (٢) صورة القاطرة - صنعتها وعملها

(٣) كيف يسير (٤) لوازمه وعاملوه (٥) فائدته (٦) انواع القطار للبضائع وللركاب وللبريد (٧) متى اخترع (٨) حالته الآن -

الاختتام :- وقد اصبح القطار من اكبر حاجات المدينة والانسان وبدونه يتعطل معظم الاعمال العظيمة والشاقة .

انظر المثال .. ..

التمرين (١٧)

اكتب على عنوان - الشاة وموضوعها (صورتها وخصائصها وفائدتها)

الافتتاح :- من الذى لا يعرف الشاة وهي تقتنى فى البيوت وتكثر لدى الناس فى المدن والقرى

العناصر :- (١) حيوان كريم محبب (٢) اعتنى بها كثير من الرسل والانبياء فى طفولتهم - رعيها ورعاها كثير منهم (٣) جسمها وهيئتها (٤) عملها وفائدتها (٥) خصائصها ودرجتها لدى الناس (٦) وجودها فى البيوت والعمران

الاختتام :- نراها فى اغلب البيوت القروية وفى اقل البيوت الحضرية والناس مغرمون باقتنائها.

انظر المثال .. ..

التمرين (١٨)

اكتب على عنوان - فى قطار   وموضوعها (وصف رحلة فى قطار سباق أو فى قطار ركاب ووصف المسافرين والزحام وما حدث فى الطريق والسفر وما تأثرت به النفس

الافتتاح :- (١) أنا مولع بالأسفار (أو) انا لا احب الأسفار (٢) اتمناها دائما (أو) اكرهه -

العناصر :- (١) سبب الرحلة (٢) التهيؤ لها واعداد الحوائج وربط الأمتعة (٣) التوجه إلى المحطة (٤) ركوب القطار (٥) جو العربة ورفقة السفر (٦) وصف السفر وتأثر النفس به (٧) الوصول (٨) الرأى الإنطباعات على النفس

الاختتام :- كانت لحظات لطيفة ممتعة   قضيتها فى الرحلة (أو) وقد صح ما قيل ان السفر قطعة من السقر -

انظر المثال .. ..

التمرين (١٩)

اكتب على عنوان - عطلتى   وموضوعها (وقوع العطلة وقضاءها)

الافتتاح :- كان الإختبار انصف سنوى قريبا و من دأب مدرستنا ان تعقب الامتحان عطلة عشرة أيام فكنا ننتظرها للسفر للوطن حتى نقضى تلك الأيام فى راحة

العناصر :- (الإيذان بالعطلة (٢) إعدادنا للسفر واختيارنا للقطار (٣) سفرنا (٤) وصولنا إلى الأهل والقرابة (٥) فرحهم وفرحنا (٦) براعجنا فى العطلة (٧) كيف قضينا العطلة (٨) التهيئ للرجوع (٩) الاعدادات (١٠) الرجوع

الاختتام :- فتلاقينا مع الأصدقاء والرفاق والزملاء وعكفنا على الدراسة

انظر المثال . .. ..

التمرين (٣٠)

ترجم إلى اللغة العربية

خانوادۂ چشت کے فرد فرید، شکر شان معرفت کے مشہور گنج سے کون واقف نہیں، حضرت خواجہ فرید گنج شکر کا خاندان اگرچہ کابل کا تھا مگر شہاب الدین غوری کے زمانے میں ملتان آکر بس گیا تھا اور خواجہ کی ولادت یہیں قصبہ کھتی وال مضافات ملتان میں ۵۸۴ھ میں ہوئی، خواجہ کا نشو ونما اور ان کی تعلیم تربیت ملتان میں ہوئی، اٹھارہ برس کی عمر تھی، ملتان کے مدرسے میں

مولانا منہاج الدین ترمذی سے فقہ میں کتاب نافع کا درس لے رہے تھے کہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کا گزر ہوا، اور ایک ہی نظر کیمیا اثر نے ان کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا، بہر حال ملتان سے نکل کر قندھار اور دوسرے ممالک سے اخذ فیض کے بعد پھر اپنے وطن واپس آئے اور بعد کو اپنے پیر کے حضور میں دلی آئے اور یہاں سے پنجاب کے شہر اجودھن میں جا کر اقامت اختیار کی اور وہیں ۶۶۷ھ میں آسودۂ خاک ہوئے۔

(نقوش سلیمانی ص۲۳)

ہندستان میں تبلیغ اسلام کے لئے صوفیائے کرام نے جو خدمات انجام دی ہیں وہ اس ملک میں اصلاح و دعوت کے سلسلہ کی کوششوں میں درجہ اول کا مقام رکھتی ہیں، وہ لوگ دور دور کے ملکوں سے دینی راحت و آرام کو تج کر یہاں آئے اور انھوں نے اس سرزمین میں حق و ایمان کے پودے لگائے اور پھر لگاتار ان کی آبیاری کی، آج کے کلمہ گو ان کے احسانات سے زیر بار ہیں۔

انصر امتثال .. ..

التمرين (٢١)

اكتب رسالة الى عمك ـــــ واليك عناصرها وموضوعها

الابتداء :- بسم الله ٢٦ شارع محمد علي بمبای تحريرا في .

المقدمة :- حضرة صاحب السماحة عمى الشفوق المؤقر السلام عليكم ورحمة الله وبركاته -

الافتتاح :- انا مع صحة وعافية وادعو الله ان تكونوا دائما فى هناء وصحة جيدة وبعد

الموضوع :- (١) اشكركم شكرا عظيما على مابعثتم به من رسالة كريمة (٢) لقد كنت تائقا اليها (٣) ولا ازال اذكركم واشتاق إلى طلعتكم البهية (٤) وكيف صحة عمتى الآن (٥) اما عندى فالاحوال كذا وكذا

الاختتام :- وارجوكم أن لا تنسونا فى الدعاء وابلغوا عمتى سلامى والسلام ولدكم ....

انظر المثال .. ..

التمرين (٢٢)

اكتب على عنوان - الأسد وموضوعها (وصف الاسد لصورته وهيئته وقوته ومكانته

الافتتاح :- الاسد من أشد الحيوانات قوة وبطشا كانه ملك السباع وسيد الغابة

العناصر :- (١) هيئته وشكله (٢) وجهه (٣) لبدته

(٤) براثنه (٥) قوته (٦) طبيعته (٧) خلقه و
خصائصه (٨) مكانته (٩) الرأى فيه

الاختتام :- لا يستخدم الناس الاسد فى اعمالهم ولا يستطيعون
ذلك لقوته وعتوه غير انهم يحبسونه فى الاقفاص
الكبيرة فى الجنينات ويستخدمونه فى الالعاب السركسية
والبهلوانيه

انظر المثال .. ..

التمرين (٢٣)

اكتب على عنوان - الحمام ومرضوعها (صورة الحمام
وجماله وصفاته)

الافتتاح :- إن الحمام من الطيور التى يرغب الناس فى
اقتناءها ويغرمون بها

العناصر :- (١) له جسم جميل وشكل بديع (٢) يكثر فى الغابات و
يوجد فى البيوت كذلك بكثرة (٣) صفاته وخصائصه
(٤) استخدام الناس اياه فى قديم الزمان للبريد وفيتق
اذن الزاجل (٥) اشتغال الناس بتربيتها وشغفهم وعبثهم
(٦) وجوده فى الحرمين الشريفين (٧) لذة لحمه وطيبه

(٨) وغير ذلك

الاختتام :— وكل الناس يعجبون دجنه في يومهم والقنع بمشاهدته ماثراً هنا وهناك .

انظر المثال .. ..

التمرين (٢٤)

كتب على عنوان — الحريق وموضوعها راشتعال

النيران في دار جارلي وكيف ولماذا)

الافتتاح :— إويت يوما إلى فراشي وكدت انام حتى سمعت صراخا داعني فنهضت من فراشي مسرعا .

العناصر :— (١) فاذا بدخان عظيم من دار صديقي وجاري فسعيت إليها (٢) فوجدت الدار بين نار ودخان (٣) والنساء وجلات يصحن والاولاد فزعون يصرخون (٤) ووجدت الناس حول الدار والمطافئ في جهاد ومقاومة مع النار (٥) الانقاذ (٦) سلامة الانفس ووقوع بعض الجراحات (٧) رشهم الماء (٨) خمود النار (٩) محادثة الناس وتعليقهم

الاختتام :— مقابلتي لجاري وتحدثه لي بالحادث - تقدير الشاهد

وجوب الاحتياط والتحرز ـ

انظر المثال .. ..

التمرين (٢٥)

اكتب على عنوان ـ الدب   وموضوعها (وصف الدب بشكله وطبيعته وبعض عاداته)

الافتتاح :ـ إن خلائق الله انواع والوان وانها لآيات من الله لتعددها واختلاف اشكالها ومنها الدب حيوان عجيب الخلقة والشكل غريب ـ

العناصر :ـ (١) شكله وهيئته (٢) إنه حيوان ضار (٣) ما قرأنا عنه وعرفنا من احواله ؟ (٤) تخلص الناس عنه حينما تأذوا له (٥) انه يتسلق الشجرة من وراءه (٦) يروضه الناس ويستخدمونه فى الالعاب والسركس

الاختتام :ـ انه من عجائب مخلوقات الله

انظر المثال .. ..

التمرين (٢٦)

اكتب على عنوان ـ الغرق   وموضوعها (ذهاب أخ لى

إلى نهر فائض وكان لايحسن السباحة وتقدم قليلا فجعل
يطفو ويغوص حتى انقذه الناس -

الافتتاح :- كان أخ لى صغير جداً مغرم بالاستحمام فى الانهار و
الغدران فكلما كان يرى فرصة تسلل إلى نهر قريب من
دارى ويشتغل بالماء ويلعب طويلا -

العناصر :- (كان يلهو ويلعب بالماء يوما وتقدم قليلا (٢) وانهال
رمل من تحت قدميه (٣) ولم يكن يحسن السباحة - (٤)
فاضطرب ولم يتماسك (٥) طفق يرسب ويطفو (٦) صياحه
وطلبه للنجدة (٧) جرى الناس وسعيهم اليه (٨) المجهود
للانقاذ (٩) كيف كانوا يفعلون (١٠) حتى أخرجوه إلى
الشط (١١) تقليبه راسًا على عقب واستفراغ للماء (١٢) صحوه

الاختتام - رجوعه إلى البيت وعزمه ولتعلم السباحة -
انظر المثال . . . .

التمرين (٢٧)

اكتب على عنوان - "الترام" وموضوعها (وصف
الترام وفائدته وميزته)

الافتتاح :- كثير من الناس لا يستطيعون ركوب السيارة ولا

يقدرون على اشتراء الدّراجة ويحتاجون إلى التنقلات فى انحاء البلد فلا اوفق لهم من المراكب الا الترام

العناصر :- انه يسير بالكهرباء (٢) ولذا أجرته رخيصة (٣) الفرق بينه وبين السيارة (٤) إيصاله للناس قريبا وبعيدًا (٥) ركوبه ايسر وارخص من ركوب السيارة (٦) شكله (٧) محتواه (٨) لوازمه

الاختتام :- لاشك ان اختراع مثل هذه المرافق قد سهل المعيشة ونفى كثيرا من المتاعب وهو من نتائج الحكمة التى وهبها الله للانسان

انظر المثال .. .. .

التمرين (٢٨)

ترجم إلى اللغة العربيّة :-

جی تو یہ چاہتا ہے کہ اس سفر کا ہر جزئی واقعہ آپکو خط میں لکھوں لیکن تنگی دامن کا گلہ ہے اور کثرت حسن کا شکوہ ہے، عدن سے جو رقعہ لکھا تھا پہنچا ہوگا، عدن کے بعد جہاز نے مصوّع ساحل افریقہ (اریٹریا، مقبوضہ اٹلی) میں لنگر ڈالا۔ یہ عرب حبشی آبادی ہے، اس کا دارالحکومت سمارہ ہے، اٹلی کے زیر حکومت ہے۔ پانچ بجے کے قریب یہاں کے

ساحل پر ہم اُترے ، یہ عمر کا پہلا موقع ہو کہ ملک ہند کے علاوہ ایک اور ملک بلکہ ایک برا عظم (ایشیا) کے علاوہ ایک دوسرے برا عظم (افریقہ) اور ایک انگریزی حکومت سے باہر ایک دوسری حکومت کی سرزمین پر قدم رکھا لوگ ڈراتے تھے کہ بحر احمر (رڈسی) میں یوں گرمی ہے ، یوں تمازت ہے لیکن خدا کا کرنا دیکھئے کہ یہاں سیکڑوں میل تک یعنی یہاں تک کہ کل شام کو سوئز میں قدم رکھیں گے ، لیکن گرمی کا نام ونشان نہیں ، سردی بلکہ جاڑا تک موجود ہے ، لوگ کہتے ہیں کہ یہ بالکل اتفاقی اور عجیب ہے ۔

بریدفرنگ صفحہ (٥) (٦)

انظر المثال .. ..

التمرين (٢٩)

اكتب على عنوان - الموتوسائيكل (موضوعها ووصفها وفائدتها وخصائصها)

الافتتاح :- دراجة ذات دوّي وجلبة وضوضاء تخترق الشارع فكأنما سحاب يرعد -

العناصر:- (١) وأنها للدراجة الذاتية التي تسير بالبترول (٢) وهي تجمع بين صورة الدراجة و سير السيارة (٣) شكلها (٤) سرعتها (٥) الفرق بينها وبين السيارة (٦) الفرق بينها

وبين الدراجة (٧) خصائصهما

الاختتام :- ولكل شئ فائدة ولكل شئ مزية فربما تكون الدراجة ذات فائدة اكثر وربما تكون الدراجة الذاتيه افيد واجدى -

انظر المثال .. ..

التمرين (٣٠)

اكتب رسالة إلى استاذك ـــ واليك عناصرها وموضوعها

الابتداء :- ٤٣ - صدر بازار دهلي الهند تحريرا في .. .. .

المقدمة :- حضرة صاحب السماحة والفضيلة والشرف أستاذي المفخم السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

الافتتاح :- أرجو أن تكونوا في أحسن حال وأتم صحة ونعمة بال وبعد -

الموضوع :- (١) لاتزال ذكريات مجالسكم حاضرة ماثلة لعيني (٢) ولايزال شكري على عنايتكم بتعليمي وتثقيفي يبتدر مني كل حين وانى مقبل على الدرس والتعلم والاحوال حسنة حولي والطقس كذا وكذا وانى لأحن إلى صحبتكم ومجالسكم

الاختتام :- ارجو ان تدوم صلاتنا كما هى الآن وان لا تنسونا فى ادعيتكم وتقبلوا اخيرا لائق التحية والسلام ولدك وصغيرك

انظر المثال .. ..

التمرين (٣١)

اكتب على عنوان - عاصمة الهند وموضوعها (وصف مدينه دهلى ووصف بعض آثارها)

الافتتاح :- هل رأيت دهلى ؟ انها من اشهر بلاد الدنيا واقدم بلاد الهند واعظمها.

العناصر :- (١) دهلى مدينة اثرية (٢) يقصدها الناس ليدرسوا التاريخ ويشاهدوا آثار اجداد من مضوا (٣) يتعلق تاريخ الملوك المسلمين فى الهند بها (٤) ميزاتها (٥) آثارها الهامّة (٦) هى مركز الثقافة والأدب (٧) وهى مركز السياسة والحكم (٨) طبيعة اهلها (٩) بعض خصائصها

الاختتام :- ومرت بدهلى قرون وتقلبات وثورات لكنها كلما خربتها ثورة استعادت مجدها مرة أخرى ولا تزال عاصمة الهند

انظر المثال .. ..

التمرين (٣٢)

اكتب على عنوان - جامع دهلى وموضوعها (حديث عن جامع دهلى وعمن انشأه و وصفه)

الافتتاح :- (١) ضرورة الجوامع (٢) ولوع الملوك المغول بالتعمير والبناء

العناصر :- (١) الضرورة إلى جامع دهلى (٢) فكرة البناء لدى شاهجهان (٣) من هو شاهجهان ؟ (٤) اختيار ربوة للمسجد (٥) كيف بنى (٦) منظره من الخارج (٧) منظره من الداخل (٨) ارتفاعه (٩) ابوابه وطرقه وسلالمه منذ نشأه (١٠) جماله

الاختتام :- انه اثر من الآثار الخالدة الخ

انظر المثال .. ..

التمرين (٣٣)

اكتب على عنوان - الصانع وموضوعها (الإبانة عن عمل الصانع ودرجته فى الأمة)

الافتتاح :- إذا ابتغيت ان تعرف مستقبل أمة فانظر إلى صناعتها لأنها مادة الاقتصاد والرقى -

العناصر :- (١) الصناعة سبب الحضارة والرقى فى البلاد (٢)
وهى من أعظم أركان الإقتصاد (٣) وللصانع درجة
فى الشعب سامية (٤) وغنى البلاد يقوم بغنى صناعها (٥)
أهميتها فى القديم والجديد (٦) وإن الصناعة لمقتصرة
على العلوم (٧) مدح النبى صلى الله عليه وسلم للصانع (٨)
حديث النبى صلى الله عليه وسلم -
الاختتام :- ويجب على الشعوب المتخلفة أن تكثر من الصناعة
عرفت أوربا هذه الحكمة فترقت والحكمة ضالة المؤمن الخ
انظر المثال .. ..

التمرين (٣٤)

اكتب على عنوان - منقذ قطار وموضوعها حكاية

فتى أهلك نفسه ليقى ركاب قطار كاد يسقط فى طريقه
فى هوة كبيرة أنشأها المطر أو شئ آخر فوقف هو بنفسه
فى طريق القطار ليقف دون أن يسقط فى الهوة فمات
هو سحقا تحت القطار ونجا الجميع
الافتتاح :- ان فى خلق الله أمثلة للتضحية والايثار والبذل
يعجز عنها الآخرون ومنها

العناصر :- (١) أن فتى تربى على معانى الأخلاق والتضحية والايثار وحب خلق الله وخدمته (٢) رأى هوة فى طريق القطار (٣) وكان موعد قدوم القطار نعلم ذلك (٤) فكر فى انقاذه فوصل إلى أن ثوبه فى طريقه يهزثوبا هو الذى يقيه (٥) توقف يهزثوبه . ... حتى لحقه القطار (٦) توقف القطار (٧) عرف الناس السبب (٨) اعظامهم للأمر والثناء على الفتى (٩) اكتنابهم لأسرته شكر الصنيعته

الاختتام :. لابد لكل رجل أن يكون ذاصفات حسنة رذا محبة وايثار كما جاء الثناء على الصحابة رضى الله عنهم يؤثرون على انفسهم ولوكان بهم خصاصة

انظر امثال .. ..

التمرين (٣٥)

ترجم إلى اللغة العربية

رات بھر کھاتے پیتے، اخبار خریدتے، ظہر، عصر، مغرب نمازیں پڑھتے پڑھاتے، پھر رات گئے بریلی اسٹیشن پہنچے اور یہیں نماز عشاء پڑھی گئی، چھوٹی لائن کا سفر ختم ہوا، اور یہاں سے بڑی لائن لکھنؤ کے لئے ملی،

مرادآباد کے قاضی عبدالغفار جو ایک زمانے میں "ہمدرد" کے سب ایڈیٹر رہ چکے تھے اور اس وقت تک ان کا شمار مولانا کے مخلصین میں تھا، یہیں ملنے آ گئے تھے، داخلۂ کونسل کے فتنہ میں وہ بھی مبتلا تھے، پلیٹ فارم پر مولانا انھیں خوب خوب قائل کرتے رہے۔ مولانا کے سکریٹری حیات صاحب یہیں سے شریک سفر ہوئے، کھانے کے لئے پلیٹ فارم پر ایک وسیع دسترخوان بچھا اور مولانا نے میرے ملازم کو یہی نہیں کہ بڑا اصرار کر کے کھانے میں شریک کیا بلکہ بٹھایا بھی اور اپنے بالکل قریب ہی ــــ میرے لئے یہ منظر نیا بھی تھا اور سبق آموز بھی ــ آقا اور غلام کی مساوات کے متعلق خلفائے راشدینؓ کے کارنامے جو کچھ بھی رہے ہوں، کتابوں میں خادم و مخدوم، خدمتگار و مالک کے باہمی حقوق کے متعلق جو کچھ بھی پڑھا ہو ان مادی آنکھوں سے، اس بیسویں صدی میں اس منظر کی توقع کس کو ہو سکتی تھی، اور وہ بھی کسی زاہد خلوت نشین کے ہاں نہیں، وقت کے نامور ترین سیاسی لیڈر کے ہاں!

(محمد علی صفحہ ۱۳۲)

انظر المثال .. ..

التمرين (۳۶)

اکتب علی عنوان - الثلج   وموضوعها بیان عن الثلج وعن فائدته وانواعه

الافتتاح :- قد اصبح الثلج اليوم فى متناول جميع الناس وكان من قبل عسير الحصول

العناصر :- (١) لم يكن الناس فى قديم الزمان يعرفون الثلج (٢) وكان لايجلب فى قديم الزمان إلا للملوك والأمراء والمترفين (٣) أما اليوم فاكثر الناس يستعملونه سواء فى ذلك الغنى والفقير (٤) لأنه أنشئت معامل كثيرة تنتجه (٥) ففى كل مدينة يعم بيعه وشراؤه (٦) وله نوعان (٧) نوع على الجبال - ماهو ؟ (٨) نوع يصنع فنشربه

الاختتام :- فالشكر لله الغنى الرزاق الذى رزقنا من مثل هذه النعم

انظر المثال .. ..

التمرين (٣٠٧)

اكتب على عنوان - الرحمة ومو ضوعها (بيان فضيلة الرحمة والرفق وتقبيح الغلظة والقسوة)

الافتتاح :- يقول النبى صلى الله عليه وسلم عن ربه انه يقول ارحموا من فى الارض يرحمكم من فى السماء .. ..

العناصر :- (١) الرحمة صفة فاضلة (٢) درجة الرحيم عند الناس (٣) الرحمة فى نفس النبى صلى الله عليه وسلم

(٤) ذكرها فى القرآن (٥) اما الجافى الظالم (٦) درجته لدى
الناس (٧) فوائد الرحم وحسناته

الاختتام :- ان هذه الصفة لاشك من اسمى الصفات فقد
قال الله تعالى للنبى عليه الصلاة والسلام "ولوكنت فظا
غليظ القلب لانفضوا من حولك"...... الخ

انظر المثال .. ..

التمرين (٣٨)

اكتب على عنوان - عصبة الأطفال (الكشافة) وموضوعها
(بيان ضرورة الكشافة (اسكاوت) لأنها ترتقى على
افضل نشاط وانفعه وتنفع زملاءها ايضا وتجدى كذلك
فى مواضع اخرى

الافتتاح :- نرى بعض طلبة المدارس يباشرون الرياضة ويحملون
اللواء ويأتون بحركات رياضيه -

العناصر :- (١) هم الكشافة (٢) صورة فرد منهما ولباسه وصحته
وجسمه (٣) عمله (٤) فوائد الكشافة (٥) وصف بعض اعمالهما

الاختتام :- الكشافة صورة مصغرة لفكرة تربية الجمهور تربية
عسكرية وقد أمر النبى صلى الله عليه وسلم بمثل ذلك

انظر المثال .. ..

التمرين (۳۹)

اکتب علی عنوان - المجاهد ومو ضوعها ربیان

ضرورة المجاهد اهمیته ومکانته للمسلمین اذ تقوی به
الحکومة الاسلامیة وینتشر الاسلام وتقاوم به القوی
الباطله والطواغیت التی لا تؤثر فیهم الدعوة السلمیة

الافتتاح :- الإسلام دعوة سلمیة لا یستعمل الطرق الجائرة ولا یؤثر الظلم والعدوان ویقول "ولا یجرمنکم شنأن قوم الخ" ولا یستخدم القوة إلا للخیر ولمحو الفساد

العناصر :- (۱) الجهاد فریضة (۲) آیة قرآنیة فی ذلك (۳) لماذا کان الجهاد فریضة (٤) الحیاة کفاح ولیس للحیاة بدون الجهاد بقاء (٥) بالجهاد یستقیم مالا یستقیم بالسلم (٦) وهو تربیة للرجولة والمروءة والشجاعة ویجعله قویا شهما

الاختتام :- قد ترك المسلمون الیوم الجهاد وهم احوج إلی ذلك ...

انظر المثال .. ..

التمرین (٤٠)

اکتب رسالة الی أخیك الکبیر والیك عناصرها وموضوعها

الابتداء : مدرسة العلوم الاسلامیة - الٰه آباد تحریرا فی السابع

من صفر سنة ......

المقدمة :ـ حضرة صاحب السيادة الأخ الجليل الموقر السلام عليكم ورحمة الله وبركاته .

الافتتاح :ـ اتمنى على الله وأرجو أن تكونوا فى اسعد حال واهنأ بال وبعد،

الموضوع :ـ (١) فإنى بحمد الله فى عافية وصحة (٢) وانا مسرور فرحان لحمد ورد كتاب منكم وهو راحة قلبى (٣) وقد زاد راحة بالى ماعلمته أن الأهل بخير وهناء (٤) اما هنا حولى فالاحوال كذا وكذا

الاختتام :ـ ولا تقطعونا من ارسال الكتب وابلغوا السلام الى الجميع ولكم منى جزيل الشكر والامتنان والسلام عليكم ورحمة الله اخوكم العاجز .. .. ..

انظر المثال .. ..

التمرين (١٤)

اكتب على عنوان - مبارارة لعب ومضوعها دبيان ماشاهدت فى مباراة لعب كرة القدم)

الافتتاح :ـ أنا مولع بلعب الكرة واساهم فى الألعاب التى

تلعب فی ساحة مدرستی ولا ادع أن اغشی المباریات العناصر (۱)، وأری فی اللعب فوائد (۲) ومباراته لاتخلوا من الفائدة (۳)، الیوم کانت مباراة (٤) ذهبنا الیها (٥) دخلنا فی الاسوار (٦)، الفریقان (٧) اللعب (٨) کیف کان اللعب (٩) رجوعنا۔

الاختتام :۔ حصل لنا سرور عظیم و نشطنا لاعمالنا وانه لفائدة جلیلة من مثل هذه الاعمال۔

انظر المثال .. ..

التمرین (٤٢)

ترجم إلی اللغة العربیّة :۔

تمام مسلمان حق کے طرفدار بن گئے تھے، ان کا کام مشورہ سے ہوتا خلیفہ جب تک خدا کا مطیع رہتا وہ اس کے مطیع ہوتے اور اگر نافرمانی کرتا تو اطاعت باقی نہ رہتی، حکومت کا شعار (لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق) بن گیا تھا، یعنی خالق کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت نہیں وہ مال اور خزانے جو سلاطین اور رئیسوں کا لقمۂ تر اور امراء کی ذاتی جائداد سمجھے جاتے تھے اب اللہ کی امانت سمجھے جانے لگے تھے، اس کی رضا میں خرچ اور صحیح محل پر صرف کئے جاتے تھے اور مسلمان اس دولت کے

امین اور متولی تھے، خلیفہ کی مثال یتیم کے سرپرست کی سی تھی اگر صاحب استطاعت ہوتا تو احتیاط کرتا اور اگر حاجتمند ہوتا تو بقدر ضرورت لیتا، اللہ کی وہ زمین جس کو سلاطین و امراء نے اپنی جاگیر سمجھ لیا تھا، جس کے لئے چاہتے وسعت دیتے تھے اور جس پر چاہتے تھے تنگ کر دیتے تھے اور بعض اس میں کپڑے کی طرح کتر بیونت کرتے تھے، اب اللہ کی زمین تھی جس کے متعلق ایک ایک بالشت کا حساب دینا تھا۔

(مسلمانوں کے عروج و زوال سے دنیا کو کیا نقصان پہنچا)

انظر المثال .. ..

التمرين (٤٣)

اكتب على عنوان ـ لكنؤ وموضوعها (وصف مدينه لكنؤ ووصف بعض آثارها وخصائصها

الافتتاح :ـ

العناصر :ـ (١) لكنؤ مدينة جميلة (٢) وهي بلدة البساتين والمتنزهات (٣) فيها الأوساط العلميه والأدبية (٤) لها نزعة خاصة في الثقافة والأدب (٥) وهي إحد مراكز الأدب الاردى (٦) لكنؤ من القديم سياسيا وتاريخيا (٧) ظرفها والحضارة الرقيقة فيها (٨) بعض آثارها (٩) مجاملات اهلها (١٠) لما رأيتها اوّل مرة (١١) رأي فيها ـ الإختتام :ـ وكثير من الناس الذين شاهدوها احبوها وفضلوها للاقامة على غيرها. انظر المثال ...

التمرين (٤٤)

زيت البترول

اكتب على عنوان - الجاز موضوعها (فائدته وأهميته ومضاره)

الافتتاح كان تعوّد الناس قبل الكهرباء استهلاك الجاز للإنارة في بيوتهم.

العناصر :- (١) هو زيت أرضي (٢) اكتشف قبل قرن (٣) يستخدم في مرافق كثيرة من طبخ للطعام والإنارة وإدارة الماكينات (٤) كانت فائدته عظيمة قبل الكهرباء (٥) وانه لم تنقص فائدتها إلى الآن (٦) اكتب ماتعرفه عنه -.

الاختتام :- وهو من المكتشفات المفيدة للانسان وذلك من نعم الله سبحانه وتعالى

انظر المثال .. ..

التمرين (٤٥)

اكتب على عنوان - جند ابابيل وموضوعها (حكاية ما حدث لأصحاب الفيل حينما ارادوا غزو الكعبة

الافتتاح :- بارك الله تعالى الكعبة وشرفها وهى بيت الله العظيم فكان الناس من العصر الجاهلي يؤمونه ويقصدونه حتى حسد من ذلك ابرهة ملك الحبش

العناصر :- (١) حسد ابرهه وبنى بيتا ليرجع الناس عن الكعبة ويقبلوا اليه لكنهم لم يفعلوا ذلك (٢) فغضب واراد هدم الكعبة (٣) وزحف بجيوشه وفيا له (٤) دخوله مكة (٥) اختفاء اهل مكة (٦) مقابلته لعبد المطلب (٧) بجمع ابابيل (٨) رميها اياهم (٩) ابادتهم

الاختتام :- اصبحوا نكالا لمن بعدهم .... الخ

انظر المثال .. ..

التمرين (٤٦)

اكتب على عنوان - ثلاثة فى غار وموضوعها (قصة ثلاثة رجال احتبسوا فى غار فلم يتمكنوا من الخروج حتى أن توسل كل منهم بعمله الجليل إلى الله (كما جاء فى الحديث الشريف)

الافتتاح :- إن الاعمال الحسنة كثيرا ما تنقذ الرجل من مأزقه حتى فى دنياه ومن قصة ذلك -

العناصر :- (١) ذهاب ثلاثة رجال إلى الجبال (٢) هبوب الرياح ومجيئ الامطار (٣) اختفاءهم فى غار (٤) هبوط صخرة وسدها للغار عليهم (٥) تفكيرهم فى الخروج والحيلة له (٦) استغاثتهم باعمالهم (٧) توسل واحد منهم (٨) توسل الثانى (٩) توسل الثالث (١٠) خروجهم

الاختتام :- ماأجل الخير وماانفعه اذ يجدى فى كل الموضع وذلك رحمة الله التى منحها عباده

انظر المثال .. ..

التمرين (٤٧)

اكتب على عنوان - عيادة مريض ومرضوعها (عيادة رفيق مرض وتعطل عن الحضور فى المدرسة)

الافتتاح :- انما العيادة من العوائد الاسلامية النبيلة وقد وفقت اليها فى رفيق لى

العناصر :- (١) كان رفيقى خالد مريضا (٢) وكان منقطعا إلى داره (٣)، وفى اول الأمر لم نلتق بالأخ على مرضه (٤) فلما تأخر كثيرا أردنا أن نعوده (٥) دخلنا عليه (٦) حالته وخالته (٧) رثائنا على حالته (٨) دعاءنا له (٩)

فرحه يقدومنا

الاختتام :- وقد عدنا بعد ماجلسنا لديه بعض السويعات

انظر المثال .. ..

التمرين (٤٨)

اكتب على عنوان - مائة مقتول ومرضوعها (القصه التى جاءت فى الحديث الشريف عن رجل قتل تسعة وتسعين رجلا ثم سأل عما إذا كانت توبته ممكنة مقبولة فانكر عالم من علماء بنى اسرائيل واقنطه فغضب وقتله كذلك فاكمل به مائة ثم فكر فى التوبة الخ)

الافتتاح :- قد خلق الله الطباع مختلفة منها غليظة ولكنها ترق حينا ما وإن توبة الله لتتسع لجميع المذنبين ومن قصة ذلك

العناصر :- (١) أن رجلا قتل تسعة وتسعين رجلا (٢) خرج يطلب التوبة (٣) لقى عالما (٤) قتله ثم خرج يطلب التوبة (٥) لقى عالما أخر (٦) تاب وبدأ مغادرة تلك الارض (٧) مات فى الطريق (٨) ملائكة الرحمة والعذاب (٩) الختام

الاختتام :- لقد كانت نيته صالحة فتاب الله عليه ووفقه للتوبة

انظر المثال .. ..

التمرين (٤٩)

ترجم إلى اللغة العربيّة :-

آپ کی توجہ وتعلیم سے عرب کی برباد شدہ قوم میں ایسا انقلاب ہوا کہ دنیا نے تھوڑے ہی عرصہ میں ان میں دو عظیم الشان شخصیتیں دیکھیں جو عجوبۂ روزگار اور دنیا کی تاریخ میں یادگار ہیں، وہ عمرؓ جو اپنے باپ خطاب کی بکریاں چرایا کرتے تھے اور ان کے باپ ان کو جھڑکا کرتے تھے اور جو کہ قوت وعزم میں قریش کے متوسط لوگوں میں تھے جن کو کوئی غیر معمولی امتیاز حاصل نہ تھا ان کے معاصران کو غیر معمولی اہمیت نہیں دیتے تھے، وہی عمر تھے کہ یکبارگی تمام عالم کو اپنی عظمت وصلاحیت سے متحیر بنا دیتے ہیں اور قیصر وکسریٰ کو تخت وتاج سے محروم کر دیتے ہیں اور ایسی سلطنت کی بنا ڈالتے ہیں جو بیک وقت ان دونوں حکومتوں پر حاوی ہے اور تدبیر وحسن انتظام میں ان سے فوقیت رکھتی ہے، ورع تقویٰ کو چھوڑ دیجئے کہ ان میں تو وہ ضرب المثل ہیں

یہ ولید کے فرزند خالد ہیں، انھوں نے جزیرۃ العرب کے علاقوں میں بڑی شہرت بھی حاصل نہیں کی تھی، اچانک وہ آسمانی تلوار بن کر چمکتے ہیں جو چیز سامنے آتی ہے کٹ جاتی ہے، یہ خدائی تلوار روم پر بجلی بن کر گرتی ہے اور تاریخ کے طول وعرض میں اپنے تذکرے چھوڑ جاتی ہے۔

(از عروج وزوال سے کیا نقصان پہنچا)

انظر المثال .. ..

التمرين (٥٠)

اكتب رسالة إلى تاجر كتب والبك عناصرها وموضوعها

الإبتداء :- دار العلوم لندوة العلماء - بادشاه باغ لكنو تحريرا في...

المقدمة :- سيادة الأخ صاحب المكتبة .... المحترم السلام عليكم ورحمة الله او تحية وسلامًا

الافتتاح :- عندي حاجة إلى اشتراء بعض الكتب فرأيت أن اتصل بكم عسى أن أجد عندكم طلبتي -

الموضوع :- (١) فأولا اريد أن اعرف اثمان الكتب الموجودة عندكم (٢) وثانيا أخبرونا كيف استوردها منكم (٣) وكيف ابعث النقود (٤) وكيف تتم المعاملة (٥) ردوا سريعا على كتابي هذا حتى ارسل اليكم الطلب -

الاختتام :- ولكم مني جزيل الشكر سابقا وإني لجوابكم في انتظار والسلام عليكم ورحمة الله -

انظر المثال .. ..

التمرين (٥١)

اكتب على عنوان - القلعة الحمراء وموضوعها صف شكل القلعة الحمراء بدهلي وابداء محاسنها والاختبار

عن تاريخها وموقعها وغير ذلك

الافتتاح :- إن مما ترغب النفس إلى مشاهدتها في دهلي القلعة الحمراء الأثر التاريخي العظيم

العناصر :- (١) هي قلعة ذات شهرة وصيت وجمال (٢) شكلها من الخارج (٣) بناها شاهجهان (٤) كيف (٥) سعتها (٦) اسوارها (٧) داخلها (٨) جمال داخلها وآثارها (٩) وقوعها بجنب جمنا (١٠) غير ذلك

الاختتام :- لقد ترك المغول آثارهم باقية خالدة بمثل هذه الابنية وغير ذلك

انظر المثال .. ..

التمرين (٥٢)

اكتب على عنوان - الشأى وموضوعها (ماهو الشأى قبوله وعمومه في الناس فوائده ومضاره

الافتتاح :- الشأى مشروب رغيب لجميع الناس وقليل هم الذين لا يشربونه ويعارضونه

العناصر :- (١) ومن ذا الذى لا يعرف الشأى (٢) إلا قليل من الناس (٣) اكتشفت قبل ثلاثة قرون على التقدير (٤)

لم يكن يعرف قبل قرن واحد إلا قليلا (٥) أما الآن فمعروف (٦) يزرع فى سواحل الهند والصين واندونيشيا وغيرها (٧) فوائده (٨) مضاره

الاختتام :- وعلينا أن لا نكثر شربه لئلا يضر ضرراً عظيما

انظر المثال .. ..

التمرين (٥٣)

اكتب على عنوان :- "مباراة خطابية" وموضوعها تفاصيل مباراة عقدت فى مدرستنا اشتركنا فيها و ساهم الطلبة فيها و خطبوا

الافتتاح :- تعقد مدرستنا حينا فحينا حفلة خطابية توزع فيها الجوائز وكانت من تلك المناسبات مناسبة حفلة خطابية هذه المرة

العناصر :- (١) حدد يوم كذا (٢) الرئيس (٣) السكرتير (٤) دعوة المشتركين (٥) المواضيع (٦) بدء الحفلة (٧) الخطباء واحدا واحدا (٨) الخطب (٩) الفائزون (١٠) توزيع الجوائز (١١) خطبة الرئيس

الاختتام :- ومثل هذه الحفلات لنا فعة فى حثهم الطلبه

انظر المثال .. ..

التمرين (٥٤)

اكتب على عنوان :- فى معرض   وموضوعها (الذهاب
الى معرض ومشاهدته والتمتع بما يحويه)

الافتتاح :- كل واحد لا يقدر على أن يعرف ويتعلم الأشياء إلا بالقراءة أو بمشاهدتها. أما القراءة فالصحف والكتب تكفى لها وأما المشاهدة فتحصل فى المعرض اذا لم يستطع الرجل أن يعمل الأسفار والرحلات.

العناصر :- (١) فوائد المعرض (٢) حث استاذنا ايانا له (٣) ذهابنا اليه (٤) اشتراءنا للتذاكر (٥) دخولنا فيه (٦) ما رأيناه (٧) رجوعنا

الاختتام :- قد استفدنا كثيرا .... الخ

انظر المثال .. ..

التمرين (٥٥)

اكتب على عنوان - السخاء   وموضوعها (بيان
فضيلة السخاء والجود وغير ذلك)

الافتتاح :- إن السخاء من الاخلاق الكريمة النبيلة

العناصر :- (۱) فضيلة السخاء (۲) مكانة السخي لدى الناس (۳) البخيل وسقوطه لدى الناس (٤) حذر الناس من معاشرته وابتعادهم (٥) يأسهم من خيره وانسانيته ومقتهم اياه (٦) السخاء نبل وكرامة (۷) كان النبي صلى الله عليه وسلم سخيا (۸) حكاية إذا كنت تعرفها

الاختتام :- السخاء خلق لا بد منه للحياة الشريفة الكريمة

انظر المثال .. ..

التمرين (٥٦)

ترجم إلى اللغة العربية :-

انھوں نے اس زندگی کی چول بٹھا دی مگر اپنی اور اپنے خاندان کی زندگی کو خطرے میں ڈال کر اور اپنا سب کچھ قربان کرکے انھوں نے اس مقصد کی خاطر بادشاہی کا تاج ٹھکرا دیا، دولت اور عیش کی بڑی سے بڑی پیشکش کو نامنظور کیا، محبوب وطن کو چھوڑا، ساری عمر بے آرام رہے، پیٹ پر پتھر باندھے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا، گھر والوں کو فقر و فاقے میں شریک رکھا، دنیا کی ہر قربانی میں ہر ہر خطرے میں پیش پیش اور ہر فائدے اور ہر لذت سے دور دور، لیکن دنیا سے اس وقت تک تشریف نہ لے گئے جب تک کہ دنیا کو صحیح رُخ پر نہ ڈال دیا اور تاریخ کا دھارا نہ بدل دیا۔

تیئیس برس میں دنیا کا رُخ پلٹ گیا، دنیا کا ضمیر جاگ گیا، نیکی کا رجحان پیدا ہوگیا، اچھے بُرے کی تمیز ہونے لگی، خدا کی بندگی کا راستہ کھل گیا، انسان کو انسان کے سامنے اور اپنے خادموں کے سامنے جھکنے میں شرم محسوس ہونے لگی اونچ نیچ دور ہوئی، قومی و نسلی غرور ٹوٹا .... غرض دیکھتے دیکھتے دنیا بدل گئی۔

(از اصلاحیات)

انظر المثال .. ..

التمرين (٥٧)

اكتب على عنوان - "المدرسة" وموضوعها (الإبانة عن ضرورة المدرسة للأمة)

الافتتاح :- كلٌّ يعرف فضيلة العلم وفضل العالم على الجاهل و وجوب تعليم أفراد الأمة جميعهم

العناصر :- (١) إذا اعترفنا بالعلم وضرورته فكأنما اعترفنا بضرورة المدرسة (٢) لأنها هي وحدها التي تجمع بين مختلفي الفضلاء والعلماء (٣) وإنها تسهل تعليم فنون عدة في محل واحد (٤) كان الناس في قديم الزمان يسافرون هنا وهناك لتحصيل العلم (٥) إما الآن فيستقر الطالب

فى موضع ويتعلم (٦) فوائد إخرى من المدارس

الاختتام :ــ فظهر أن المدرسة لمن أساطين النهضة والتثقيف فى الامة

انظر المثال .. ..

التمرين (٥٨)

اكتب على عنوان ـ "الوالدين" وموضوعها (بيان درجة الأبوين وضرورة اكرامهما وخدمتهما)

الافتتاح :ــ فضل الوالدين على الابناء لعظيم جدا

العناصر :ــ (١) وقد جاء فى كتاب الله " إما يبلغن عندك الكبر احدهما " الخ " ولا تقل لهما أف " الخ (٢) وقد اردت الله ذكر الإحسان إليهما ذكر الاجتناب من الشرك (٣) لماذا كانت هذه الدرجة (٤) مشقتها وتعبهما للولد (٦) وعلى الاخص الأم (٦) الحديث فى نضيلة الاحسان إليهما (٧) يوجب العقل ايضاً الاحسان إليهما ـ

الاختتام :ــ إنهما نعمة من نعم الله سبحانه

انظر المثال .. ..

التمرين (٥٩)

اكتب على عنوان "المطر" وموضوعها (بيان ضرورة المطر ومنافعه للأرض وللطقس)

الافتتاح: - ما أبهج الجو وما أجمل الطقس يوم ينزل المطر من أعالي الفضاء إلى الأرض العطشة الجافة

العناصر: (١) تبتهج به القلوب وتحي الأرض (٢) إنه لنعمة جليلة يحي الله به الميت من الأرض (٣)، ويخرج الحي من الميت (٣) ومانزل المطر إلا وهتزت الأرض وتزدهر نباته (٤) تهتز الأشجار فرحا وحيوية (٥)، وتسيل الوديان وتجري الأنهار بكل حياة وحركة وطموح (٦)، وترجع إلى كل شئ الحياة (٧) وهنالك يخدم الفلاح حقله (٨) نخرج منه الحبوب والغلات (٩) وتحصل حاصلات الأرض.

الاختتام: - فللمطر فضل عظيم باذن الله على حياة الانسان وغذاءه.

انظر المثال .. ..

التمرين (٦٠)

اكتب رسالة إلى صديقك — وإليك عناصرها وموضوعها

الابتداء :- دار العلوم ديوبند - مديرية سهارنپور تحريراً في ......

المقدمة :- فضيلة الأخ الكريم صديقي المحبوب فلان المحترم

السلام عليكم ورحمة الله -

الافتتاح :- أرجو الله ان تكون في تمام العافية وكمال الصحة وبعد -

الموضوع :- فيا أخي لا أزال في إنتظار لخطاباتك (٢) ما الذي قطعك

عن بعث رسالة (٣) وكيف الحال (٤)، أما في مدرستي

فالحمد لله .. .. ..

الاختتام :- وارجوك اخيرا أن لا تتناساني لا في ذاكرتك ولا

في الدعاء والسلام اخوك الصديق فلان

انظر المثال . .. .

الباب الرّابع

الدّرس التاسع عشر

اقسام النّثر

نثر پر نظر ڈالی جائے تو اسکی دو انواع ملیں گی، پہلی نوع میں وہ مضامین ہیں جن کا تعلق حواس خمسہ سے زیادہ ہو، فکر و تخیل سے کم اس میں وہ اشیاء و امور اور واقعات پیش کئے جاتے ہیں جن کو انسان اپنے حواس خمسہ سے برتتا یا اخذ کرتا ہے۔

اس نوع اول کی قسم اول وصف پر مشتمل ہے جسمیں رحلات (سفرنامے) یومیات (روزنامچے) چھوٹے قصے، واقعات، حادثات، تراجم (یعنی شخصیتوں کے حالات و اوصاف) تاریخ اور سوانح مندرج ہیں اور اسکی قسم ثانی قسم اول کے مقابلے میں وسیع اور مرکب ہے جس میں طویل قصے اور دوسرے مضامین ہوتے ہیں۔

نثر کی نوع ثانی میں وہ مضامین ملیں گے جن کا فکر و تخیل سے اصل تعلق ہوگا یعنی کسی نظریہ یا قضیہ کی تائید تحلیل توضیح یا تقریر و اثبات پایا جائیگا نوع ثانی کی

قسم اول تقریر (یعنی مقالے اور خاطرے) پر مشتمل ہے اور اسکی قسم ثانی حسب سابق مرکب اور وسیع ہے جس میں خطابت اور جدلیات مندرج ہیں

پچھلے ابواب میں آپ نے جن اقسام پر مشق کی ہے ان میں وصف اور تقریر دونوں انواع گزر چکے ہیں اور مذکورہ بالا اقسام میں سے آپ کے مضامین مختصر سادے قصوں، بعض حادثوں اور آسان مقالوں پر مشتمل تھے، اس باب سے بعض دوسری اقسام بھی مشق کے لئے دی جارہی ہیں، وہ تراجم، رحلات، یومیات اور "خواطر" ہیں اور جو اقسام پچھلے ابواب میں گزرچکی ہیں ان کا معیار بھی اس باب میں بلند ہے۔

جن نئی اقسام پر مشقیں کرائی جارہی ہیں ان سب کی مثالیں بھی ساتھ ساتھ دیدی گئی ہیں، مثالوں کو پڑھ کر ان کے خاکے سمجھ لیجئے اور پھر انہی کے مطابق مشق کیجئے، آپ کے سارے مضامین میں آپ کا مقصد خدمت دین اور تقریر حق ہونا چاہیئے، اس کے لئے قرآن کریم وحدیث شریف کے مضامین سے استفادہ و اقتباس بہت مفید وضروری سمجھئے۔

مثال المقالة

على شخصيّة عظيمة من شخصيّات التاريخ

عمر بن عبد العزيز رحمه الله —- المثال (د١)

رجل من افذاذ الرجال، شخصية عظيمة غريبة لاينجب التاريخ مثلها إلا إذا ارادت الرحمة الإلهية بالخلق خيرا او سعادة ورشدا وهداية -

كان رجل المأية الأولى انتقل إلى رحمة الله مع انقراض القرن الاول من الهجرة بعد ما غيّر ما حوله من المملكة والبلاد عما كانت عليه من الحكم والسلطان، اخذ على يد الظالم ونصر المظلوم وارجع الحق إلى نصابه واعاد الماء إلى مجاريه وتم الامر للاسلام والسعادة الاخروية مرة أخرى واجتث اصول النبات الفاسد وقلعه قلعا، حق للعالم الاسلامي في عصره أن يقال العالم الاسلامي بجميع معانيه وبتلك الروح التي كانت سارية في العصر الأول -

ولد سيدنا عمر بن عبد العزيز بالمدينة المنورة سنة إحدى وستين يصل نسبه لأبيه إلى مروان ويصل نسبه من أمّه إلى سيدنا عمر بن الخطاب رضى الله عنه

فلما عقل وبلغ العمر الذي فيه يقبل الناس على التعلم والتثقف احب اخواله ومال إليهم واعتنى بتربيته سيدنا عبد الله بن عمر

فحاز بذلك درجة الفضل والسعادة وبلغ إشد كمال العلم والدين

ولما كان ينتمي إلى الأصل الأموي فاز بمنصب خطير بمنصب الإمارة على المدينة المنورة سهّل له ذلك وارادة الله وميل نفسه إلى الدين وعلمه أن يغترف من علم الدين والتقوى شيئًا كثيرا واتصل بالعلماء واهل الدين فاخذ ماعندهم وتأثر بشخصياتهم وتزود لنفسه مما يملكونه لكنه لترَبيته في بيئة عاليه ملكية كان رفيع الذوق مرهف الحس متنعمًا بقدر ما تبيحه الشريعة الغرّاء لأمثاله يلبس نفيسا ويأكل لذيذا ويعطر ملبسه بروائح فائحة ويمشي بمشية طريقة معجبة حتى سموا مشيته المشية العمرية فكانما كان ميزانا للتطرف ونفاسة الذوق

فلما اراد الله به وبالأمة الاسلامية خيرا انتقلت الخلافة اليه انتقلت اليه بغتة لم يكن يرجوها ولم يكن على بال أحد ان ذلك كائن فتجرد عمر بن عبد العزيز من جميع ما كان يختص به متنعما وتزهد في الدنيا اقصى غاية الزهد واخذ الناس على الباطل وارجعهم إلى الحق وهجر جميع المألوفات التى ألفها أخذ الزكاة وسمع للمظلوم ونصر الحق وحرم اسرة الخلافة من جميع الاختصاصات واصبحوا كجميع الناس

له حكايات عجيبة في هذا الصدد فقد شدد على نفسه وعلى اهله مالم يشدد مثله على احد حرم نفسه واهله من الحياة السهلة

المستريحة حتى كان لايجد احيا نا ما يكفى لضرورته فضلا عما يرغب فيها النفس من الكماليات

رحمه الله لم يبق واليا للمسلمين إلا سنتين ثبت فيهن للعالم وللتاريخ ان الاسلام صالح لكل عصر وممكنة عودته اذا إجتهد لها الناس ونشدوها۔

انتقل الى رحمة الله فى السنة الواحدة بعد المأية الأولى طيّب الله ثراه ورفع درجاته

تقسيم المقالة الى الأجزاء

الموضوع :۔ سيرة سيدنا عمر بن عبد العزيز

العنوان :۔ الخليفة الراشد فى دولة الاموييّن

الافتتاح :۔ رجل من افذاذ الرجال

العناصر :۔ (١) هرجعة د الإسلام للمأية الأولى (٢) ولده وتربيه واستفاد من ذمؤلته (٣) هو قبل خلافته (٤) صفاته وعواطفه (٥) انتقال الخلافة اليه (٦) وعمله لخير الاسلام (٧) حكايات طريقه عنه (٨) كان رجلا لن ينساه التاريخ عمل اعمالا عظيمة

الاختتام :۔ رحمه الله

التمرين (٦)

اكتب - الموضوع :- عن حياة سيدنا احمد بن حنبل رحمه الله

العنوان :- حياة سيدنا احمد بن حنبل

الافتتاح :- امام من أئمة المذاهب الاربعة وعالم من جلة علماء الحديث -

العناصر :- (١) هو رجل الحديث والفقه وهو من اعاظم رجال الاسلام فقها وورعًا (٢) وُلد وتوفى ...... (٣) .... بعد فراغه من التعلم (٤) صفاته وعوائده (٥) خدمته للسنّة والحديث (٦) المحنة وثباته فيها (٧) نظرة اجمالية على حياته (٨) كان رجلا عظيما توفى سنة ٢٤١

الاختتام :- رحمه الله

العناصر للمقالة القادمة للمثال

الموضوع :- عن ندوة العلماء ودار العلوم التابعة لها

العنوان :- ندوة العلماء ودار علومها

الافتتاح :- ندوة العلماء هيئة اجتماعية ترمى الى نشر الثقافة والدين وانهاض الفئة المسلمة

العناصر :- (١) حال المسلمين كانت فى الحكم الانجليزى جد سيئة

(٢) كأن الاسلام كان ينهزم (٣) فكانت الحاجة الى رجال اقوياء فى العلم والحكمة والدين (٤) فكّر المسلمون فى ذلك فى حفلة لهم فى كانپور (٥) فكرة ندوة العلماء وانشاءها (٦) ثم فكرة دار العلوم وانشاءها (٧) اول مدير لندوة العلما (٨) اول عميد لدار العلوم

١٦

الاختتام :- نتاج دار العلوم -

الدَّرسُ العشرُون

المقالة على هيئة اجتماعية او مُنظمة

ندوة العلماء ادار علومها ـــــ المثال (١٦)

ندوة العلماء هيئة اجتماعية ترمى إلى نشر الثقافة والدين و بعث الحياة الدينية فى المسلمين و انهاض الفئة الاسلامية وتقويتهم وتزويدهم لما هم مو اجهوه و مصادموه من اباطيل العصر و جحد الجاحدين العصريين حتى يستطيعوا ان يقصوا الفضيلة وينشروها ويعيدوا للاسلام سابق مجده ويصبحوا (فتية امنوا بربهم وزدناهم هدى)

كانت احوال الهند فى عصور الحكم الانجليزى سيئة لحد عظيم وخطرة لدرجة مدهشة وكان يخاف على حياة الاسلام للحملة القوية التى يحملها الطاغوت ورجاله ولهذا لان الذين يقومون لأنفسهم رجال الاسلام فى المعركة القاسية الشديدة فكانت الحاجة جد شديدة الى جهود قوية جبارة وإلى علم وحكمة وقوة (والحكمة ضالة المرء من فأين وجدها فهو احق بها)

فقام علماء الاسلام واجتمعوا فى كانپور وفكروا فى ذلك الأمر فانشئوا هيئة إسلامية اغراضها هى نفس ما قلت آنفا ثم

تولّت هذه الهيئة انشاء مدرسة تربی جیلا فتیًا من المسلمین فتیًا فی الاخلاق فتیًا فی العقل فتیا فی عصره یجمع بین صلابة القدیم وعزارته وبین رشاقة الجدید وطرافته ولا یکون مثل المحافظین الجامدین المتعنتین فلا یرقوا ولا یمیلوا ، ولا یکونوا مثل المتنورین الجاحدین المتحللین فلا یصلبوا ولا یقووا الدفاع

انشأت ندوة العلماء تلك المدرسة وسمّاها دار العلوم التابعة لندوة العلماء واستخدمتها فیما وضعت لها من خطط ورسمت لها من الطریق فانبتها ربّها نباتا حسنا وآتت أکلها ضعفین ونفعت المسلمین مایعلم الله حقیقته وقدره

وتقرر اوّل مدیر لندوة العلماء، مولانا محمد علی المونجیری رحمه الله واتخذ اول عمید لدارعلومها - الشیخ حفیظ الله ر ؛

وتخرج علیها جیل فتی قوی خدم الأمة الاسلامیه خدمة یکاد لا یسبقها نظیر ولا تزال تذکر فی المسلمین ولن یزال التاریخ یذکرها وثبت لدی الأکیاس من المسلمین ان ندوة العلماء ودارعلومها ضرورة اسلامیة جلیلة من دون شك وهی حاجة الاسلام العظیمة -

---

التمرین (۶۲)

اکتب - الموضوع :- جامعة دار العلوم فی دیوبند

العنوان :- دار العلوم القاسمية

الافتتاح . دار العلوم القاسمية مدرسة عظيمة تتوخى نشر الدين وتعليم الثقافة الدينية للمسلمين -

العناصر :- (١) تاثير التعليم الانجليزى فى المسلمين وتباعدهم عن الاسلام (٢) حاجة المسلمين إلى العلماء (٣) تفكير علماء الهند فى امر المسلمين (٤) مولانا محمد قاسم النانوتوى (٥) إنشاء دار العلوم (٦) مولانا محمود حسن الديوبندى (٧) اوّل مدير لها واول شيخ لها فى الحديث (٨) أعمالها وإنتاجها

الاختتام :- فوائدها وفضائلها -

التمرين (٦٣)

ترجم إلى اللغة العربية :-

جب شیطان کے اثرات ان کے نفوس سے دھل گئے، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ ان کے نفوس کے اثرات ان کے نفوس سے زائل ہوگئے، نفسانیت کا خاتمہ ہوگیا اور وہ لوگ اپنے نفسوں کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرنے لگے جیسا کہ وہ دوسروں سے کرتے تھے، دنیا میں رہتے ہوئے مردان آخرت اور نقد سودے کے بازار میں آخرت کے قرض کو دنیا کے نقد پر ترجیح دینے والے بن گئے، نہ کسی مصیبت سے گھبراتے، نہ کسی نعمت پر اتراتے، فقران کی

راہ میں رکاوٹ نہ بن سکتا، دولت سرکشی پیدا نہ کر سکتی، تجارت غافل نہ کرتی کسی طاقت سے نہ دبتے، اللہ کی زمین پر اکڑنے کا خیال کبھی نہ آتا بگاڑ اور تخریب کا وہم بھی نہ ہوسکتا تھا، لوگوں کے لئے میزان عدل تھے، وہ انصاف کے علمبردار تھے، اللہ تعالیٰ کے گواہ تھے، خواہ اپنے نفس کے خلاف گواہی دینی پڑے، خواہ والدین اور اعزا کے مخالف جانا پڑے، تو اللہ نے اپنی زمین کو ان کے قدموں میں ڈال دیا اور دنیا کو ان کے لئے مسخر کر دیا وہ اس وقت اللہ کے دین کے داعی اور عالم کے محافظ بن گئے، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان کو اپنا جانشین بنایا اور آپ خود ٹھنڈی آنکھوں کے ساتھ رسالت اور امت کی طرف سے اطمینان لے کر رفیق اعلیٰ کی طرف سفر کر گئے۔

(مولانا ابوالحسن علی ندوی)

التمرين (٦٤)

اكتب - الموضوع :- ضرورة طلب العلم ذ درجة الطالب واهميته

العنوان :- طالب العلم

الافتتاح :- الطلبة في كل امة مناط رجائها و بذرة مستقبلها و الاحيا، الذي عليه تقوم وإلى قيادتهم تحتاج۔

العناصر :- (١) العلم ضروري للانسان في جميع شئون حياته (٢) الجهالة شر صفة للإنسان (٣) قد وصف النبي صلى الله عليه وسلم طالب العلم بصفات حسنة (٤) أحاديث

(٥) فوائد العلم فى الدنيا (٦) فوائد العلم فى الدين (٧) أية صفات يجب ان يتحلى بها الطالب (٨) أية علوم يتلقاها (٩) طالب العلم والعلم فى هذا العصر.

الاختتام :- يجب تكوين الطلبة تكوينا صالحا وتغذيتهم غذاءً دسمًا وارشادهم إلى الصواب والطريق المستقيم.

انتظر المثال .. ..

الدَّرسُ الحَادِي والعشرُونَ

على بيان أمر او اثبات فكرة

لماذا نتعلم اللغة العربيّة ـــ المثال (١٧)

دخل الانجليز الهند فى اوائل القرن السابع عشر الميلادى وفى مدة قليلة تدخلوا فى سياسة البلاد وقد كانوا استولوا على الاقتصاد بتجارتهم الواسعة التى تعاطوها شركتهم تدخلوا فى سياسة البلاد حينما كانت ملوك الهند فى اسوء حال تفقد القوة والمكانة العزيزة واوغلوا فى المترفات يعيشون فى النعيم حينما ترى الانجليز امكر الامم تستطيع ان تختص ما لا يحتملها غيرها وتصبر على ما يعجز عن الصبر فيه غيرها فبدأوا يؤثرون فى السياسة ويتغلبون على ملوك الهند وانتهى ذلك الى غلبتهم الكاملة على طول البلاد وعرضها ثم جاءوا بمناهج التعليم السامة وربّوا الجيل الناشئ على حب الدنيا والسخرية بالدين فلم يمض الاجزء من القرن حتى اصبح الشعب الهندى والمسلمون يهزؤن بالدين ويحبون الدنيا ومالها فكاد الدين يفقد سيطرته على المسلمين فاحتاج الى ابطال ينقذونه من براثن هؤلاء الاعداء وإذن انشأ مفكرو الاسلام وعلماءه

مدارس العلم التي تعلم ابناء الامة الاسلامية الدين وتفقههم في الشريعة وتربيهم على المعانى الدينية والهمم العالية فاقبل قليل من الناس الذين يرون دينهم اغلى شئ على تعليم ابناءهم في هذه المدارس۔

وبما قدرت على أن أرى رأيى واصمم مستقبلى تصميما عاقلا نضلت الناحية الدينية وآثرت أن أكون رجلا مؤمنا لا ملحدا ماتعا خليعا فتوجهت إلى مدرسة عربية بعد ما استرضيت والدى على ذلك وكانا في اول الامر لا يؤثران لى الناحية الدينية لانها لا تضمن لى بمستقبل مادى عظيم ويتويان بعثى إلى مدرسة عصرية حتى يمكن لى أن انال وظيفة عالية من وظائف الحكومة فلما اوضحت لهما أن النعيم والثراء الذين قد يحصلان لى من التعليم العصرى ليسا بمنقذى من ويلات يوم القيامة غير ان علم الدين اذا عملت به سينقذنى من غضب الله وعذابه لانى ساخشى الله اذ يقول الله تعالى إنما يخشى الله من عباده العلماء، فلما شرحت لهم فوائد علم الدين اقتنعا وسمحا لى، فانعم الله على إذ جمع لى حسنيين حسنى التعليم الديني وحسنى رضا ابوى والله يقول في اكرام الوالدين (وان جاهداك على أن تشرك بي ما ليس لك به علم فلا تطعهما وصاحبهما في الدنيا معروفا) (ولا تقل لهما اف ولا تنهرهما وقل لهما قولا كريما)

فاستطعت ان تعلم ما اشاء من علوم القرآن والسنة

حتى اتغذى بالدين غذاءً كافيا و اتزود منه لى زادًا ينفعنى في القبر ويوم القيامة "والآخرة خير لك من الاولى" ولاشك في أن الدنيا كذلك تحصل لمن حصل له رضا الله وعلمه أما الآخرة فشك في ان تحصل لغير راغب فيها

عناصر المقالة السابقه :-

الموضوع - لماذا اتعلم اللغة العربية

العنوان :- لماذا اتعلم اللغة العربية

الافتتاح . -دخول الانجليز في الهند وتاثيرهم في الاقتصاد و السياسة ثم اساءتهم إلى الدين وتفكير علماء الاسلام في تعليم الدين واقامتهم للمدارس

العناصر :- (١) لما بدأت اعقل الاشياء تضيت نفسى التعليم الدينى (٢) ابى على دوى فافهمتهما (٣) لماذا ابوا على و ماذا قلت لهما (٤) ارضيتهم -

الاختتام :- فاستطعت أن اتعلم ما شاء من علوم الدين وهى ستنفعنى في الآخرة ولن تحرمنى من الدنيا

التمرين (٦٥)

اكتب - الموضوع :- حاجة الطالب الدينى إلى توسيع علومه ومعارفه.

العنوان :- العلوم العصرية للطالب الدينى

الافتتاح :- انما العالم الدينى هو اوسع الناس معرفة وادق الناس نظرا واعمق الناس حكمة لانه من قادة أمة عظيمة أمة محمد صلى الله عليه وسلم

العناصر :- (١) يحتاج العالم فى فهم اسرار القرآن والحديث وفى قيادة الامة إلى علوم ومعارف مختلفة (٢) يجب له ان يكون نظره دقيقا فى كل من السياسة والاقتصاد والاجتماع (٣) لكل ذلك يحتاج إلى سعة الدراسات والمطالعات. (٤) العلماء الذين لم تتسع دراساتهم لم يخرجوا من دائرة محدودة ولم يسرحوا النظر فى الآفاق (٥) امثلة من العلماء الذين ذخرت معارفهم واتسعت دراساتهم (٦) اعمالهم

الاختتام :- ولما جمع العالم مع الدين علوما جمة ثم استخدمها فى نفع الدين أتى باعمال جليلة

التمرين (٦٦)

الموضوع :- بيان فضيلة الاسلام وضرورته للانسان

العنوان :- دين الفطرة -

الافتتاح :- ليس هذا العالم عبثا من غير نظام من الله مقرر قال الله تعالى أفحسبتم إنما خلقناكم عبثا الخ

العناصر :- (١) فوضت إلى الانسان الذى يجهل مشغل الحكمة الالهية ادارة هذا العالم (٢) لم تحصل ولن تحصل هذه الحكمة الالهية للإنسان إلا من يد رسوله العظيم محمد صلى الله عليه وسلم) (٣) الدستور الذى جاء به محمد صلى الله عليه وسلم هو دستور الحياة وقانون الكون (٤) وكلما سار الانسان فاقد هذا الدستور لزمته الزلات و العثرات (٥) الاسلام قانون السلام وحكمة عالية فى دقائق شئون الحياة (٦) الاسلام حاجة الجميع كتابه القرآن وزعيمه محمد صلى الله عليه وسلم ولا غنى لاحد من الناس عنه (٧) الاسلام دين الفطرة

الاختتام :- ولذلك يصلح لجميع الدهور وسائر الاعصار

التمرين (٦٧)

الموضوع :- نضيلة المحبة بين الناس وضرورتها وحكمتها

العنوان :- المحبة

الافتتاح - المحبة روح الوفاق والوئام تقوم الوحدة به ويجتمع الشمل

العناصر :- (١) قول الله تعالى فيها (٢) اقوال رسول الله صلى الله عليه وسلم (٣) تاثيرها فى الناس (٤) ماذا يحدث إذا انفقدت المحبة (٥) البغيضة وآثارها المبغوضة (٦) ضرورة العالم للمحبة

الاختتام :- ان جميع الحروب والمشاحنات التى تراها فى العالم هى لفقدان المحبة من قلوب الناس

التمرين (٦٨)

الموضوع :- بيان فضيلة صلة الرحم وما ورد فيها من أمر و نهى فى تركها.

العنوان :- صلة الرحم

الافتتاح : - (يايها الناس اتقوا ربكم الذى خلقكم من نفس

واحدة وخلق منها زوجها و بث منهما رجالا كثيرا ونساء
واتقوا الله الذى تساءلون به والأرحام ان الله كان عليكم رقيبًا
تشير الآية الى أن الرحم صلة قوية عظيمة

العناصر :- (١) صلة الرحم صفة سامية (٢) تحريض النبى عليه السلام عليها (٣) ذكرها فى القرآن (٤) هى فى حياة الرسول عليه السلام (٥) فوائدها (٦) قبائح قطع الرحم

الاختتام :- قد حث الاسلام على كل خلق فاضل ولا شك أن المجتمع الانسانى لا يستقيم بدون الاخلاق الفاضلة وطهارة النفس الانسانيه وتزيينها وصلة الرحم للجمعية الانسانيه كالطين فى بناء القصر

التمرين (٦٩)

اكتب على عنوان - المسجد وموضوعها (ضرورة المسجد واهميته لأعمال المسلمين)

الافتتاح :- المسجد بناء مخصص للعبادة كما لجميع الأديان ابنية مخصصة لعباداتهم غير ان المسجد يختلف عن المعابد و الصوامع

العناصر :- (١) ان المسجد مركز جميع الاعمال التى تعقد وتشاور لخير المسلمين (٢) وانه لمركز لدينهم ودنياهم (٣) منه

تصدر الامور و منه تدار (ﷺ) و فيه يعبد الله

(٥) كما أن جميع الاعمال التي تؤدى حسب امر الله عبادة

كذلك الاعمال التي هي من امر الله تدار في المسجد (٦)

للمسجد قيمة عظيمة في الاسلام -

الاختتام :- وكذلك مع الاسف هجرا لمسلمون المسجد ونسوا حقه

التمرين (٧٠)

اكتب رسالة إلى عميد مدرستك تطلب الرخصة و اليك

عناصرها وموضوعها

الابتداء :- ١٥- صدر بانار راى بريلى - تحريرا في .....

المقدمة :- حضرة صاحب العزة والسيادة فضيلة العميد لمدرسة

.... الموقر السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

الافتتاح :- بعد تقديم جميع معاني الاحترام والإعظام اخبر سيادتكم

الموضوع :- أن أمرًا هامًا قد منعني من ان اتوجه للحضور في المدرسة

في الوقت المحدد (او) ان بعض الشواغل القاسرة حالت

بيني وبين حضوري في المدرسة اليوم فلا اتمكن من الحضور

يوم .... رجاءً أن تسمحوا لي في هذا الغياب

الاختتام :- ولكم منا جزيل الشكر والامتنان ولائق التحية

و السلام عليكم ورحمة الله العاجز --- الطالب بالصف ---

التمرين (۷۱)

ترجم إلى اللغة العربية :-

علم بغیر یقین کے زبان کی ورزش ہے، دماغ کا تعیش اور دل کا نفاق، پیغمبروں نے اپنے ماننے والوں کو صحیح علم عطا کیا اور مضبوط یقین، انہوں نے جو کچھ جانا اس کو مانا، پھر اپنے کو اس پر قربان کر دیا، ان کے دماغ اس علم سے روشن ہوئے، اور ان کے دل اس یقین سے طاقتور، ان کے یقین کے قصے تاریخ میں پڑھئے، ان کے یقین کے نتائج اپنی گرد و پیش کی دنیا میں دیکھئے۔

آج اگر یقین ہوتا تو بداخلاقی کیوں ہوتی؟ ظلم کیوں پھیلتا، رشوت کا بازار کیوں گرم ہوتا، کیا یہ تمام خرابیاں اس لئے ہیں کہ علم نہیں، لوگوں کو معلوم نہیں کہ چوری جرم ہے؟ رشوت حرام ہے، گرہ کٹی بداخلاقی ہے؟ یہ کون کہہ سکتا ہے؟ ہم تو دیکھتے ہیں کہ جہاں علم زیادہ ہے وہاں خرابیاں بھی زیادہ ہیں، جو لوگ رشوت کی برائی پر کتاب لکھ سکتے ہیں اور اس کی تاریخ مرتب کر سکتے ہیں، وہ زیادہ رشوت لیتے ہیں، جو چوری کی خرابی سے اور اسکے انجام سے زیادہ واقف ہیں وہ چوری زیادہ کرتے ہیں، گرہ کٹوں کو دیکھئے ان میں بہت سے ایسے ملیں گے جو گرہ کٹی کے الزام میں کئی کئی بار سزا بھگتے ہوئے ہوتے ہیں، کیا ان سے زیادہ کوئی گرہ کٹی کے انجام اور سزا سے واقف ہوگا، اگر صرف علم کافی ہوتا تو چوری کی سزا کے بعد چوری چھٹ جاتی اور ایک دفعہ

جرم کرنے کے بعد اور سزا بھگتنے کے بعد کوئی دوبارہ جرم نہ کرتا لیکن ایسا
نہیں ہو رہا ہے معلوم ہوا کہ علم تنہا کافی نہیں۔ (پیام انسانیت)

التمرین (۷۲)

اکتب علی عنوان ۔ القرآن کتاب اللّٰہ وموضوعہا رابداء
جمال القرآن ومکانتہ)

الافتتاح :۔ القرآن کتاب معجز دون شك

العناصر :۔ (۱) القرآن کامل فی جمیع النواحی (۲) فیہ ادب عظیم معجز (۳) وبلاغۃ وتعبیر (٤) وحجۃ وبرھان (۵) وحکم وحقائق (٦) وقد بارز القرآن الادباء فلم ینھضوا (۷) وان ادباء العرب وان کانوا غیر مسلمین لیعترفون لسمو القرآن وبلاغتہ

الاختتام ۔ انہ کتاب اللہ ھو ھو لم یتغیر ولم یتعطل ولم یزل

الدّرسُ الثانى وَالعشرُون

على الخاطرة

هكذا يفهمون الاسلام فى الغرب ـــ المثال (١٨)

دعيت لإلقاء محاضرة عن الاسلام فى كنيسة فرجينيا فوقف القسّيس الشاب فقدّمنى للحاضرين بقوله : لن اقدم لكم المحاضر، فان ذلك سيتولاه غيرى، اما أنا فسأقدم لكم دين المحاضر ، ان دين قسّيسينا المحاضر اليوم هو الاسلام ، ونبى الاسلام هو محمّدٌ. وحين جاء محمّدٌ كان فى الجزيرة العربية ثمانية عشر الها يعبد ، احدها اسمه (ALLAH) الله فاختار محمد هذا الاله (ALLAH) وجعله الاله الوحيد الذى يعبد !!

وقد استغرب الحاضرون حين قلت لهم انى لست قسيسا لانه ليس فى الاسلام رهبنة ولا قسيس، وضحكوا حين قلت لهم ان المعلومات التى قالها القسيس عن الاسلام اسمعها انا اليوم لاول مرة !! وما لبثوا حين حدّثتهم عن الاسلام أن ابدوا دهشتهم واعجابهم بالذى سمعوه، وحرصوا على مصافحتى بعد المحاضرة فى عاطفة تأثرت بها ، وطالبنى كثير منهم بنسخ من ترجمة معانى القرآن بالانجليزية

هكذا يفهم الاسلام هناك .... وهكذا يعرض .... فكيف بالله يحاسب هؤلاء على كفرهم به ؟ وكيف نحاسبهم اذا نظروا إلى المسلمين شزرا كما ينظرون ؟

ثم ماذا يقول المسلمون لله يوم القيامة حين يسألهم عن أمانة تبليغ الدعوة للناس كافة ...... بعد ان يسألهم — طبعا — عن امانة الاسلام فى انفسهم وفى اوضاعهم ؟ ؟ !

ألا ما أثقل الحمل وما ارهب الحساب !!

(سعيد رمضان فى (المسلمون)

گزشتہ صفحہ پر جو قطعہ آپ نے پڑھا اس کو خاطرہ کہتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی واقعہ یا کوئی بات دیکھ کر جب ذہن اس کے مفید یا مضر پہلو پر غور کرے اور اس سے دل و دماغ پر جب کچھ تاثر ہو اس کو قلمبند کر لیا جائے، اگر عبارت صاف صحیح اور بے تکلف ہوگی تو اس سے طاقت و تاثیر مفقود نہ ہوگی اور کاتب السطور کا تاثر قارئین تک منتقل ہو سکے گا۔

خاطرہ کے تجزیہ و تحلیل سے آپ کو صرف دو عنصر ملیں گے، پہلا عنصر تو اس بات کا یا اس واقعہ کا ذکر جو کہ خاطرہ کا سبب بنا، دوسرے اس پر اپنا تاثر اور خیال .

التمرين (۷۳)

آپ کی زندگی اور آپ کے مشاہدے میں جو واقعات اور امور پیش آتے رہتے ہیں ان میں سے کسی نئی بات کو لے لیجئے اور دیکھو ہو کر اس پر غور کیجئے اور ذہن وقلب کو اس سے اثر لینے دیجئے، پھر صفحہ ڈیڑھ صفحہ میں اس کو پیش کیجئے۔

مثال کے لئے دیا ہوا خاطرہ نظر کے سامنے رکھئے۔

التمرين (٧٤)

اكتب على عنوان :- الادب مع الدين وموضوعها اهمية الادب لخدمة الدين)

الافتتاح :- الادب كذلك أداة كبيرة لخدمة الدين

العناصر :- (١) الأدب خير وسيلة للوعظ والإقناع (٢) وانه لناجح فى دحض الباطل ونشر الخير (٣) وقد سلك القرآن هذا الطريق (٤) وكم نجح الادباء فى هذا الغرض

الاختتام :- فلنقرأ الادب لخدمة الدين

الدّرسُ الثالثُ والعشرُونَ

على المذكّرات او اليوميّات

ايام فى القطر المصرى —— المثال (١٩)

يوم الاثنين ٢٤/٧/٧٠م

اليوم يوم شم النسيم ، وهو عيد مصر المعروف. وهو كعيد (بسنت) او يوم الربيع عند اهلنا ذلك فى بلادنا و"النوروز" فى ايران، وهو اليوم الذى يخرج الشعب فيه أعذاده ويجن باللهو والمجون، ورأينا الناس يتوجهون الى النيل زرافات ووحدانا ويقصدون الحدائق العامة رجالا ونساءا ، ويطرح كثير منهم الحشمة فى هذا اليوم ويثور على التقاليد فى الاوضاع ، وكثيرًا ما تشم رائحة الخمر.

ذهبت إلى مطبعة الحاج حلمى المنياوى وصححت تجارب كتاب" شاعر الاسلام الدكتور محمّد اقبال" وفجأنا فى محلنا الشيخ احمد الشرباصى بمقدمات مقالاتى التى طلبتها منه امس، ولم أكن انتظر انه سيتمها فى يوم واحد، فكان السرور عظيما، واذا هذه الخلاصات بليغة مركزة، فصيحة العبارة تتجاوب مع

المقالات ومقاصدها، ولا شك ان الشيخ الشرباصى عجيب فى سرعة الخاطر وارتجال الكتابة ورشاقة العبارة.

يوم الجمعة ٢٨/٧/٧٠ هـ — ٤/٥/٥١م

زارنا فضيلة الشيخ محمد صبرى عابدين فى محلنا، وقد تكرم بالزيارة مرتين وخرجنا معه الى جامع الظاهر بيبرس الجاشنكير والشيخ يستعرض التاريخ فى الطريق، ويذكر تاريخ المبانى والجوامع التى يمر بها، ومنها زاوية "السلطان صلاح الدين" التى كان كبار المشايخ والعلماء يتنافسون فى تولى الشياخة فيها لعظم الاوقاف التى تشتمل عليها هذه الزاوية، ووصلنا الجامع وصلينا الجمعة فيه، وهذا هو الجامع الذى كان الامام السيوطى يتولى الاشراف على اوقافه، وامتنع مرة عن دفع ريع الاوقاف الى الرجال الذين لا يشتغلون بالعلم والذكر حسب شروط الواقف ويقضون اوقاتهم فى البطالة...... فثار عليه اولئك والقوه فى ميضأة فى وسط الجامع ولم يخرج الا بمشقة، واجتمعنا بعد الصلاة بالشيخ تمام النقشبندى، وهو خليفة الشيخ محمد امين البغدادى احد كبار المشايخ النقشبندية فى مصر، والذين يرجع اليهم الفضل فى انتشار هذه الطريقة فى هذه الديار وصادفنا هنالك صديقنا محمد رشاد الذى يتردد كثيرا إلى الشيخ

يوم السبت ٢٩/٧/٧٠م — ٥/٥/٥١م

ذهبنا بعد الظهر الى حلوان، وعدنا فضيلة الشيخ حسنين محمد مخلوف، وصادفنا صديقنا الشيخ احمد الشرباصى، ومن بيت فضيلة الشيخ توجهنا لزيارة الاستاذ سيد قطب فقد طال العهد بزيارته وكنا قد نسينا عنوانه فى البيت فلم نهتد اليه على كثرة السؤال وكثرة الدوران فرجعنا إلى القاهرة.

يوم الاحد ٣٠/٧/٧٠م — ٦/٥/٥١م

ووصلنا الى الجبهة وقابلنا الدكتور محمد يوسف موسى، وكانت مقابلته غاية هذه الرحلة الشاقة وثمرتها، وتحدث عن كتابى الماثل للطبع "إلى الاسلام من جديد" وقال لعل الوحدة التى تربط هذه المقالات والمحاضرات المكتوبة فى ظروف مختلفة ومناسبات مختلفة هى إعادة الثقة الى نفوس المسلمين بدينهم ورسالتهم، قلت: نعم، وعجبت من حسن ملاحظة الدكتور وسلامة تفكيره.

يوم الاربعاء ٣/٨/٧٠م — ٩/٥/٥١م

ذهبنا اليوم الى سماحة المفتى السيد امين الحسينى فى شارع محمد على بمصر الجديدة، وتغدينا مع سماحته مع جماعة من الضيوف الكرام، وكان الغداء شهيا فاخرا اقرب الى ذوقنا الهندى، وكان حديث سماحة المفتى عذبا دقيقا كعادته فكان ذلك يزيد فى الانس واللذة «يوميات سائح»

التمرين (٧٥)

یہ اوپر گزرا ہوا قطعہ ڈائری کا ایک نمونہ ہے جس کو عربی میں مذکرات کہتے ہیں، اس میں دن بھر کے وہ واقعات و حالات درج کئے جاتے ہیں جو نئے ہوتے ہیں اور ہر وقت اور ہر روز نہیں پیش آتے۔

مذکرات میں دن بھر میں پیش آنے والی ہر بات لکھی جاسکتی ہے لیکن مذکرات وقیع اسی وقت ہوسکتی ہے جب صرف ان حالات وکوائف وحوادث کا ذکر کیا جائے جن میں افادیت یا جدت ہو۔ آپ بھی ڈیڑھ دو صفحوں میں اپنا روزنامچہ لکھئے۔

التمرين (٧٦)

اكتب — الموضوع :- عن الجامع الازهر بمصر

العنوان :- الجامع الازهر

الافتتاح :- الجامع الازهر لجامعة كبيرة عظيمة عالمية تخرّج علماء فى الدين الاسلامى فى عدد ضخم يكفل للعالم ضرورته فى الارشاد والتعليم والتبليغ

العناصر :- (١) انشأته الدولة الفاطمية قبل الف سنة (٢) فهو اقدم مدرسة جامعة (٣) وكان قصدهم بانشاءه نشر الديانة الاسماعيلية وتدعيم أسسها فى المسلمين (٤) لكنه

تحول من هذه النزعة الى نزعة اهل السنة (٥) طرق التعليم فيه (٦) مواد التعليم (٧) الازهر القديم والجديد (٨) كبره وعدد الطلبة والاساتذة فيه (٩) هيئته و ادارته (١٠) مركزه فى العالم

التمرين (٧٧)

اكتب — الموضوع :- عن حياة الشاه ولى الله الدهلوى

العنوان :- الشيخ حجة الاسلام ولى الله الدهلوى

الافتتاح :- امام فى بيان اسرار الشريعة حجة الله فى الهند ومجدد عظيم لدينه فى هذه البلاد -

العناصر :- (١) لقد قلب الاوضاع الفاسدة واقام بناء العلم الدينى والمعرفة الاسلامية (٢) ولادته ونشأته (٣) حالة الهند عند نهوضه (٤) منشوده واهدافه (٥) المقاومة التى تلقاها (٦) علماء الدين فى الهند فى زمانه (٧) طرق دعوته وعمله (٨) انتاجه (٩) هو بعد حياته

التمرين (٧٨)

اكتب - **الموضوع**:- منزلة الرسول عليه الصلاة والسلام

العنوان:- رسول الهدى والسلام -

الافتتاح:- بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم والعالم على احرّ من جمر من شدة الانتظار لمثل شخصيته العالمية العظيمة التي لا مثيل لها في الناس ،

العناصر:- (١) احوال البلاد زمن بعثته (٢) اليهودية و النصرانية الصحيحة في ذلك الزمان (٣) اليهود والامم الاخرى (٤) فساد المجتمعات وانحطاطها (٥) ظلم وجور واستبداد وظلام (٦) انبثاق نور الاسلام (٧) سيرة الرسول عليه السلام (٨) دعوته وعمله (٩) التغيير والانقلاب (١٠) الراحة والطمانينة (١١) الاسلام والحياة (١٢) فالرسول سراج منير للدنيا واهلها.

التمرين (٧٩)

ڈیڑھ صفحہ میں خاطرہ لکھئے لیکن تعلیق وتبصرہ کے لئے کسی مؤثر بات کا انتخاب کیجئے، اور پھر اس پر قلب وذہن کی دلچسپی کے ساتھ اچھی اور فصیح عبارت میں خاطرہ تیار کیجئے -

التمرين (۸۰)

ترجم إلى اللغة العربية :-

ترکستان وخراسان وکابل کے طالب علم پہلے بھی ہندستان کے عربی مدرسوں میں پڑھنے آتے تھے مگر چونکہ ان مدرسوں میں ہندستانی زبان کی ادبی تعلیم کا شوق نہ تھا، اس لئے وہاں کے طالب علم بول چال کی زبان تو سیکھ لیتے تھے، لیکن اس زبان میں لکھنے پڑھنے سے عاری رہتے تھے، لیکن دارالعلوم ندوۃ اور جامعہ ملیہ نے چونکہ تعلیمی مضامین میں اسکی اہمیت بھی رکھی ہے، اس لئے اس کے نتیجے سامنے ہیں، ندوۃ میں مولوی عبد الرحمٰن صاحب کاشغری نے اُردو ضرب الامثال پر بہت سے مضامین لکھے ہیں اور مثل مادری زبان کے اس کو بولتے ہیں۔ جامعہ میں چین کے بدرالدین نے اُردو زبان ایسی سیکھی کہ چین کے مسلمانوں پر خود اپنے قلم سے کتاب لکھی ہے اور جو دارالمصنفین میں چھپی ہے۔ ابھی میرے پاس ختن کے ایک ندوی طالب علم کا خط آیا جس کو پڑھ کر مجھے حیرت ہوئی۔ ندوہ کے ایک جاوی طالب علم عدنان نے اتنی اُردو سیکھ لی ہے کہ میرے رسالہ "رسول وحدت" کا جاوی میں ترجمہ کیا اور اب "خطبات مدراس" کا ترجمہ کر رہا ہے۔ محمد حسن مالدیپی، مالدیپ کے رہنے والے ہیں، ندوہ سے پچھلے سال فراغت پائی، اُردو خوب سیکھ لی، ابھی چند دن ہوئے مالدیپ سے ان کا اُردو خط آیا تو دیکھ کر تعجب ہوا، سوماترہ کا ایک نوجوان محمد صابر ندوہ میں ہے جو ایسی اُردو جانتا ہے کہ اُردو کتابوں اور رسالوں کا ترجمہ اپنی زبان میں کر لیتا ہے۔

(نقوش سلیمانی ص۹۹)

التمرين (٨١)

اكتب على عنوان - " اماطة الأذى عن الطريق"

(١) انها واجب انسانى وفريضة خلقية
(٢) فائدتها وضرورتها
(٣) فضيلتها كما جاء فى الحديث الشريف

التمرين (٨٢)

اكتب على عنوان - "الحياء"

(١) انه خلّة كريمة - (٢) محاسنه -
(٣) ماجاء عنه فى الحديث الشريف -
(٤) انه ضرورة لكل كريم -

التمرين (٨٣)

اكتب على عنوان - "محمّد بن القاسم الثقفى"

(١) من هو محمّد بن القاسم
(٢) أين ولد وترقّى (٣) كيف قضى حياته
(٤) متى توفى (٥) فضله

التمرين (٨٤)

اكتب على عنوان — " وقعة بدر"

(١) انها غزوة ذات اهميّة تاريخية

(٢) متى وقعت ؟ (٣) و سبب وقوعها ؟

(٤) كيف انتهت (٥) أثرها

التمرين (٨٥)

اكتب على عنوان — "حفلة تاريخيه شهدتها"

(١) .. .. (٢) . .. .

(٣) .. .. (٤) .. ..

التمرين (٨٦)

اكتب على عنوان — " كيف يمكن اصلاح فساد المسلمين"

(١) هل المسلمون فى فسادهم (٢) ماهو فسادهم

(٣) طرق الاصلاح المختلفه (٤) انجع دواء لدائهم

التمرين (٨٧)

اكتب على عنوان -" الحكم الاسلامى فى عهد سيدنا ابى بكر رضى الله عنه"

(١) عهد سيدنا ابى بكر رضه (٢) خلافته

(٣) طريقة حكمه (٤) فضائلها و اسلاميتها

التمرين (٨٨)

اكتب على عنوان -" الأخوّة الاسلامية"

(١) انها الحاجة المسلمين اشديدة (٢) رقيهم فى الزمن الغابر بسببها

(٢) وانحطاطهم فى الزمن الحاضر لفقدانها (٤) فوائدها

التمرين (٨٩)

اكتب "خاطرة"

التمرين (٩٠)

اكتب " ايّا ما شئت فى ثلاث صفحات"

الباب الخامس

الذیل

تعریف الخطأ و الصواب

عربی انشاء کے صحیح لکھنے میں ہمارے ہندستانی عربی داں طبقہ کو اچھی خاصی دشواری ہوتی ہے، اسکی وجہ یہ ہے کہ ایک تو ہمارے عربی مدارس نے اپنے نصاب میں ادب و انشاء کو معقول جگہ نہیں دی۔ ان میں عرصۂ دراز تک ادب کے نام سے وہ کتابیں پڑھائی گئیں جو فنی حیثیت سے ادب کی خدمت کم لغت کی خدمت زیادہ کرتی تھیں، جس کے نتیجہ میں لغت و مفردات کے بڑے بڑے فاضل تو پیدا ہوئے لیکن انشاء وکتابت کے مشاق بہت شاذ و نادر پیدا ہوسکے۔

دوسری وجہ یہ ہوئی کہ عربی زبان کے بہت سے الفاظ فارسی کے راستے سے اور کچھ براہ راست اُردو میں پہنچے، ان میں سے اکثر الفاظ کی صرف زبان ہی نہیں بدلی بلکہ ان کے معنی اور محل استعمال بھی بدل گئے اور وہ اپنے متغیرہ معنوں میں اردو داں طبقے کے نوک زبان بھی بن گئے، اب وہ جب ان معنوں کو عربی میں قلمبند کرنا چاہتے ہیں تو بلا ارادہ اردو الفاظ استعمال ہونے لگتے ہیں اور لکھنے والے کو معنوں کا تغیر محسوس نہیں ہوتا، اس فرق کو دقیق نظر سے ہی دیکھا جاسکتا ہے، اس بات کو دیکھ کر عرب ہندستانی عربی کو استخفاف کی نظر سے

دیکھتے ہیں۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ ہمارے عربی مدارس میں صرف ونحو و بلاغت تو خوب پڑھائی جاتی ہے لیکن ان کی تطبیق اور تمرین نہیں کرائی جاتی جس کی وجہ سے وہاں کا فاضل عالم بحث و مذاکرہ کے موقع پر مسائل عبور کا پورا ثبوت دیتا ہے لیکن ان پر خود عمل کرنے سے قاصر رہتا ہے۔

ان علتوں میں سے پہلی علت کا علاج یہ ہو کہ یا تو مدارس عربیہ کے نصاب میں ادب وانشاء کو اس کی جگہ دی جائے ورنہ کم از کم طلباء خود ذاتی طور پر ادب کا مطالعہ اور انشاء کی مشق کریں، مطالعہ کے لئے حسب ذیل ادباء کی کتابوں کا مطالعہ مفید ہوگا۔

مصطفی لطفی المنفلوطیؒ (مصر) مصطفی صادق الرافعیؒ (مصر) کرد علیؒ (شام)،
الامیر شکیب ارسلانؒ (ترکی)، طٰہٰ حسین (مصر) احمد امینؒ (مصر)،
سید قطب (مصر) احمد حسن الزیات (مصر) حسن البنا (مصر)،
مسعود الندوی (پاکستان) ابو الحسن علی الندوی (الہند)
علی الطنطاوی (سوریا) محمد الغزالی (مصر)
احمد عبد الغفور عطار (حجاز)

اس کے علاوہ مزید چند کتب دوسرے ادباء کی لکھی جاتی ہیں۔

علی هامش السیرة - الوعد الحق - الأیام - المعذبون فی الارض
الشعر الجاهلی (لطٰہٰ حسین)، عبقریة الصدیق - عبقریة عمر -
عبقریة محمدؐ - الصدیقه بنت الصدیق (لعباس العقاد) تذکرة الدعاة

(لبهی الخولی) الاسلام علی مفترق الطرق (لمحمد اسد) الاسلام حائر بین اهله (لعبد اللہ السمان) الانسان بین المادیة والاسلام (لمحمد قطب) حیاتی و فجر الاسلام (لأحمد امین)

اس کے علاوہ عربی رسائل واخبارات کا مطالعہ بھی ضروری ہے بعض پرچوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔

ماہانہ:۔ المسلمون (ص ب ۵۵۶ دمشق) الحج (مکة المکرمة) مجلة الأزہر (مصر) التمدن الاسلامی (دمشق)۔

ہفت روزہ:۔ منبر الشرق (مصر) الدعوة (مصر) الاخوان المسلمون (مصر)

روزنامے:۔ البلاد السعودیہ (مکة المکرمة) الهدی (بیروت) الاهرام (مصر) وغیرہ

دوسری علت کا مداوا یہ ہے کہ عربی لکھنے بولنے کی مشق کی جائے اور ہر اس لفظ کے استعمال میں احتیاط برتی جائے جو اردو میں بھی مستعمل ہو اور اسکو اسوقت تک استعمال نہ کیا جائے، جب تک کسی معجم سے توثیق نہ کرلی جائے مثلاً چند الفاظ لکھے جاتے ہیں ان میں ہندستانی عربی داں غلطی کرتے ہیں۔

نمبر	الفاظ	اردو معنی	عربی معنی
(۱)	صداقة	سچائی	دوستی
(۲)	ملازم	نوکر	ساتھ ساتھ رہنے والا
(۳)	میدان	ہر میدان	صرف مقابلہ اور گھوڑ دوڑ کا میدان
(۴)	غریب	بے زر	پردیسی
(۵)	فقیر	بھیک مانگنے والا	بے زر
(۶)	خط	مراسلت	لکیر یا رسم خط
(۷)	رسالة	مضامین و مقالات کی ماہانہ کتاب	خط۔ یا پیغام یا کتابچہ
(۸)	تقریر	تقریر۔ خطبہ	عائد کرنا یا مقرر کرنا۔ رپورٹ
۹	بحر	۔	سمندر
۱۰	نهر	۔	دریا
۱۱	مُلك	سلطنت	ملکیت کی چیز
۱۲	قتل	ہتھیار سے مارنا	کسی طرح سے زندگی ختم کردینا
۱۳	مکتب	پرائمری مدرسہ	دفتر
۱۴	محکمہ	شعبۂ حکومت	کچہری
۱۵	الزام	مجرم قرار دینا	عائد کرنا۔ یا پابند کرنا
۱۶	لسان	زبان۔ الفاظ کی بھی اور منہ کی بھی	زبان منہ کی زیادہ تر
۱۷	حدیث	صرف حدیث نبوی	ہر گفتگو۔ بات
۱۸	اعلان	منادی۔ اشتہار	اظہار، اشتہار

نمبر	الفاظ	اُردو معنی	عربی معنی
۱۹	احسان		کوئی بھی کام خوبی سے کرنا، اور حسن معاملہ
۲۰	مضمون	مقالہ	مواد - ضمانت شدہ
۲۱	طبیعۃ	طبیعت	فطرت
۲۲	مزاج	مزاج	اخلاط اربعہ کا عمل
۲۳	مقدمۃ	کچہری میں لیجایا جانے والا معاملہ	ہر آگے دی ہوئی یا پیش کی ہوئی چیز
۲۴	وکیل	کچہری میں بحث کرنے والا	ایجنٹ - ذمہ داری لینے والا
۲۵	حکم	آمرانہ قول	فیصلہ یا حکومت کرنا
۲۶	مشکل	دشوار	پیچیدہ اور مبہم
۲۷	عورۃ	صنف نازک	ہر چھپانے کی چیز
۲۸	اخبار	رسالہ کی بڑی قسم	خبریں
۲۹	استقلال	مستقل مزاجی	آزادی
۳۰	شعر	شعر و شعر	جنس شعر
۳۱	مصراع	شعر کے دو جزوں میں سے ایک جز	دروازے کا پٹ
۳۲	ادب	مشکل یا دلچسپ عبارت تحریر	فائدہ مند حقائق کی بلیغ عبارت میں عکاسی
۳۳	اسباب	سامان	سبب کی جمع
۳۴	اصول	مسئلہ کا بنیادی نقطۂ نظر	جڑیں
۳۵	نشر	ریڈیو پر کچھ نشر کرنا	چھاپ کر پھیلانا
۳۶	اشاعۃ	چھاپ کر پھیلانا	افواہ اُڑانا

نمبر	الفاظ	اُردو معنی	عربی معنی
۳۷	قیام	سکونت	اُٹھ جانا یا اٹک جانا
۳۸	مشغول	منہمک	کام سے وابستہ
۳۹	شرافة	انسانیت	عزت بزرگی
۴۰	عزة	احترام	بلند مقامی
۴۱	خراب	بگڑا ہوا۔ نادرست	اجاڑ
۴۲	تعمیر	عمارت سازی	آبادکاری
۴۳	فکر	پریشانی	ذہن
۴۴	حافظه	یاد رکھنے کی طاقت	پیسے رکھنے کا بٹوہ
۴۵	حُسن	خوبصورتی	اچھائی ۔ عمدگی
۴۶	لغة	الفاظ کے معنی دیکھنے کی کتاب	زبان
۴۷	درجة	تعلیم کی کوئی ایک سالانہ منزل	ایک درجہ
۴۸	مهتمم	مدرسہ کا منتظم و افسر	۔
۴۹	ناظم	〃 〃 یا افسر اعلیٰ	شعر کہنے والا؛ موتی پرونے والا
۵۰	عمارة	در و دیوار کا کوئی مجسمہ	۔
۵۱	معاملة	بات، واقعہ	آپس کا عملی تعلق
۵۲	معیار	کام کا درجہ و مقدار	پیمانہ
۵۳	وجه	سبب	چہرہ ۔ سمت
۵۴	مطلب	مراد	مقصود و مطلوب

نمبر شمار	الفاظ	اردو معنی	عربی معنی
٥٥	جلسة	اجتماع	ایک نشست
٥٦	جلوس	اجتماعی طور پر کہیں سے گزرنا	بیٹھنا
٥٧	شراب	حرام مشروب	کوئی بھی مشروب
٥٨	مجمع	بھیڑ	اکیڈمی - انجمن
٥٩	مذهب	دین و مذہب	مسلک - طریقہ
٦٠	مفهوم	معنی و مطلب	سمجھا ہوا، جو سمجھا جا سکے
٦١	مولانا	بزرگ و عالم	ہمارے آقا
٦٢	شكاية	چغلی	اظہار تکلیف یا احساس تکلیف
٦٣	إجازة	کسی کام کے لئے اظہار مرضی	رخصت - جواز
٦٤	سند	فراغت کا تصدیقی کاغذ	پشتہ - ٹیک
٦٥	خزانة	مال و دولت کا دفینہ	ذخیرہ
٦٦	مخالفة	کسی کے خلاف کام کرنا	ایک کام کو چھوڑ کر دوسرا کام کرنا
٦٧	أمن	امن و امان	سلامتی و حفاظت
٦٨	ضد	شدت اصرار	خلاف
٦٩	اسراف	فضول خرچی	کسی کام میں غلو اور زیادتی
٧٠	متين	سنجیدہ	مضبوط

مذکورہ بالا الفاظ کی صحیح عربی حسب ذیل ہے

(١) الصدق (٢) الخادم (چھوٹے کاموں کے لئے) الموظف (اداروں
یا محکموں کے لئے) (٣) الساحة (٤) الفقير (٥) السائل - الصعلوك
(٦) الكتاب - الرسالة (٧) المجلة (٨) المحاضرة الخطبة ،
(٩) القناة (١٠) الجدول (١١) القطر - المملكة (١٢) الاغتيال
(١٣) المدرسة الابتدائية - الكُتّاب (١٤) المصلحة - الدائرة ،
(١٥) تهمة (١٦) (١٧) الحديث (١٨) الاعلام (١٩) الجميل ،
الانعام ، الافضال (٢٠) المقالة (٢١) النفس - الحال (٢٢) الصحة
(٢٣) القضية (٢٤) المحامي (٢٥) الأمر (٢٦) صعب (٢٧) المرأة -
الحريم (٢٨) الجريدة (٢٩) الأناة (٣٠) بيت - بيتان - ابيات
(٣١) شطر (٣٢) (٣٣) الحوائج - الأمتعة (٣٤) مبدأ -
مبادئ (٣٥) اذاعة (٣٦) نشر (٣٧) إقامة (٣٨) منهمات ،
(٣٩) الكرامة - الشرف (٤٠) الاحترام (٤١) الفاسد (٤٢) البثء
(٤٣) الهمة (٤٤) الذاكرة (٤٥) الجمال (٤٦) المعجم (٤٧) الصف
(٤٨) العميد (٤٩) المدير (٥٠) المبنى (٥١) الأمر (٥٢) المستوى
(٥٣) السبب (٥٤) المعنى - المراد (٥٥) الحفلة (٥٦) الموكب
(٥٧) الخمر (٥٨) الجمع (٥٩) الدين - الديانة (٦٠) المعنى - المغزى
(٦١) الشيخ (٦٢) الوشاية (٦٣) الإذن (٦٤) الشهادة (٦٥) الكنز
(٦٦) المعارضة (٦٧) السلام (٦٨) اللجاجة (٦٩) التبذير (٧٠) الوقور -

ان الفاظ کے علاوہ اور بھی بہت سے الفاظ ہیں جن کا ذکر کرنا امر طائل ہے اس لئے کثرت مطالعہ اور احتیاط سے کام لینا ضروری ہے، مذکورہ بالا الفاظ مثال کے طور پر ان شاء اللہ کافی ثابت ہوں گے۔

تیسری علت کا علاج یہ ہے کہ صرف و نحو جس قدر پڑھی یا پڑھائی جائے کوشش کی جائے کہ وہ عملی ہو اس سلسلہ میں جو تقصیرات عموماً ہوا کرتی ہیں وہ صلات کے استعمال میں افعال کے لزوم و تعدی میں اور افعال کے صحیح استعمال میں لزوم و تعدی اور صلات کے استعمال کے سلسلہ کی بعض غلطیاں ملاحظہ کیجئے۔

جملہ	غلط	صحیح
میں نے زید سے کہا	قلت من زيد	قلت لزيد
میں نے استاد سے پڑھا	قرأت من الأستاذ	قرأت على الأستاذ
میں نے چاقو سے پھل کاٹا	قطعت الفاكهة من السكين	قطعت الفاكهة بالسكين
میں زید کے پاس گیا	ذهبت عند زيد	ذهبت إلى زيد
میں مسجد پہنچا	بلغت المسجد	وصلت إلى المسجد
زید کو خبر پہنچی	بلغ الخبر لزيد	بلغ الخبر زيداً
خالد نے مجھ پر بھروسہ کیا	فعل خالد عليّ ثقة	وثق خالد بي
میں نے سالم سے بات کی	تكلمت من سالم	تكلمت مع سالم (یا)، كلمت سالماً
〃 〃	تحدثت من سالم	تحدثت الى سالم (یا)، حدثت سالماً
سالم نے خالد کو اجازت دی	اذن خالد سالماً	اذن خالد لسالم

جملہ	غلط	صحیح
زید نے ہندہ سے شادی کی	نكح زيد من هندة	تزوج زيد بهندة
میں نے احمد کو ایک خط لکھا	كتبت احمد كتابا	كتبت إلى احمد كتابًا
اس کے سامنے پیش کیا	عرض أمامه	عرض عليه
ناصر بے ہوش ہو گیا	اغمي ناصر ـ غشي ناصر	أُغمي على ناصر، غُشي على ناصر
اس نے مجھ سے کتاب کے بارے میں پوچھا	سأل مني الكتاب	سألني عن الكتاب
اس نے مجھ سے کتاب مانگی	سأل عنّي الكتاب	سألني الكتاب
ساجد نے اپنے باپ کو سلام کیا	سلم ساجد اباه	سلم ساجد على ابيه (او) حيّا ساجد اباه
تم نے مجھ کو مشورہ دیا	شاورتني	شرت عليّ
حاکم نے راشد پر ظلم کیا	ظلم حاكم على الراشد	ظلم الحاكم راشدًا
تم نے اپنے دوست کے ساتھ زیادتی کی	جنيت مع صديقك	جنيت على صديقك

اب آپ چند مثالیں اسماء وافعال اور حروف کے استعمال میں غلطی کی دیکھئے

میرے باپ نے بازار جانے سے منع کیا ہے	منع ابي من ذهاب السوق	نهى ابي من الذهاب الى السوق
میں نے تمہارا باغ دیکھا	نظرت حديقتك	شاهدت حديقتك، زرت حديقتك
میں نے خالد کو بازار میں دیکھا	نظرت الخالد فى سوق	رأيت خالدًا فى السوق

جملہ	غلط	صحیح
میں نے تمھاری طرف دیکھا	نظرتك - رأيتك	نظرت إليك
آج جلسہ میں میں شریک ہوا	شاركت الحفلة اليوم	شهدت الحفلة اليوم
میں نے تم کو پانی پلایا	اشربتك الماء	سقيتك الماء
ریل چلی	مشى القطار	سار القطار
روپیہ نہیں چلا	لم تمش الربّيه	لم تجر الربّية
ہوائی جہاز نہیں چلا	لم تمش الطيارة	لم تطر الطائرة
طبیب مریض کو دیکھنے آیا	جاء الطبيب لرؤية المريض	جاء الطبيب لعيادة المريض (یا) عاد الطبيب المريض
اس نے نسخہ لکھا (تجویز کیا)	كتب النسخة (جوّز)	وصف الوصفة (وصف)
اس نے نبض دیکھی	رأى النبض	جس النبض
دریا میں کشتی چلتی ہے	تمشي السفينة في البحر	تجري السفينة في النهر
خالد نے کتاب کھو دی	أضل خالد الكتاب	فقد خالد الكتاب
خالد محنت سے پڑھتا ہے	يقرأ خالد مجتهدا	يتعلم خالد مجتهدا
شریف نے دشمن کو ختم کر دیا	أتم شريف عدوا	قضى شريف على العدو
عمیر کی طبیعت خراب ہوگئی	خربت طبيعة عمير	انحرفت صحة عمير
میں نے تمھاری عیادت کی	فعلت عيادتك	عدتك
تم نے آج نوکر سے کام لیا		استخدمت خادمك اليوم

چند جملے

(۱) اتصلتُ بك (۲) بلغني إنك مسافرٌ غداً (۳) اری لزید
ان یستمر فی عمله (۴) الا تتفضل علی بالمجیئی (۵) شرفتني بقدومك
(۶) لك ان تذهب (۷) علیك ان تجلس (۸) من الخیر ان نبقی
فی البیت (۹) ما انس لا انس قوله (۱۰) کن خیرا الخلق (۱۱) وممّا
یزید فی صبرا وقوة (۱۲) الیك عنی (۱۳) اجعل کلامك کله صدقا
(۱۴) اتخذ من البیوت مخازن (۱۵) خلق الله الارض (۱۶) صنع
العامل الٓلة (۱۷) طبت حیاً - طبت میتاً (۱۸) من الناس من
یعبد الله علی حرف (۱۹) ایاك ان تقرب السم (۲۰) قد یأتی
وقد لا یأتی (۲۱) الذی ارید ان اقوله لك (۲۲) لو منه فعل

مذکورہ جملوں میں خط کشیدہ حصے اصل قابل توجہ ہیں۔ جملوں کا ترجمہ حسب ذیل ہے:-
(۱) میں تم سے ملا (۲) مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم کل سفر کر رہے ہو (۳) زید کے لیے میں یہی
مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنے کام میں لگا رہے (۴) کیا آپ تشریف نہ لائیں گے (۵) آپ نے
آکر میری عزت افزائی فرمائی (۶) تم جا سکتے ہو (۷) تم بیٹھو (یا) تم کو بیٹھنا چاہیئے۔
(۸) یہی بہتر ہے کہ ہم گھر میں رہیں (۹) میں کچھ بھی بھول جاؤں اس کا کہنا نہ بھولوں گا۔
(۱۰) آپ اچھا لیجئے (۱۱) اور جو چیز میری برداشت اور طاقت کو بڑھاتی تھی۔
(۱۲) مجھ سے دور رہو، مجھ سے الگ رہو (۱۳) اپنی پوری گفتگو سچی رکھو (۱۴) گھروں

میں گودام بناؤ (۱۶) مزدوروں نے اوزار بنایا (۱۷) آپ کی اچھی زندگی ہوئی اور اچھی موت (۱۸) بعض لوگ خدا کی عبادت کنارے کنارے کرتے ہیں (۱۹) دیکھو زہر کے پاس نہ جانا (۲۰) ہو سکتا ہے آئے، ہو سکتا ہے نہ آئے (۲۱) جو بات میں تم سے کہنا چاہتا ہوں (۲۲) اگر اس نے کر لیا ہوتا۔

کسی بھی زبان میں لکھنے بولنے کے لیے اس کے ادب کا مطالعہ ضروری ہوتا ہے جس کے ذریعہ آدمی کو اسی زبان و ادب کا مخصوص طریقہ اور طرزِ گفتگو انداز اور ڈھنگ معلوم ہوتا ہے جس کی اتباع اور تقلید کر کے آدمی اس زبان میں اپنے مقصد کی صحیح وضاحت اور اپنی بات کی صحیح ادائیگی کر سکتا ہے۔ اسی لیے محض الفاظ و لغات کا ذخیرہ اکٹھا کر لینے سے اس مقصد میں کامیابی نہیں ہو سکتی بلکہ اہل زبان کی ہر طرح کی تقریر و تحریر گفتگو و نگارش کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔

قرآن و حدیث سے استفادہ کرتے ہوئے عربی کے قدیم ادب میں سے حسب ذیل کتب قابل مطالعہ و تقلید ہیں۔ مقدمہ ابن خلدون، روایات الاغانی کلیلہ و دمنہ اور ادب جدید میں ان اہل قلم کی تحریروں اور کتابوں کا مطالعہ بہتر ہو گا جن کا ذکر اسی باب کے شروع میں کیا جا چکا ہے۔

نماذج الانشاء

(مقالات كتاب مصر والشام والهند) والباكستان

الشيخ مصطفى لطفي المنفلوطيؒ - والدكتور احمد امين
والاستاذ سيد قطب - والاستاذ احمد حسن الزيات
والشيخ على الطنطاوى - والاستاذ ابي الحسن على الحسنى
والاستاذ مسعود الندويؒ - والاستاذ محمد ناظم الندوى

میں گودام بناؤ (۱۶) مزدوروں نے وزارت بنایا (۱۷) آپ کی اچھی زندگی ہوئی اور اچھی موت (۱۸) بعض لوگ خدا کی عبادت کنارے کنارے کرتے ہیں (۱۹) دیکھو زہر کے پاس نہ جانا (۲۰) ہوسکتا ہے آئے، ہوسکتا ہے نہ آئے (۲۱) جو بات میں تم سے کہنا چاہتا ہوں (۲۲) اگر اس نے کر لیا ہوتا۔

کسی بھی زبان میں لکھنے بولنے کے لیے اس کے ادب کا مطالعہ ضروری ہوتا ہے جس کے ذریعہ آدمی کو اسی زبان و ادب کا مخصوص طریقہ اور طرز گفتگو انداز اور ڈھنگ معلوم ہوتا ہے جس کی اتباع اور تقلید کرکے آدمی اس زبان میں اپنے مقصد کی صحیح وضاحت اور اپنی بات کی صحیح ادائیگی کرسکتا ہے۔ اسی لیے محض الفاظ و لغات کا ذخیرہ اکٹھا کر لینے سے اس مقصد میں کامیابی نہیں ہوسکتی بلکہ اہل زبان کی ہر طرح کی تقریر و تحریر گفتگو و نگارش کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔

قرآن و حدیث سے استفادہ کرتے ہوئے عربی کے قدیم ادب میں سے حسب ذیل کتب قابل مطالعہ و تقلید ہیں۔ مقدمہ ابن خلدون، روایات الاغانی کلیلہ و دمنہ اور ادب جدید میں ان اہل قلم کی تحریروں اور کتابوں کا مطالعہ بہتر ہوگا جن کا ذکر اسی باب کے شروع میں کیا جا چکا ہے۔

نماذج الانشاء

(مقالات كتاب مصر والشام والهند

والباكستان)

الشيخ مصطفى لطفي المنفلوطيؒ - والدكتور احمد امينؒ

والاستاذ سيّد قطب - الاستاذ احمد حسن الزيات

والشيخ علي الطنطاوي - والاستاذ ابي الحسن علي الحسني

والاستاذ مسعود الندويؒ - الاستاذ محمّد ناظم الندوي

اب یہاں سے مختلف ادبار کے کچھ مضامین دئے جاتے ہیں، ان میں آپ اسلوبوں کا فرق پائیں گے، اسکی وجہ ہر ادیب کا اپنا ادبی مسلک اور طریقہ ہے، آسانی کے لئے یوں سمجھ لیجئے کہ لکھنے کے تین طریقے ہیں، ایک علمی، دوسرا ادبی، تیسرا بسیط اور سادہ مجلسی۔

علمی طریقے پر لکھنے والے کو اپنی بات سمجھانا ہوتی ہے اس کے لئے وہ معنوی تقاضوں کا خیال رکھتا ہے اور جس عبارت یا جن الفاظ سے اسکی بات ثابت اور واضح ہوتی ہے وہ اختیار کرتا ہے اس میں قاری کی لطف و لذت مقصود نہیں ہوتی بلکہ اسکا فائدہ مقصود ہوتا ہے۔

دوسرے طریقے میں کاتب پڑھنے والے کے ذہن و ذوق کی دلچسپی کو نظر انداز نہیں کرتا بلکہ ان کا لحاظ پہلے کرتا ہے، اگرچہ اسکی تحریر بھی افادی پہلو سے خالی نہیں بلکہ اس کی حامل ہوتی ہے۔

تیسرا طریقہ بے تکلف اور سادہ زبان کا طریقہ ہے، اسکی زبان وہ زبان ہوتی ہے جو صحیح اور فصیح ہونے کے ساتھ روزمرّہ اور آپس میں بولی جاسکنے والی زبان ہو۔ یہ زبان واقعیت اور بے تکلفی کی حامل ہوتی ہے لیکن علمی مسائل کی تنقیح سے یہ زبان پوری طرح عہدہ برآ نہیں ہوسکتی۔

تینوں طریقے اپنا اپنا ایک مقام رکھتے ہیں اور بعض ادبار ان طریقوں کو آپس میں ملا کر مستقل نئے طریقے بنا لیتے ہیں، بہرحال پڑھئے اور استفادہ کیجئے

حياة النبي عليه الصلاة والسلام هي الأسوة

لمصطفى لطفي المنفلوطي

إن في أخلاق النبي صلى الله عليه وسلم وسجاياه التي لا تشتمل على مثلها نفس بشرية ما يغني عن كل خارقة تأتيه من الأرض أو السماء، أو الماء أو الهواء.

إن ما كان يبهر العرب من معجزات علمه وحلمه، وصبره واحتماله، وتواضعه وإيثاره، وصدقه وإخلاصه أكثر مما كان يبهرهم من معجزات تسبيح الحصى وانشقاق القمر، ومشي الشجر، ولين الحجر، ذلك لأنه ما كان يريبهم في الأولى ما كان يريبهم في الأخرى من الشبه بينها وبين عرافة العرافين، وكهانة الكهنة، وسحر السحرة، فلولا صفاته النفسية وغرائزه وكمالاته

ما نهضت له الخوارق بكل ما يريد، ولا تركت له المعجزات في نفوس العرب ذلك الاثر الذى تركه، ذلك هو معنى قوله تعالى " ولو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا من حولك "

كان صلى الله عليه وسلم شجاع القلب، فلم يهب ان يدعو إلى التوحيد قوما مشركين يعلم أنهم غلاظ جفاة شرسون متمردون، يغضبون لدينهم غضبهم لأعراضهم، ويحبون آلهتهم حبهم لأبنائهم.

كان على ثقة من نجاح دعوته فكان يقول لقريش اشد ما كانوا هزءاً به وسخرية " يا معشر قريش والله لا يأتى عليكم غير قليل حتى تعرفوا ما تنكرون، وتحبوا ما انتم له كارهون "

كان حليما سمح الاخلاق فلم يزعجه ان كان قومه يؤذونه ويزدرونه ويشمئزون[1] منه ويضعون التراب على راسه ويلقون على ظهره امعاء الشاة وسلى الجزور وهو فى صلاته بل كان يقول " اللهم اغفر لقومى فانهم لا يعلمون "

كان واسع الامل كبير الهمة صلب النفس، لبث فى قومه ثلاث عشرة سنة يدعو الى الله فلا يلبى دعوته

---

(١) يحتقرونه.

إلا الرجل بعد الرجل فلم يبلغ الملل من نفسه، ولم يخلص اليأس الى قلبه، فكان يقول: والله لو وضعوا الشمس في يميني والقمر في شمالي على أن أترك هذا الأمر حتى يظهره الله أو أهلك فيه ما تركته.

وما زال هذا شأنه حتى علم أن مكة لن تكون مبعث الدعوة ولا مطلع تلك الشمس المشرقة فهاجر إلى المدينة فانتقل الاسلام بانتقاله من السكون إلى الحركة ومن طور الخفاء إلى طور الظهور.

لذلك كانت الهجرة مبدأ تاريخ الاسلام لأنها أكبر مظهر من مظاهره وكانت عيدا يحتفل به المسلمون في كل عام لأنها أجمل ذكرى للثبات على الحق والجهاد في سبيل الله.

لقد لقي صلى الله عليه وسلم في هجرته عناء كبيرا ومشقة عظمى فان قومه كانوا يكرهون مهاجرته لاضنا به بل مخافة أن يجد في دار هجرته من الاعوان والانصار مالم يجد بينهم، كأنما كانوا يشعرون بأنه طالب حق وأن طالب الحق لا بد ان يجد بين المحقين أعوانا وأنصارا، فوضعوا عليه العيون والجواسيس فخرج من بينهم ليلة الهجرة متنكرا بعد ما ترك في فراشه

ابن عمه علی بن ابی طالب رضی الله عنه عبثا بهم وتضليلا لهم عن اللحاق ومشى هو وصاحبه ابوبكر رضى الله عنه يتسلقان الصخور ويتسربان فى الاغوار والكهوف ويلوذان باكناف الشعاب والهضاب حتى انقطع عنهما الطلب وتم لهما ما أراد بفضل الصبر والثبات على الحق .

إن حياة النبى صلى الله عليه وسلم اعظم مثال يجب أن يحتذيه المسلمون للوصول إلى التخلق باشرف الأخلاق والتحلى بأكرم الخصال وأحسن مدرسة يجب أن يتعلموا فيها كيف يكون الصدق فى القول والاخلاص فى العمل والثبات على الرأى وسيلة الى النجاح، وكيف يكون الجهاد فى سبيل الحق سببًا فى علوه على الباطل .

لاحاجة لنا إلى تاريخ حياة فلاسفة اليونان ، وحكماء الرومان، وعلماء الأفرنج ، فلدينا فى تاريخنا حياة شريفة مملوءة بالجد والعمل، والصبر والثبات، والحب والرحمة والحكمة والسياسة ، والشرف الحقيقى، والانسانية الكاملة، وهى حياة نبينا صلى الله عليه وسلم وحسبنا بها وكفى ـ

(النظرات ـ ج ١)

للكاتب نفسه

الدين الصناعي

للدكتور أحمد أمين

هل تعرف الفرق بين الحرير الطبيعي والحرير الصناعي؟ وهل تعرف الفرق بين الأسد وصورة الأسد؟ وهل تعرف الفرق بين الدنيا في الخارج والدنيا على الخريطة؟

وهل تعرف الفرق بين عملك في اليقظة وعملك في المنام؟ وهل تعرف الفرق بين النار أمامك وهي تلتهب وتأتي على كل ما يقدم لها من وقود وبين نطقك بكلمة النار وهي تجري على لسانك فلا تمسه بسوء؟

وهل تعرف الفرق بين إنسان يسعى في الحياة وبين إنسان من جبس وضع في متجر لتعرض عليه الملابس؟

وهل تعرف الفرق بين النائحة الثكلى والنائحة المستأجرة وبين التكحل في العينين والكحل؟ وهل تعرف الفرق بين السيف يمسكه الجندي المحارب وبين السيف الخشبي يمسكه الخطيب يوم الجمعة؟ وهل تعرف الفرق بين الناس في الحياة والناس على الشاشة البيضاء؟ وهل تعرف الفرق بين الصوت والصدى؟

إن عرفت ذلك فهو بعينه الفرق بين الدين الحق

والدين الصناعي، يكد الباحثون اذهانهم ويجهد المؤرخون انفسهم في تقليب صحفهم ووثائقهم عن تعرف السبب في أن المسلمين أول أمرهم أتوا بالعجائب فغزوا و فتحوا وسادوا والمسلمين في آخر أمرهم أتوا بالعجائب ايضًا فضعفوا و ذلوا واستكانوا والقرآن هو القرآن و تعاليم الاسلام هي تعاليم الاسلام ولا إله إلا الله هي لا إله إلا الله وكل شئ هو كل شئ و يذهبون في تعليل ذلك مذاهب شتى و يسلكون مسالك متعددة ولا أرى لذلك الا سببًا واحدًا هو الفرق بين الدين الحق والدين الصناعي.

الدين الصناعي دين حركات وسكنات والفاظ ولا شئ وراء ذلك والدين الحق دين روح وقلب وحرارة.

الصلاة في الدين الصناعي ألعاب رياضية والحج حركة آلية ورحلة بدنية والمظاهر الدينية اعمال مسرحية أو أشكال بهلوانية

و"لا إله إلا الله" في الدين الصناعي قول جميل لا مدلول له اما في الدين الحق فهي كل شئ وهي ثورة على عبادة المال وثورة على عبادة السلطان وثورة على عبادة الجاه وثورة على عبادة الشهوات وثورة على

كل معبود غير الله . لا إله إلا الله فى الدين الصناعى تتفق مع احناء الرأس والخضوع لشهوة البدن وتتفق مع الذلة والمسكنة ولا إله إلا الله فى الدين الحق لا تتفق إلا مع الحق.

لا إله إلا الله فى الدين الصناعى تذهب مع الريح وفى الدين الحق تزلزل الجبال.

الدين الصناعى صناعة كصناعة النجارة والحياكة يمهر فيها الماهر بالحذق والمران. اما الدين الحق فروح وقلب عقيدة ليس عملا ولكن يبعث على كل عمل جليل وكل عمل نبيل. الدين الحق «اكسير» يحل فى الميت فيحيا، وفى الضعيف فيقوى . هو «حجر الفلاسفة» تضعه على النحاس والفضة والرصاص فتكون ذهبا.

هو العقيدة التى تأتى بالمعجزات فيقف العلم والتاريخ والفلسفة امامها حائرة بم تعلل وكيف تشرح.

هو الترياق الذى تتعاطى منه قليلا فيذهب بكل سموم الحياة.

هو العنصر الكيماوى الذى تمتزج به الشعائر الدينية فتطير بك إلى الله وتمتزج به الاعمال الدنيوية فتذلل العقبات مهما صعبت وتصل بك إلى الغرض مهما نأت هو الذى وجده كل من نجح وهو الذى فقده كل من خاب. هو الكهرباء الذى يتصل فيدور العجل ويسير العمل وينقطع فلا حركة ولا عمل. هو الذى

يحل فى الاوتار فتوقع وكانت قبل حبالا. وفى الصوت فيغنى وكان قبل هواء.

الدين الحق يحمل صاحبه على ان يحيى له ويحارب له والدين الصناعى يحمل صاحبه على ان يحيى به و يتاجر به ويحتال به. الدين الحق يجعل صاحبه فوق كل سلطة فوق كل سياسة والدين الصناعى يحمل صاحبه على ان يلوى الدين ليخدم السلطات ويخدم السياسة. الدين الحق قلب وقوة والدين الصناعى نحو وصرف واعراب وكلام وتأويل. الدين الحق امتزاج بالروح والدم و غضب للحق ونفور من الظلم وموت فى تحقيق العدل. والدين الصناعى عمامة كبيرة وقباء يلمع وفرجية واسعة الاكمام.

«الشهادة» فى الدين الحق هى ما قال الله تعالى «ان الله اشترى من المومنين أنفسهم وأموالهم بان لهم الجنة يقاتلون فى سبيل الله فيقتلون ويقتلون» «والشهادة» فى الدين الصناعى اعراب جملة وتخريج متن وتفسير شرح وتوجيه «حاشيه» وتصحيح قول مؤلف ورد الاعتراض عليه.

الدين الحق تحسين علاقة الانسان بالله وتحسين

علاقة الانسان بالانسان لتحسن علاقتهم جميعا بالله.

والدين الصناعي تحسين علاقة صاحبه بالانسان لاستدرار رزق أو كسب جاه أو تحصيل مغنم او دفع مغرم.

لقد صدق من قال ان هذا الدين «لا يصلح آخره الا بما صلح به أوّله» وهل كان أوّله إلا دين روح وهل كان آخره إلا دين صناعة؟

جناية أهل كل دين أن يبتعدوا - كل ما تقدم بهم الزمان - عن روحه ويحتفظوا بشكله وأن يقلبوا الاوضاع ويعكسوا التقدير فلا يكون للروح قيمة ويكون للشكل كل القيمة -

---

شأن «الايمان» شأن العشق يحوّل البرودة حرارة والخمول نباهة والرذيلة فضيلة والأثرة ايثارا والايمان الحق كالعصى السحرية لا تمس شيئا الا ألهبته ولا جامدا الا اذابته ولا مواتا الا احيته -

---

من لى بمن يأخذ الدين الصناعي بكل ما فيه ويبيعني ذرة من الدين الحق فى اسمى معانيه؟

ولى كبد مقروحة من يبيعني

بها كبدا ليست بذات قروح

مجلة «الثقافة» الاسبوعية

القاهرة

العبيد

لسيد قطب

ليس العبيد هم الذين تقهرهم الأوضاع الاجتماعية والظروف الاقتصادية على أن يكونوا رقيقا يتصرف فيهم السادة كما يتصرفون في السلع والحيوان، إنما العبيد الذين تعفيهم الأوضاع الاجتماعية والظروف الاقتصادية من الرق، ولكنهم يتهافتون عليه طائعين.

العبيد هم الذين يملكون القصور والضياع. وعندهم كفاية من المال. ولديهم وسائلهم للعمل والانتاج. ولا سلطان لأحد عليهم في أموالهم وأرواحهم.

وهم مع ذلك يتزاحمون على أبواب السادة، ويتهافتون على الرق والخدمة ويضعون بأنفسهم الأغلال في أعناقهم، والسلاسل في أقدامهم ويلبسون شارة العبودية في مباهاة واختيال!

العبيد هم الذين يقفون بباب السادة يتزاحمون وهم يرون بأعينهم كيف يركل السيد عبيده الأذلاء في الداخل بكعب حذائه، كيف يطردهم من خدمته دون إنذار أو إخطار، كيف يطأطئون هاماتهم له.

فيصفع ، فقفيتهم باستهانة و يأمر بالقائهم خارج الأعتاب
ولكنهم بعد هذا كله يظلون يتزاحمون على الأبواب .
يعرضون خدماتهم بدل الخدم المطرودين ، وكلما
أمعن السيد فى احتقارهم زادوا تهافتا كالذباب !

العبيد هم الذين يهربون من الحرية فاذا طردهم
سيد بحثوا عن سيد آخر لأن فى نفوسهم حاجة ملحة
إلى العبودية . لأن لهم حاسة سادسة ... أو سابعة
حاسة الذل . لابد لها من إروائها ، فاذا لم يستعبدهم
احد أحست نفوسهم بالظمأ الى الاستعباد وتراموا على
الأعتاب يتمسحون بها ولا ينتظرون حتى الاشارة من
إصبع السيد ، ليخروا له ساجدين !

العبيد هم الذين اذا اعتقوا واطلقوا حسدوا
الأرقاء الباقين فى الحظيرة لا الأحرار المطلقين السراح ،
لأن الحرية تخيفهم ، والكرامة تثقل كواهلهم . لأن
حزام الخدمة فى أوساطهم هو شارة الفخر التى
يعتزون بها ولأن القصب الذى يرصع ثياب الخدمة
هو أبهى الأزياء التى يتعشقونها !

العبيد هم الذين يحسون النير لا فى الأعناق
بل فى الأرواح الذين لا تلهب جلودهم سياط الجلاد

ولكن تلهب نفوسهم سياط الذل، الذين لا يقودهم النخاس من حلقات في آذانهم ولكنهم يقادون بلا نخاس لأن النخاس كامن في دمائهم!

العبيد هم الذين لا يجدون أنفسهم إلا في سلاسل الرقيق وفي حظائر النخاسين فإذا انطلقوا تاهوا في خضم الحياة وضاعوا في زحمة المجتمع، وفزعوا من مواجهة النور وعادوا طائعين يدقون أبواب الحظيرة، ويتضرعون للحراس أن يفتحوا لهم الأبواب»!

والعبيد – مع هذا – جبارون في الأرض غلاظ على الأحرار شداد، يتطوعون للتنكيل بهم ويتلذذون بإيذائهم وتعذيبهم، ويتشفون فيهم تشفي الجلادين العتاة!»

إنهم لا يدركون بواعث الأحرار للتحرير فيحسبون التحرر تمردًا والاستعلاء شذوذًا والعزة جريمة، ومن ثم يصبّون نقمتهم الجامحة على الأحرار المعتزين الذين لا يسيرون في قافلة الرقيق»!

إنهم يتسابقون إلى ابتكار وسائل التنكيل بالأحرار تسابقهم إلى إرضاء السادة، ولكن السادة مع هذا

يملونهم ويطردونهم من الخدمة، لأن مزاج السادة
يدركه السأم من تكرار اللعبة فيغيرون اللاعبين ويستبدلون
بهم بعض الواقفين على الأبواب ؛

ومع ذلك كله فالمستقبل للأحرار، المستقبل للأحرار لا العبيد ولا السادة الذين يتمرغ على أقدامهم العبيد، المستقبل للأحرار لأن كفاح الانسانية كلها فى سبيل الحرية لن يضيع لأن حظائر الرقيق التى هدمت لن تقام، ولأن سلاسل الرقيق التى حطمت لن يعاد سبكها من جديد .

إن العبيد يتكاثرون نعم، ولكن نسبة الأحرار تتضاعف والشعوب بكاملها تنضم إلى مواكب الحرية، و تنفر من قوافل الرقيق. لو شاء العبيد لانضموا إلى مواكب الحرية لأن قبضة الجلادين لم تعد من القوة بحيث تمسك بالزمام ولأن حطام العبودية لم يعد من القوة بحيث يقود القافلة، لولا أن العبيد كما قلت هم الذين يدقون باب الحضيرة ليضعوا فى أنوفهم الخطام.

ولكن مواكب الحرية تسير، وفى الطريق تنضم اليها الألوف والملايين وعبثاً يحاول الجلادون أن يعطلوا هذه

المواكب، أو يشنقوها بإطلاق العبيد عليها، عبثاً تفلح سياط العبيد ولو مزقت جلود الأحرار، عبثاً ترتد مواكب الحرية بعد ما حطمت السدود ورفعت الصخور ولم يبق في طريقها إلا الأشواك؛

إنما هي جولة بعد جولة. وقد دلت التجارب الماضية كلها على أن النصر كان للحرية في كل معركة نشبت بينها وبين العبودية، لقد تدمى قبضة الحرية ولكن الضربة القاضية دائماً تكون لها وتلك سنة الله في الأرض لأن الحرية هي الغاية البعيدة في قمة المستقبل، والعبودية هي النكسة الشاذة إلى حضيض الماضي!

إن قافلة الرقيق تحاول دائماً أن تعترض موكب الحرية ولكن هذه القافلة لم تملك أن تمزق المواكب يوم كانت تضم القطيع كله والموكب ليس فيه إلا الطلائع فهل تملك اليوم وهي لا تضم إلا بقايا من الأرقاء أن تعترض الموكب الذي يشمل البشرية جميعاً؟

وعلى الرغم من ثبوت هذه الحقيقة فإن هناك حقيقة أخرى لا تقل عنها ثبوتاً إنه لا بد للموكب الحرية من ضحايا لا بد أن تمزق الرقيق بعض جوانب الموكب

لابد أن تصيب سياط العبيد بعض ظهور الأحرار لا بد للحرية من تكاليف إن للعبودية ضحاياها وهى عبودية أفلا تكون للحرية ضحاياها وهى الحرية ؟

هذه حقيقة وتلك حقيقة ولكن النهاية معروفة والغاية واضحة والطريق مكشوف والتجارب كثيرة فلتدع قافلة الرقيق وما فيها من عبيد تزين أوساطهم الاحزمة وتحلى صدورهم القصب ولنتطلع إلى موكب الاحرار وما فيه من رؤوس تزين هاماتهم ميا سم التضحية وتحلى صدورهم أوسمة الكرامة ولنتابع خطوات الموكب الوئيدة فى الدرب المفروش بالشوك ونحن على يقين من العاقبة والعاقبة للصابرين ؛

من مجلة (الرسالة) الاسبوعية

القاهرة

الإسلام دين القوّة

لأحمد حسن الزيات

الاسلام دين القوة وهل فى ذلك شك .

شارعه هو الجبار ذو القوة المتين ومبلّغه هو محمد (صلى الله عليه وسلم) الصبّار ذو العزة الأمين وكتابه هو القرآن الذى تحدى كل انسان وأعجز ولسانه هو العربى الذى اخرس كل لسان وآيات وقواده الخالديون هم الذين أخضعوا لسيوفهم رقاب كسرى وقيصر وخلفاؤه العصريون هم الذين رفعوا عروشهم على نواحى الشرق والغرب . فمن لم يكن قوى البأس قوى النفس قوى الارادة قوى العدة كان مسلما من غير اسلام وعربيا من غير عروبة .

الاسلام قوة فى الرأس وقوة فى اللسان قوة فى اليد وقوة فى الروح . هو قوة فى الرأس لانه يفرض على العقل توحيد الله بالحجة وتصحيح الشرع بالدليل وتوسيع النص بالرأى وتعميق الايمان بالتفكير .

وقوة فى اللسان لان البلاغة هى معجزته وأداته والبلاغة قوة فى الفكر وقوة فى العاطفة وقوة فى العبارة .

هي قوة في اليد لأن موحيه ـــ هو الحكيم الخبير ـــ
قد علم أن العقل بسلطانه واللسان ببيانه لا يغنيان
عن الحق شيئاً إذا ما أظلم الحس وتحكمت النفس و
عميت البصيرة فجعل من قوة العضل ذائداً عن
كلمته وداعياً إلى حقه ومنفذاً لحكمه . مؤيداً لشرعه
كتب على المسلمين القتال في سبيل دينهم ودينه وفرض
عليهم إعداد القوة والخيل ارهاباً لعدوهم وعدو الله
وأمرهم أن يقابلوا اعتداء المعتدين بمثله ولكن
القوة التي يأمر بها الاسلام هي قوة الحكمة والرحمة
والعدل لا قوة السفه والقسوة والجور فهي قوة مزدوجة
أو قوة فيها قوتان قوة تهاجم البغي والعدوان في الناس
وقوة تدافع الأثرة والطغيان في النفس .

والاسلام بعد ذلك قوة في الروح لأنه يحدد
جوهرها بالصيام والقيام والاعتكاف والارتياض والتأمل -
وأنت إذا عرضت على الفكر السليم الحكيم مرامي
العقيدة الاسلامية وجدتها كلها تتجه إلى القوة أو
إلى ما تحصل به القوة فالصلاة نظافة جسدية بالوضوء
وطهارة روحية بالذكر ورياضة بدنية بالحركة والزكاة
تقوية للضعيف بالتصدق وتنمية للمال بالتطهير وتمكين

للمجتمع بالتعاون والحج قوة اجتماعية بالتعارف والتآلف،
وقوة سياسية بالتشاور والتحالف وقوة اقتصادية
بالمبادلات والتسوق. وإن أشد ما تجتمع به القوة
وتتسق به الحال هو الوحدة والجماعة وهما لباب
الدعوة الإسلامية فالوحدة هي الأساس الذي حمل
والجماعة هي الصرح الذي قام، كانت الوحدة هي الأساس
لأنها توحيد لله بعد إشراك وتوحيد للعرب بعد
شتات وتوحيد للرأي بعد تفرق وتوحيد للغة بعد
تبلبل وتوحيد للقبلة بعد تعدد وكانت الجماعة هي
الصرح لأنها جمعة القلوب التي ألف بينها الله وجملة
الشعوب التي رفع شأنها محمد (صلى الله عليه وسلم)
ثم قامت سياسة الإسلام على استدامة القوة
بالمحافظة على الوحدة والحرص على الجماعة لا الفرد.
الذي يكفي بوحدة العقيدة والأمة يتمثل في الصلاة
التي تبغي على جماعة المسلمين إقامتها، وصلاة إنما
يعظم أمرها ويضاعف أجرها إذا أديت في جماعة
وهذه الجماعة تتكرر خمس مرات كل يوم ثم تكبر
في صلاة الجمعة كل أسبوع ثم تعظم في صلاة العيدين
كل عام ثم تضخم في أداء الحج مرة على الأقل في كل

عمر على ذلك كان إسلام محمد صلى الله عليه وسلم، وأبي بكر وعمر رضي الله عنهما، وعلى ذلك كانت عروبة خالد وسعد وعمرو وكان العرب والمسلمون حينئذ يحملون المصحف للحق والسيف للباطل؛ وكان خلفاؤهم يجمعون بين إمامة الصلاة وقيادة المعركة، حتى بلغوا من القوة أن فعل كتاب الرشيد ما يفعل الجيش، وبلغوا من المروءة أن سيّر المعتصم جيشاً لإنقاذ امرأة.

فلما تشتتت الوحدة، وتفرقت الجماعة، وصارت سيوف المسلمين خشباً يحملها خطباؤهم على المنابر، ومصاحفهم تمائم يعلقها مرضاهم على الصدور، أصبحت دولتهم تبعاً لكل غالب، وتراثهم نهباً لكل غاصب؛ وبلغوا من التخاذل والفشل أن الأندلسيين يجليهم النصارى عن أقطارهم بالأمس فلم يجدوا الرشيد؛ وأن الفلسطينيين يشردهم اليهود عن ديارهم اليوم فلا يجدون المعتصم!

(وحي الرسالة جزء ٣)

للكاتب نفسه

أسرة واحدة

للشيخ علي الطنطاوي

ماذا يصنع أهل الأسرة الواحدة؟ يقيمون جميعاً في دار واحدة ويأكلون على مائدة واحدة، ويصبحون معاً ويمسون معاً، يتبادلون الحب والود، يعطفون على المريض، ويسألون عن الغائب ويقومون صفاً واحداً في وجه الأحداث والمصائب.

أليست هذه هي صفة الأسرة؟ نحن إذن أسرة واحدة!

هذا ما قلته لنفسي ونحن في المؤتمر(١)، معنا المراكشي يتحدث بلهجته الناعمة المهموسة، والجزائري بلغته الشديدة القوية، والتونسي وهو في رنته بين بين، فيها من لين فاس وقوة تلمسان، والمصري بهذه اللهجة الحلوة، والعراقي وفي لغته الرجولة والإباء، والشامي واللبناني والأردني والفلسطيني، والإخوان من إيران وكردستان والأفغان والباكستان وأندونيسيا والقفقاس ولست أذكر الآن إلا نحو سبعين رجلاً ما التقوا من قبل، ولا سمع بعضهم بأسماء بعض لكل واحد منهم زي غير زي الآخر ولسان غير لسانه

---

(١) مؤتمر فلسطين العالمي الذي عقد في القدس.

دملا مع غير ملامحه، ولو تعمدت أن تجمع الأشتات
من الناس والأضداد (في الظاهر) من البشر، لما جئت
بأعجب من هذه المجموعة.....

..... ولكن هذه المجموعة، أقامت في فندق واحد
وأكلت على مائدة واحدة، وقامت للصلاة صفاً واحداً
وراء إمام واحد. ومرض قوم (وكنت ممن مرض) فعطفوا
عليه جميعا، ومات واحد فحزنوا عليه جميعاً، وأحس كل فرد منها منذ
الساعة الأولى بأنه مع إخوان له، يعرفهم منذ الأزل ويعرفونه
ويحبهم، فكيف تحققت هذه المعجزات.

كيف اختصرت في هذا الفندق مسافات الاسلام كلها،
فكانت أسرة واحدة، تتمنى أكثر الأسر، التي يجمع
بينها الدم والنسب، أن يكون لها بعض ما كان لهذه
الأسرة، من جوانب الحب وروابط الوداد ؟

كيف تهاوت في لحظة حواجز اللسان والبلدان و
الأزياء والألوان فكأن ليس فيهم عربي ولا فارسي
ولا تركي ولا كردي ولا شركسي ولا أشقر ولا أسمر،
ولا قريب ولا بعيد ؟

كيف انهدم في يوم واحد، ما أنفق أعداء الاسلام
القرون الطوال في بنائه، من عوائق الوحدة في الدين،

« موانع الأخوة فى الله ؟

هذا هو سر الاسلام .

فقل لدعاة القومية : موتوا بغيظكم ، إن المستقبل لنا ، لقد شذ ، ثم صرحًا ، ولكنه صرح من الثلج ، متى أشرقت عليه شمس الاسلام ، رجع وحده تطؤه الأقدام !

مجلة (المسلمون) الشهرية

القاهرة . .

قد مضى عهد ألف ليلة وليلة

للأستاذ أبي الحسن علي الندوي

كتاب ألف ليلة وليلة يمثل ذلك العهد الذي كانت الحياة فيه تدور حول فرد واحد — وهو شخص الخليفة أو الملك أو حول حفنة من الرجال — هم الوزراء وأبناء الملوك — وكانت البلاد تعتبر ملكا شخصيا لذلك الفرد السعيد. والأمة كلها نوعا من المماليك والعبيد، يتحكم في أموالهم وأولادهم ونفوسهم وأعراضهم، ولم تكن الأمة التي كان يحكم عليها إلا غذاء لشخصه، ولم تكن حياتها إلا امتدادا لحياته.

لقد كانت الحياة تدور حول هذا الفرد بتاريخها وعلومها وآدابها وشعرها وإنتاجها، فإذا استعرض أحد تاريخ هذا العهد أو أدب تلك الفترة من الزمان وجد هذه الشخصية تسيطر على الأمة أو المجتمع كما تسيطر شجرة باسقة على الحشائش والشجيرات التي تنبت في ظلها وتمنعها من الشمس والهواء، كذلك تضمحل هذه الأمة في شخص هذا الفرد وتذوب فيه وتصبح أمة هزيلة لا شخصية لها ولا إرادة، ولا حرية لها ولا كرامة.

وكان هذا الفرد هو السيد ولأجله عجلة الحياة ،
فلأجله يتعب الفلاح ، ويشتغل التاجر ، ويجتهد الصانع ،
يؤلف المؤلف ، وينظم الشاعر ، ولأجله تلد الأمهات
وفي سبيله يموت الرجال وتقاتل الجيوش ، بل ولأجله
تلفظ الأرض خزائنها ، ويقذف البحر غنائمه ، وتستخرج
كنوز الأرض وخيراتها .

وكانت الأمة — وهي صاحبة الانتاج وصاحبة
الفضل في هذه الرفاهية كلها — تعيش عيش الصعاليك
أو الأرقاء المماليك ، قد تسعد بفتات مائدة الملك و
بما يفضل عن حاشيته فتشكر ، وقد تحرم ذلك أيضاً
فتصبر ، وقد تموت فيها الانسانية فلا تنكر شيئاً بل تتسابق
في التزلف وانتهاز الفرص .

هذا هو العهد الذي ازدهر في الشرق طويلاً و
ترك رواسب في حياة هذه الأمة ونفوسها ، وفي
أدبها وشعرها ، وأخلاقها وطباعها ، وخلف آثاراً باقية
في المكتبة العربية ، ومن هذه الآثار الناطقة كتاب
«ألف ليلة وليلة» الذي يصور ذلك العهد تصويراً
بارعاً يوم كان الخليفة في بغداد أو الملك في دمشق أو
القاهرة ، هو كل شيء ، بطل رواية الحياة ومركز الدائرة .

إن هذا العهد الذي يمثله كتاب « ألف ليلة وليلة » بأساطيره وقصصه، وكتاب الأغاني بتاريخه وأدبه، لم يكن عهداً إسلامياً ولا عهداً طبيعياً معقولاً؛ فلا يرضاه الإسلام، ولا يقره العقل، بل إنما جاء الإسلام بهدمه والقضاء عليه، فقد كان هذا هو العهد الذي بعث فيه محمد صلى الله عليه وسلم فسماه الجاهلية ونعى عليه وأنكر على ملوكه — كسرى وقيصر — وعلى أشرهم وترفهم أشد الإنكار.

إن هذا العهد غير قابل للبقاء والاستمرار في أي مكان وفي أي زمان، ولا سبيل إليه إلا إذا كانت الأمة مغلوبة على أمرها أو مصابة في عقلها أو فاقدة الوعي والشعور أو ميتة النفس والروح.

إن هذا الوضع لا يقره عقل. ومن الذي يسوغ أن يتخم فرد أو بضعة أفراد بأنواع الطعام والشراب ويموت آلاف جوعاً ومسغبة؟ ومن الذي يسوغ أن يعبث ملك أو أبناء ملك بالمال عبث المجانين، والناس لا يجدون من القوت ما يقيم صلبهم ومن الكسوة ما يستر جسمهم؟ ومن الذي يسوغ أن يكون حظ طبقة — وهي الكثرة — الإنتاج وحده والكدح في الحياة والعمل المضني الذي

لا نهاية له، وحظ طبقة — وهي لا تجاوز عدد الأصابع — إلا التلهي بثمرات تعب الطبقة الأولى من غير شكر وتقدير وفي غير عقل ووعي؟ ومن الذي يسوغ أن يشقى أهل الصناعة، وأهل الذكاء، وأهل الاجتهاد، وأهل المواهب، وأهل الصلاح، وينعم رجال لا يحسنون غير الـ[illegible]، ولا يعرفون صناعة غير صناعة الفجور وشرب الخمور؟ ومن الذي يسوغ أن يجفى أهل الكفاية وأهل النبوغ وأهل الأمانة ويقصوا كالمنبوذين، ويجتبى [illegible] أو أمر بفوج من خساس النفوس وسخفاء العقول وناقصي الضمائر ممن لا هم لهم إلا احتواز الأموال وإرضاء الشهوات ولا يحسنون فنا من فنون الدنيا غير التملق والإطراء، والمؤامرة على الأبرياء، ولا يتصفون بشيء غير فقدان الشعور وقلة الحياء؟

إنه وضع شاذ لا ينبغي أن يبقى يومًا فضلًا أن يبقى أعوامًا؛

إنه إن سبق في عهد من عهود التاريخ وبقي مدة طويلة فقد كان ذلك على غفلة من الأمة أو على الرغم منها، وبسبب ضعف الإسلام وقوة الجاهلية، ولكنه خليق بأن يبهاد وينتداعى كلما أشرقت شمس الإسلام

واستيقظ الوعي وهبت الأمة تحاسب نفسها وآذنيها.

فالذين لا يزالون يعيشون في عالم الفلسفة الماضية إنما يعيشون في عالم الأحلام، إنما يعيشون في بيت أوهن من بيت العنكبوت، إنما يعيشون في بيت مهدد بالانهيار لا يدرون متى يكبس ولا يدرون متى تعمل فيه معاول الهدم، وإن سلموا من كل هذا فلا يدرون متى يخر عليهم السقف من فوقهم فإنه قائم على غير أساس متين وعلى غير دعائم قوية.

ألا إن عهد ألف ليلة وليلة قد مضى فلا يخدعن أحد أنفسهم ولا يربطوا نفوسهم بعجلة قد تكسرت وتحطمت. إن الفردية مصباح — إن جاز هذا التعبير — فرغ زيته واحترقت فتيلته فهو إلى انطفاء عاجل، وإن لم تهب عاصفة.

إنه لا محل في الإسلام لأي نوع من أنواع الأثرة. إنه لا محل فيه للأثرة الفردية أو العائلية التي نراها في بعض الأمم الشرقية والأقطار الإسلامية، ولا محل فيه للأثرة المنظمة التي نراها في أوربا وأمريكا وروسيا، فهي في أوربا أثرة حزب من الأحزاب وهي أثرة الرأسماليين وفي روسيا أثرة قلة آمنت بالشيوعية

المتطرفة وفرضت نفسها على الكثرة وهي تعامل العمال والمعتقلين بقسوة نادرة ووحشية ربما لا يوجد لها نظير في تاريخ السخرة الظالمة.

إن الأثرة بجميع أنواعها ستنتهي؛ وإن الانسانية ستثور عليها وتنتقم منها إنتقاما شديدا. إنه لا مستقبل في العالم الا للاسلام السمح العادل الوسط، وإن طال أجل هذه «الأثرات» وأرخي لها العنان وتمادت في غيها وطغيانها مدة من الزمن.

إن الأثرة ـ فردية كانت أو عائلية أو حزبية أو طبقية ـ غير طبيعية في حياة الأمة وانها تتخلص منها في أول فرصة، [illegible] لها في الاسلام ولا محل لها في مجتمع واع بلغ سن الرشد ولا أمل في استمرارها، فخير للمسلمين وخير للعرب وخير لقادتهم وولاة أمورهم أن يخلصوا أنفسهم منها و يقطعوا صلتهم بها قبل أن تغرق فيغرقوا معها.

ثم إن الفردية آذنت في الشرق ايضا بالرحيل وبدأت [illegible] وماهي مسئلة ذيل، و[illegible] وإنما هي مسئلة عهد قضى ودولة تختفي ومؤسسة تلغى، فليحذر الذين يعيشون عليها أن يواجهوا مصيراً فاجعاً:

مجلة «الرسالة» الاسبوعية
بالقاهرة

المجدد السرهندي

٩٧٧ ـــــــــ ١٠٣٤هـ

للأستاذ مسعود الندوي

لمّا آل الأمر إلى ـــــ غربة الإسلام في هذه البلاد والتضييق على المسلمين وإضطهادهم وأصبح مثل القابض على الدين من بينهم كمثل القابض على الجمر - وقف الرجل الذي قيض الله له[1] أن يقف في وجه هذا الطاغية[2] وأنصاره الضالين المضلين، ويرفع لواء أفضل الجهاد، ويصدع بكلمة الحق، ويكبح جماح غوايتهم، ويقضي على بدعهم وشرورهم قضاء مبرمًا. فقام الإمام المجاهد العالم الزاهد الشيخ أحمد بن عبد الأحد الفاروقي السرهندي الملقب بمجدد الألف الثاني للهجرة بالجدارة والاستحقاق وشمر عن أذياله لمقاومة الفتنة الأكبرية ورد مكايد أعداء الإسلام وتهذيب نفوس أهل الغواية وجاهد في ذلك جهادًا موفقًا مبرورًا حتى أنجحه الله في مساعيه، وأعاد للإسلام في هذه الديار أيامه الغر السالفة، فارتفعت كلمته من جديد

(١) الشيخ احمد السرهندي . (٢) الملك المغولي «اكبر»

وأصبح المسلمون في أمن على دينهم وعقائدهم،

نشأ الشيخ أحمد السرهندي في الربع الأخير من القرن العاشر للهجرة حينما شرع الملك (أكبر) في نشر تعاليمه الخبيثة وآرائه الباطلة والدعاية لها، فانتبه للأمر في أول وهلة، وجعل يراقب الأحوال عن كثب وأخذ يعد عدته لمقاومة الفتنة ومحاربتها فقام بدعوة واسعة بين جميع طبقات الشعب وبث أتباعه ومريديه في طول البلاد وعرضها. وكتب إلى أمراء الجيش و رؤساء الدوائر الحكومية ممن آنس فيهم رشدا ينبههم من نوم الغفلة، ويلفت أنظارهم إلى ما أتت به الفتنة الأكبرية من مصيبة وبلاء للدين الحق وما جرته من وبال على المسلمين، و ما زال بالأمر يجد ويجتهد في نشر الدعوة و محاربة البدع والمنكرات إلى أن نجحت مساعيه وأثمرت شجرة جهاده وآتت أكلها. فاستبشر بذلك المسلمون إستبشاراً وعاد للإسلام مجده ورواءه في بلاد الهند، إلا أن نتائج الدعوة هذه [illegible] إلا بعد وفاة (أكبر) حينما كانت الفتنة [illegible]

شبابها فى زمن إبنه الملك جهان گير، ١٠١٤ ـــ ١٠٣٧ هـ ـــ والمسلمون والدعاة إلى الاسلام يضطهدون شأنهم فى عصر الملك (أكبر) حتى أن الملك الخليع (جهان كير) أمر بحبس الشيخ السرهندى فى حصن "كواليار" مدينة فى قلب الهند، ومن أعاجيب أمر الله فى خلقه أن هذا الحبس إنقلب نعمة عظيمة للدعوة الاسلامية فى الهند، فانه لم يمض على دخول الشيخ فى الحصن ـــ السجن ـــ إلا أياما قلائل حتى تبدلت أرض الحصن غير الأرض وصار المجناة من السارقين وقطاع الطريق يصلون ويسجدون، وأصبحوا يأتمرون بأوامر الشيخ ويؤدون واجباتهم الاسلامية أداءً لم يشاهد مثله من أمثالهم من قبل. فتنبه لذلك مدير السجن، وكتب إلى الملك يخبره أن المحبوس ـــ الشيخ السرهندى ـــ ليس من شأنه أن يسجن وإنما هو ملك قلما يخبء الدهر مثله، فان رأى الملك أطلقنا سراحه، وأكرمناه بما يستحقه، فندم الملك على ماظهر من بوادر الشدة فى شأن الشيخ، وأمر باحضاره إلى مقر المملكة، ولما بلغه خبره خرج من العاصمة بعث الأمير (خرم)، ولى عهد المملكة

الذى اعتلى سرير الملك بعد وفاة أبيه وتلقب (شاه جهان) لاستقباله والترحيب بمقدمه،

وكان أن جاء الشيخ إلى العاصمة وحضر باب الملك فسلم على الملك وعلى حاشيته وحياهم بتحية الاسلام ولم يسجد له، شأن الناس يومئذ، فتحمل ذلك منه الملك وتلقاه بالترحاب، وأصر عليه بالبقاء فى البلاط الملكي، حتى يتسنى له أن ينتفع بنصائحه ويفيد الخير والفضل من مجالسه، فأقام الشيخ أياما فى البلاط الملكى وكان من نتائج مساعيه المشكورة ومواعظه البالغة أن رضى الملك بالغاء كثير من البدع والمنكرات التى كان قد ابتدعها أبوه الطاغية الملك (أكبر)،

وللسيد المجدد سقى الله ثراه وأفاض عليه من سجال رحمته، أعمال جليلة أخرى وجهود مشكورة زاهرة لا يسع المقام ذكرها ولا الافاضة فى بيانها ــ

(نظرة اجمالية للدعوة الاسلامية)

للكاتب نفسه

دار المصنفين بأعظم گره

للأستاذ محمد ناظم الندوى

يجب على كل أمة تحاول أن تبقى وتتمتع بحياتها، أن تتمسك بعروة دينها، وتعتصم بحبل عقائدها، وهذا لا يحصل إلا بأن يعرض على الناس دينهم بأسلوب حديث مالوف بطباعهم وأذهانهم وكذلك لا يمكن أن يصدّ الذين بهرت أعينهم الحضارة الغربية عن الوقوع فى هذه الضلالة إلا برد إعتراضاتهم بأسلوب مبتكر يروع قلوبهم، فأوّل من أحسّ بهذا الداء السارى فى عروق الشبان وغيرهم من الناشئة العلامة شبلى النعمانى، المرحوم صاحب التصانيف الجليلة فبادر إلى علاجه وعزم على تاسيس جمعية علمية تسد حاجة المسلمين الهنديين فأسس جمعية بأعظم گره منذ ثمانى عشر سنة وسمّاها دار المصنفين ووقف عليها دارا له وقطعة من أرض الحديقة بيد أنه لم يثمر شجره الذى غرسته يده المباركة، وحالت المنية بينه وبين أمانيه الطاهرة لكن ترك ثلة من نبهاء تلامذته وأذكيائهم،

وطائفة من الذين كانوا يعترفون بغزير علمه ووافر معارفه وصدق نيته فطفقوا يبذلون جهدهم في سبيل ما كان العلامة المرحوم بصدده، أي تاليف كتب بالاردية في سيرة النبي صلى الله عليه وسلم وسير الصحابة، وفي التاريخ والفلسفة الجديدة وعلم الكلام الجديد وغير ذلك مما يحتاج إليه المسلمون في الزمن الحاضر.

لم تكن الجمعية في بدء الأمر إلا عبارة دار حقيرة ومكتبة صغيرة وعدة تلامذة للعلامة المرحوم لكن الله أيّدها بكبار رجال الهند على رأسهم العلامة السيد سليمان الندوي الذي قلّما أنجبت مثله أرض الهند، فرسخت أصولها وبسقت فروعها وطابت ثمارها وما ذلك إلا لأنها أُسّست على التقوى اذ من أهمّ مقاصد هذه الجمعية تاليف كتاب جامع في سيرة خير البشر على نهج حديث بديع يردّ فيه جميع الاعتراضات التي وجّهها المستشرقون وغيرهم إلى الاسلام ونبيّه صلى الله عليه وسلم، وتاليف كتب في سير الصحابة رضي الله عنهم ليعرف المسلمون حياتهم الطيبة، وليسعوا في الاقتفاء آثارهم.

قد علمتم أن الجمعية قد نجحت في مغزاها وفازت بمقصادها، وكلما يذرّ عليها الشارق ويجن عليها الليل تخطو إلى الامام ويتسع نطاقها ويطول باعها،

حتى بلغ عدد ما ألف فيها وترجم من اللغات الأجنبية إلى اللغة الأردية أربعين كتابا أو أكثر قليلا، هذه الكتب في شتى العلوم والفنون، فمنها ما في السيرة ومنها ما في التاريخ، ومنها في الفلسفة الجديدة وعلم الكلام الجديد واللغة والأدب وغير ذلك، وأحسن ما صُنف في هذه الجمعية سيرة النبي (ص)، ولهذا الكتاب عدة أجزاء قد نشرت منها الجمعية أربعة، ولا ريب أن هذا الكتاب عديم العديل، فقيد النظير، حتى العرب أنفسهم لم يؤلفوا في سيرة النبيّ، مثل هذا الكتاب الجامع، ومن ثم بادر المسلمون الذين لا يعرفون الأردية إلى نقله إلى لغاتهم، وقد نقل الأتراك منه ثلاثة أجزاء إلى لغتهم التركية وسوف ينقلون الجزء الرابع الذى مضى على طبعه شهران، وكذلك قد نقل كثير من مؤلفات دار المصنفين إلى شتى اللغات وهذا دليل ساطع على أن الكتب المؤلفة

فى جمعية دار المصنفين لها فضل عظيم ومزايا جمّة، ومنها منافع لمسلمى الهند خاصة ولجميع المسلمين عامة.

هذه الجمعية لم يخص صيتها الذائع فى الهند بل إخترقت سمعتها أعماق بلاد أوربا وتعرفت بكثير من جمعياتها العلمية وربما راسلتها فى الأمور المختلفة؛

لقد كانت هذه الجمعية فى بدء الأمر ضيّقاً نطاقها، قصيراً باعها، قليلاً عمّالها ورفقاؤها كما بيّنّا آنفاً، ثم إتسعت إدارتها وتشعّبت شعبها وعظم أمرها حتى بلغ عدد الرفقاء والعمّال فيها نحو أربعين ولو قُدّر كل شعبة منها ضاقت عنهم الجمعية بما رحبت والآن هى شاخصة ببصرها إلى الذين جادوا عليها من قبل أو سوف يعاونونها بالاشتراك فيها، وكم من رفيق لها يسكنون خارجها فى البلد لأن البيوت والقاعات لا تسعهم فهم مضطرون إلى أن يسكنوا خارجها فى البلد ويعانوا تكاليف هيشات الأسواق وذلك خلاف ما رامه بانيها لأن عمل التأليف والتصنيف يحتاج إلى طمانينة الخاطر وهدوء البال والصحة التامة والسكونة بين صائح وصارخ وصفير وهدير مما يخل بهذا المرمى فالجمعية يعوزها خمسون ألف

روبية لتنفق على بناء دارين دار للرفقاء ودار للمكتبة التى تزداد كل يوم كتبا جديدة، ولتنفق منها على توسيع "دار الاشاعة" وعلى إشتراء كتب جديدة يحتاج إليها المؤلفون فى تأليفهم وتصانيفهم؛

ووظائف الرفقاء التى تعطيهم الجمعية لا تكفى لحاجاتهم لأنها قليلة جدا فلو أضيف إلى دخلها على الأقل ألف روبية شهريا لعملوا مطمئنين هادئين وكذلك الرفقاء الذين يؤلفون أو يعملون فيها لا يوفون بكل ما تروم الجمعية لأن عددهم قليل، فلو أضيف إليهم عشرة رجال من أرباب اليراع لنجحت الجمعية فى مغزاها، وأسهل طريق لمعاونتها ان يبادر الذين يحبون نشر العلوم إلى دفع الاشتراك السنوى وهو عشرون روبية وترسل إليهم مجانا مجلة "معارف" لسنة، والتصانيف التى تؤلف فى السنة التى دفعوا إشتراكها، ومن يؤدى اثنتى عشرة روبية فترسل اليه المجلة مجانا والكتب بنصف أثمانها، وكل من يسعى لتوسيع نطاقها فأجره على الله وهو من المحسنين إليها، تعاونوا على البر والتقوى؛

مجلة (الضياء) المحتجبة

كانت تصدر د بلكنو ـ الهند

تراجم کتاب المقالات السابقہ

الشیخ مصطفی لطفی المنفلوطی۔ مصر کے وہ مشہور ادیب ہیں جنھوں نے ادب عربی کی نشأۃ اخیرہ یعنی دورِ جدید کی تاریخ میں ایک نئے ادبی اسلوب کی بنا ڈالی جس میں قدیم کی پختگی کے ساتھ جدید کی سہولت و لطافت پائی جاتی ہے، اس اسلوب کی تقلید عالم عربی کے پڑھے لکھے طبقے کے ایک اچھے خاصے عنصر نے کی۔ شروع شروع میں ملک کے مشہور اخبارات میں اصلاحی مضامین تسلسل لکھے جو آجتک النظرات نام کے مجموعوں میں محفوظ ہیں اور انکی ادبیت اور تاثیر اتمک تازہ ہے ۔۔۔ میں وفات پائی۔

الاستاذ الدکتور احمد امین۔ ادب عربی میں ایک نئے مکتب اسلوب کے بانی ہیں جس میں ایجاز اور اطناب کو اہمیت کم اور مساوات بین اللفظ والمعنی کو اہمیت زیادہ دی گئی ہے ان کے نزدیک الفاظ و جمل کی ترکیب سیاق معانی و مفہوم کی سچی اور بہتر ادائیگی کے تابع ہے خالی خولی زور بیان اور لفاظی بلاضرورت چیز ہے اس مکتب اسلوب کے مقلدین کے یہاں ٹھوس علمی مواد دلچسپ سلجھے ہوئے انداز میں زیادہ تر پایا جاتا ہے ۱۹۵۴ء میں انتقال کیا۔[۱]

الاستاذ سید قطب۔ اسلامی فکر و نظر اور ادبی قلم کے مالک ہیں عرب دنیا کو اُن کے مضامین اور کتابوں سے معتد بہ فائدہ پہونچا ہے آپ کی کتابیں اور مضامین بند ذہنوں کو اسلام کے لئے کھولتے اور جاہلانہ فکر و ذہن پر پوری تندی و تیزی سے وار کرتے ہیں آپنے مغربی تمدن و ترقیات کا بذات خود گہرا مطالعہ کیا علمی و ادبی میدان میں یونیورسٹی کے راستہ آئے۔ آپ کی ادبیت مسلمہ اور مطالعہ

---

[۱] ادیب مذکور نے انتقال کے وقت کافی مفید علمی سرمایہ چھوڑا جس میں فجر الاسلام، ضحی الاسلام، ظہر الاسلام، یوم الاسلام، زعماء الاصلاح، حیاتی قابل ذکر ہیں۔

ہمہ گیر ہے اس لئے منکرانِ اسلام پر آپ کے حملے ہمت شکن ہوتے ہیں[۱]۔

الاستاد احمد حسن الزیات۔ تاریخ الادب العربی کے مؤلف۔ ہفتہ وار ادبی ۔ سالے "الرسالہ" کے ربع صدی سے مالک اور اڈیٹر رہے اس رسالے کو ادبی و علمی مجالس میں خاص مقام حاصل رہا اور رد و قیع اور مشاق اہل قلم اس میں لکھتے رہے۔ انکے اسلوب میں ایک صنعت لفظی پائی جاتی ہے جیسی الثعالبی کی یتیمۃ الدہر میں جس میں حریری کے اسلوب قربت اور مجانست لفظی کا لحاظ اور لفظی جمال اور شوکت الفاظ زیادہ پایا جاتا ہے۔ اب یہ مصر کی المجمع العلمی کے رکن رکین ہیں، مشہور تالیفات میں الدفاع عن البلاغۃ۔ تاریخ الادب العربی [illegible]

الاستاذ علی الطنطاوی صفائے ذہن، اسلامیت فکر غزارت علم میں اپنے ہمسروں میں ممتاز [illegible] رکھتے ہیں ملک شام میں بڑے قانونی عہدوں پر فائز رہے اور اب بھی سپریم کورٹ کے جج ہیں [illegible] انکا ادبی رجحان اور سادہ پر تاثیر تحریرات انکے مقام کو اور بلند کرتی ہیں انکے مضامین [illegible] خیال کی بلندی اور معنویت کے حامل ہوتے ہیں انکی تحریریں پیاسے ذہنوں، اچھی فکر [illegible] بہت سود مند ہیں رافعی کے اسلوب کے مقلد ہیں جس میں قدیم کی پختگی صحت لفظ و تعبیر ادبیت [illegible]

الاستاد ابوالحسن علی الحسنی الندوی۔ ہند و پاک کے ان دو چار گنے چنے انشاء پردازوں میں [illegible] جنکو عربی تقریر و تحریر میں ملکۂ تامہ حاصل ہو ۱۹۵۰ء میں مشرق وسطیٰ کا دورہ کیا [illegible] تعارف اس سے قبل ہی ان کی مشہور عام کتاب ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمین [illegible] آپکے عربی مضامین سے کوئی شخص آپکا ہندی نژاد ہونا محسوس نہیں کر سکتا۔ دارالعلوم [illegible] سے فائدہ اٹھایا اور مدرس تاریخ ادب شیخ التفسیر اور وہاں کے علمی ماہنامہ الندوہ کے [illegible]

---

[۱] معرکۃ الآراء تالیفات۔ النقد الادبی۔ کتب و شخصیات۔ العدالۃ الاجتماعیہ۔ الفکر العربی [illegible] مباحث اسلامیہ وغیرہ ہیں۔

حیثیت سے رہے اور یہ خصوصیات ہیں، فکر بلند، وسعت نظر، جذبۂ عمل، گرمیٔ قلب اور زور بیان آپکے نمایاں خصائص ہیں۔ ہند و عرب کے علمی و دعوتی حلقوں میں آپ یکساں قدر رکھتے ہیں۔

الاستاد مسعود الندوی مرحوم۔ دار العلوم ندوۃ العلماء سے تکمیل کی اور ادب میں تخصص کیا وہاں کے استاد ادب بنے اور ایک عربی ماہنامہ "الضیاء" دو سال تک نہایت آب و تاب سے نکالتے رہے یہ رسالہ غیر منقسم ہندوستان کا واحد معیاری عربی رسالہ تھا جس میں ہندوستان کے بڑے بڑے عربی داں اہل علم کی صحبتیں گرم رہتی ہیں، بند ہو جانے پر ہندوستان اب تک اسکا قائم مقام نہ پیش کر سکا۔ آپ نے اپنی عمر کے دوسرے حصہ میں دوسری بیش قیمت علمی خدمات انجام دیں۔ دار العروبۃ الاسلامیہ کی بنیاد ڈالی اور اسکے ذریعہ ہندوستانی اسلامی ذہن کی قیمتی پیداوار عربوں کے سامنے پیش کیں۔ آپکی بلند نظری، اسلامیت، پختہ فکری، جوش عمل، اور صلابت علم ناقابل انکار ہیں۔ اُردو عربی دونوں آپ کو ایک بڑے قلمکار کی حیثیت سے جانتی ہیں۔ سنہ ۱۳۸۵ھ میں ۴۴ ۔ ۴۵ سال کی تھوڑی سی عمر میں پاکستان ہی میں انتقال فرمایا۔

الاستاد محمد ناظم الندوی۔ ہندوستان و پاکستان کے ممتاز ترین فضلاء ادب عربی میں آپکا شمار ہے دار العلوم ندوۃ العلماء سے تکمیل کی اور وہیں استاد ادب، صدر شعبۂ ادب، پھر مہتمم رہے۔ تقسیم کے بعد پاکستان تشریف لے گئے جہاں آج کل بہاولپور میں شیخ الجامعۃ العباسیہ ہیں آپ علوم اسلامیہ میں فاضل ہونے کے ساتھ ساتھ عربی لغت و ادب میں گہری بصیرت اور سند کا درجہ رکھتے ہیں اردو کی کئی وقیع کتابیں آپ ہی کے قلم سے عربی میں منتقل ہوئیں ایک عرصہ تک عربی جرائد و مجلات میں مضمون بھی لکھے۔ آپ وسعت نظر، عمق علم، علمی بصیرت اور خصوصاً علم ادب میں رسوخ کامل رکھتے ہیں دوسرے علوم اسلامیہ پر بھی حاوی ہیں اور علوم جدیدہ بھی آپکے حیطۂ علم میں داخل ہیں۔ ——— تمّ الکتاب